ساتواں حصہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام ابواب	نمبر شمار
۱۲۹	اللہ کا قانون مکافات عمل	1263
۱۳۰	حبط اعمال	1279
۱۳۱	دنیا و آخرت	1289
۱۳۲	حیات و موت	1316
۱۳۳	روح	1330
۱۳۴	نفس یا انسانی ذات	1333
۱۳۵	حادثہ قیامت	1352
۱۳۶	حیات بعد الموت	1357
۱۳۷	قیامت کا حساب و کتاب	1363
۱۳۸	شفاعت	1385
۱۳۹	جنت ابدی	1395
۱۴۰	جہنم ابدی	1402

اللہ کا قانون مکافاتِ عمل

مکافات عمل کے معنی یہ ہیں کہ انسان کا ہر عمل یا کام اپنا متعین نتیجہ مرتّب کر کے رہتا ہے۔ قرآن کریم نے یہ محکم قانون دیا ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے اس دنیا میں اور اس کے بعد کی زندگی میں، وہ اس کے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔

انسان کو عمل کی آزادی دی گئی ہے لہٰذا یہ اللہ کے قوانین کے مطابق بھی زندگی بسر کر سکتا ہے اور ان کی خلاف ورزی بھی کر سکتا ہے۔ جب انسان اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے تو اس کا نتیجہ تعمیری اور خوشگوار ہوتا ہے، اور جب ان قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کا نتیجہ تخریبی اور تباہ کن ہوتا ہے۔

افراد کی طرح اقوام پر بھی اللہ کا قانونِ مکافات حاوی ہے۔ صحیح روش پر چلنے والی اقوام کو عروج اور ترقی حاصل ہوتی ہے اور غلط روش پر گامزن اقوام زوال اور ہلاکت کے گڑھوں میں گر جاتی ہیں۔

اعمال کے نتائج محسوس طور پر اس دنیا میں سامنے آجاتے ہیں اور جو یہاں سامنے نہیں آتے وہ اُخروی زندگی میں ظہور پذیر ہونگے ہر عمل کا نتیجہ تو عمل کے ساتھ ہی مرتب ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن وہ محسوس طور پر اسی وقت سامنے نہیں آتا، ایک خاص وقفہ کے بعد سامنے آتا ہے۔ عمل اور نتیجہ کے محسوس طور پر سامنے آنے کے اس وقفہ کو مہلت کی مدت کہا جاتا ہے۔ اگر اس دوران میں فردِ متعلقہ سے کوئی زیادہ بڑا تعمیری کام انجام پاتا ہے تو یہ عمل اس کے سابقہ غلط عمل کے تخریبی نتیجہ کو مٹا دیتا ہے۔ کائنات میں ہر وقت حق و باطل اور تعمیری و تخریبی قوتوں میں ٹکراؤ ہوتا رہتا ہے۔ جب تک تعمیری قوتوں کا پلڑا بھاری رہتا ہے، انسان تباہی سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جب

یہ پلڑا ہلکا ہو جاتا ہے تو اس پر تباہی مسلط ہو جاتی ہے۔ مہلت کے وقفہ میں زیادہ بڑے تعمیری کام کے انجام دینے سے مراد یہ ہے کہ وہ انسان اپنے تعمیری پلڑے کا وزن بڑھا لیتا ہے۔ یعنی اس کی قوتِ مدافعت بڑھ جاتی ہے' جس سے وہ تخریبی قوتوں کے تباہ کن نتائج سے محفوظ رہتا ہے۔

انسان کو اس کا تو اختیار ہے کہ وہ جونسا عمل یا کام چاہے کرے۔ لیکن اسے اس کا اختیار نہیں کہ وہ اپنے کاموں کا نتیجہ اللہ کے قانون کے خلاف اپنی مرضی کے مطابق نکال سکے۔ مثلاً کسی کے سامنے قند کی ڈلی بھی رکھی ہے اور زہر کی ڈلی بھی۔ اسے یہ تو اختیار ہے کہ وہ چاہے تو قند کی ڈلی کو منہ میں ڈال لے اور چاہے تو زہر کی ڈلی کو۔ لیکن اسے یہ اختیار نہیں کہ وہ کھائے تو زہر لیکن فوائد قند کے حاصل کر لے۔

انسانی جسم کی طرح انسانی ذات یا روح کے لئے بھی اللہ کے قوانین مقرر ہیں ان قوانین کی پیروی سے انسانی ذات یا روح کی نشو و نما ہوتی ہے اور ان قوانین کی خلاف ورزی سے انسانی ذات یا روح میں ضعف اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

مکافاتِ عمل کے سلسلہ میں ایک اور اہم نکتے کا سمجھ لینا ضروری ہے، کوئی فرد ذاتی طور پر نہایت دیانتدار اور پاکباز ہے' لیکن رہتا غلط معاشرہ میں ہے۔ جہاں اس معاشرہ کے غلط نظام کی وجہ سے دوسرے لوگوں کی سازشوں کے باعث مختلف مصیبتوں میں پھنس جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے اسے بہت سی اذیت اور نقصان اُٹھانا پڑتا ہے، یہ اذیت اور نقصان اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ نہیں، غلط معاشرہ کی روش کا نتیجہ ہے۔ بہر حال مومن اپنی روش پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے اس معاشرہ کو تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اگر تبدیل نہ کر سکے تو پھر کسی بہتر مقام کی طرف ہجرت کر جاتا ہے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نقصانات اُٹھا لیتا ہے لیکن اللہ کی مقرر کردہ مستقل اقدار اور اس کے قوانین کو نہیں توڑتا۔

قرآن کریم اس باب میں بتاتا ہے کہ نقصانات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے جس کا تعلق انسان کی طبعی زندگی سے ہے۔ مثلاً جسمانی اذیت، مالی نقصان، حتیٰ کہ جان تک کا اتلاف وغیرہ، غلط معاشرہ میں اس قسم کے نقصانات ہر کسی کو پہنچ سکتے ہیں۔

دوسری قسم کا نقصان وہ ہے جس سے انسانی ذات یا روح کو ضعف پہنچتا ہے۔ یہ نقصان انسان کی اپنی روش سے اس کو پہنچتا ہے۔ یعنی اس قسم کا نقصان کوئی دوسرا کسی کو نہیں پہنچا سکتا۔ خود فرد

متعلقہ اپنے آپ کو پہنچاتا ہے اور یہ نقصان ہی اصل نقصان ہے اس کے بعد انسان کے پاس کچھ باقی رہتا ہی نہیں' لہٰذا ہر کسی کو اس نقصان سے ضرور بچنا چاہیے۔

بہر حال احتیاط تو اس بات کی بھی کرنی چاہئے کہ انسان کو طبعی نقصان بھی نہ پہنچے۔ لیکن غلط معاشرہ میں بعض اوقات ایک فرد کے بس میں نہیں رہتا کہ وہ اس قسم کے نقصانات سے محفوظ رہ سکے۔ لیکن دوسری قسم کا نقصان وہ ہے جس سے محفوظ رہنا ہر فرد کے اپنے اختیار کی بات ہے۔ لہٰذا اس کی احتیاط نہایت ضروری ہے۔ معاشرہ کیسا ہی غلط رو کیوں نہ ہو۔ انسان کو اللہ کی دی ہوئی مستقل اقدار اور اس کے قوانین کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرنی چاہیے۔ خواہ اس کے لئے بڑے سے بڑا طبعی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔

جَزَاءٌ

مادہ: ج ز ی

جَزَاءٌ۔ کسی چیز کا بدلہ' جَزَاهُ كَذَا وَبِهِ وَعَلَيْهِ۔ ''اس نے اسے کسی بات پر ایسا بدلہ دیا''

مُجَازَاةٌ۔ ایک دوسرے کو بدلہ دینا۔

جس چیز کو عام طور پر عمل کا بدلہ کہا جاتا ہے وہ درحقیقت اس عمل کا فطری نتیجہ ہوتا ہے۔ یعنی نتیجہ عمل کا قائم مقام ہوتا ہے۔ آپ آگ میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ یہ آپ کا عمل ہے۔ آپ کا ہاتھ جل جاتا ہے اور اس میں سخت تکلیف ہوتی ہے یہ اس عمل کا نتیجہ ہے۔ عمل تو فوراً ختم ہو گیا لیکن اس کے نتیجہ نے اس کی جگہ لے لی۔ اس سے جزاء اور سزا کا قرآنی تصور سامنے آجاتا ہے۔ اس تصور کی رو سے نہ سزا خارجی طور پر ملتی ہے نہ جزاء ہی کہیں باہر سے آتی ہے۔ کسی نے سنکھیا کھایا اور اس کی موت واقع ہو گئی یہ چیز اس کے عمل کا نتیجہ ہے یعنی عمل کا جانشین۔ لہٰذا قرآن نے کہا ہے کہ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۷/۱۴۷ ''اعمال خود اپنی جزاء آپ ہوتے ہیں''۔

یعنی ہر عمل کا نتیجہ اس عمل کے اندر موجود ہوتا ہے اور اس عمل کی جگہ لے لیتا ہے' اس کا

قائمقام بن جاتا ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ اللہ کا جو قانون مادی دنیا میں کار فرما ہے۔ اسی قسم کا قانون انسان کی روحانی دنیا میں بھی کار فرما ہے۔ اس کے لئے بھی اس نے کچھ قوانین مقرر کر رکھے ہیں جنہیں مستقل اقدار کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی فرد کسی مستقل قدر کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس سے اس کی ذات یا روح میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ (اسے اس قانون شکنی کی سزا کہہ لیجئے) اور کسی کی سفارش، کسی قسم کی رشوت، کوئی کفارہ، کوئی فدیہ، اس نتیجہ کو مٹا نہیں سکتا۔ ہاں اگر وہ فرد پھر اسی مستقل قدر یا کسی دوسری قدر پر عمل پیرا ہو جائے تو اس سے اس کی ذات یا روح میں اتنی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ اس تخریب کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ جو پہلی غلط روش سے پیدا ہوئی تھی یعنی اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کے نتیجہ سے بچنے کے لئے اللہ کے قانون ہی کی طرف رجوع کیا جائے۔ اسے "رجوع الی اللہ" کہتے ہیں۔

o

باز پُرس

اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ	انسان نے کیا یہ سمجھ رکھا ہے کہ
یَّقْدِرَ عَلَیْهِ اَحَدٌ ۝ ۹۰/۵	اس کے اوپر باز پرس کرنے والا کوئی ہے ہی نہیں۔

ہر عمل کی باز پرس ضرور ہو گی

وَلَتُسْئَلُنَّ	تم سے ضرور باز پرس ہونی ہے
عَمَّا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۶/۹۳	ہر اس کام کی جو تم کرتے رہے ہو۔

معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والوں کی خود فریبی

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ	جو لوگ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں کیا وہ اس زعم

السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ میں مبتلا ہیں کہ ہماری گرفت سے نکل جائیں گے ؟

سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ۝۴ ۲۹/۴ کس قدر خود فریبی کا فیصلہ ہے ان کا۔

یہاں ہر کوئی اپنے اعمال کا قیدی ہے

وَذَرِ الَّذِیْنَ ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو

اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا لیا ہوا ہے وہ فوری

وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا حاصل ہو جانے والے مفاد کے فریب میں پھنس گئے ہیں

وَذَكِّرْ بِهٖۤ بہر حال، قرآنی تعلیمات انکے سامنے پیش کرتے رہو کیونکہ ہم

اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ نہیں چاہتے کہ کوئی بھی فرد اپنے اعمال کے نتیجہ میں گرفتار ہو اور

لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اللہ کے قوانین کے سوا کوئی اور نہیں جو انہیں ان نتائج سے بچا سکے

وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ ۚ نہ کوئی ولی اور نہ کوئی شفیع

وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اور نہ کوئی کسی قسم کا کفارہ یا بدلہ دیکر ہی ان نتائج سے بچ سکتا

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ ۶/۷۰ ہے یہاں ہر کوئی اپنے اعمال کا قیدی ہے۔

یہاں ہر کوئی اپنے اعمال کے شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ یہاں ہر فیصلہ قانون مکافات کے مطابق ہوتا ہے

اَنْ یَّتَقَدَّمَ لہٰذا تم میں سے جس کا جی چاہے ترقی کر کے آگے بڑھ جائے

اَوْ یَتَاَخَّرَ ۝ؕ اور جس کا جی چاہے تنزل میں پڑ کر پیچھے رہ جائے

كُلُّ نَفْسٍۢ یہاں ہر کوئی اپنے اعمال

بِما کَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ ۳۸ ۷۴/۳۸ کے شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے۔

تمہارا ہر عمل تمہیں کشاں کشاں اس کے نتیجہ کی طرف لے جاتا ہے

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ — دیکھو لوگوں کو ان کے اعمال کی سزا دینے کے لئے ایسا نہیں

اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ — ہو تا کہ اللہ فرشتوں کی فوج کے ساتھ بادلوں سے نمودار ہو

وَقُضِيَ الْاَمْرُ — اور یوں مجرم لوگوں کا قصہ تمام کر دے اس کی ضرورت نہیں

وَاِلَى اللّٰهِ — پڑتی کیونکہ تمہارا عمل خود تمہیں کشاں کشاں اللہ کے قانون

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ۲۱۰/۲ — مکافات کیطرف لے جاتا ہے اور اسکے نتیجہ سے دوچار کر دیتا ہے

نتائج کا خود کار طریقہ

وَلَا يُسْئَلُ عَنْ — اور ان سے پوچھے بغیر ہی نکلتے رہتے ہیں

ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ ۷۸ ۲۸ — مجرموں کے جرائم کے نتائج۔

مجرموں کی حیثیت کا لحاظ کیے بغیر انکے اعمال کے نتائج نکلتے رہتے ہیں

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهٖٓ — اور مجرموں کے جرائم کا نتیجہ ان سے پوچھے بغیر ہی نکل آتا ہے مجرم

اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ ۳۹ ۵۵ — خواہ ترقی یافتہ اقوام سے تعلق رکھتے ہوں یا غیر ترقی یافتہ اقوام سے

انسان خود اپنے لئے مصیبتیں کھڑی کرتا ہے

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ — انسان پر جو مصیبت بھی آتی ہے انفرادی غلطیوں کی وجہ سے یا اجتماعی

فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ ۴۲/۳۰ غلطیوں کی وجہ سے وہ اسکے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہوتی ہے

کوئی خاص گروہ اللہ کا چہیتا نہیں

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى	مختلف مذہبی گروہ اپنے اپنے طور پر دعوے کرتے ہیں کہ
نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ	وہ تو اللہ کی چہیتی اولاد کی طرح ہیں
قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ	کہو اگر ایسا ہی ہے تو تمہیں تمہارے جرائم کی سزا کیوں مل رہی
بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ	ہے یاد رکھو تمام انسان تخلیق کے لحاظ سے ایک ہی جیسے ہیں
يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ	لہٰذا یہاں حفاظت بھی اللہ کے قانون مشیّت کے مطابق حاصل ہوتی
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	ہے اور عذاب بھی اس کے قانون مشیّت کے مطابق ہی آتا ہے
وَلِلّٰهِ مُلْكُ	اور اللہ ہی کی حکومت ہے اس سب پر جو
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ز	کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کے درمیان موجود ہے
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۵/۱۸	اور ہر کسی کا انجام اُسی کے قانون سے وابستہ ہے۔

خود فریبی میں نہ رہو

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ	یاد رکھو! زندگی کی خوشگواریوں کا انحصار نہ تمہاری آرزوؤں پر
وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ	ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر اس سلسلہ میں اللہ کا قانون
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ	یہ ہے کہ جو کوئی غلط روش اختیار کرے گا تو اس کا نتیجہ اسے
وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مل جائے گا اور اللہ کے قانون کے سوا کوئی بھی اسے بچا نہیں
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝	سکے گا نہ کوئی ولی اور نہ مددگار

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ — اور جو عورتیں و مرد اللہ کے قوانین کو قبول کر کے
مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ — ان کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
فَاُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ — تو وہ زندگی کی شادابیوں میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے
وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ ۴/۱۲۳-۱۲۴ — محنت کے ماحاصل میں ذرہ برابر کمی نہیں کی جائے گی۔

اسلاف پر فخر کرنے کی بجائے اپنے اعمال کا جائزہ لو

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ — کچھ لوگ تمہارے اسلاف تھے جو گزر گئے
لَهَا مَا كَسَبَتْ — جو کام انہوں نے کیے وہ ان کے لئے تھے
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ — اور جو کام تم کرو گے وہ تمہارے لیے ہوں گے

وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۲/۱۳۴ تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے۔

اجر صرف کام کا ملتا ہے کسی گروہ یا فرقہ سے وابستگی کا نہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى — اور خواہ وہ جو یہودی و نصرانی کہلاتے ہیں خواہ وہ جو
وَالصّٰبِئِيْنَ — کسی معروف مذہبی گروہ سے تعلق نہیں رکھتے، کسے باشد جو بھی
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ — اللہ کے قوانین کو قبول کریگا اور مکافاتِ عمل پر یقین رکھے گا
وَعَمِلَ صَالِحًا — اور ان کے مطابق اپنی اور معاشرہ کی اصلاح کرے گا
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ — تو انہیں ان کے پروردگار کی جانب سے ایسا اجر ملے گا
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ — کہ انہیں کوئی خوف لاحق نہیں ہوگا۔

وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۲/۶۲ — اور نہ کسی طرح کی کوئی پریشانی باقی رہے گی۔

اہل کتاب اگر اللہ کے قوانین نافذ کریں تو انہیں بھی اسکا پھل ملے گا

لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ — اہل کتاب سب ایک جیسے نہیں ہیں

اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ — ان میں ایسے بھی ہیں جو راہ راست پر ہیں

يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ — وہ راتوں میں بھی اللہ کے قوانین کا مطالعہ کرتے ہیں

وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝ — اور ان کے سامنے سر تسلیم ختم کئے رکھتے ہیں

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ — یہ لوگ اللہ کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ — اور انہیں قانونِ مکافات پر بھی بھروسہ ہے یہ لوگ

وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ — اپنے معاشرہ میں مثبت اور تعمیری قوانین نافذ کرتے ہیں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ — اور ایسے امور کو روکتے ہیں جو ان قوانین کے خلاف ہوں

وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ — وہ نوع انسان کی بھلائی کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں

وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ — لہذا یہ لوگ صالحین کے زمرہ میں شامل ہیں

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ — اور نوع انسان کی بھلائی میں کئے ہوئے ان کے کاموں کی

فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ — ہرگز ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝ ۱۱۵-۱۱۳/۳ — انہیں خوب جانتا ہے جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

نظام خداوندی میں ہر عمل کا ٹھیک ٹھیک نتیجہ سامنے آجاتا ہے

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ — اللہ نے نازل کیا یہ ضابطۂ قوانین اور تعمیری و مثبت نظام

وَالْمِيْزَانَ ۭ ۴۲/۱۷ — جس میں ہر عمل کا ٹھیک ٹھیک نتیجہ سامنے آجاتا ہے۔

رسولِ کریمؐ خود بھی قانونِ مکافات سے ڈرتے تھے

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے رسولؐ کہیئے میرے ان بندوں سے جنہوں نے نظام خداوندی کو
اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؕ	قبول کر لیا ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے قوانین کی پیروی کریں
لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	دیکھو جو لوگ دنیاوی معاشرہ کو حسین و متوازن بنانے کی کوشش
حَسَنَةٌ ؕ	کرینگے ان کی اپنی زندگیاں حسین و متوازن ہو جائیں گی دیکھو اللہ
وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ	کی زمین وسیع ہے' جہاں کہیں بھی قیامِ نظامِ خداوندیکیلئے حالات
اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ	سازگار دیکھو وہاں چلے جاؤ اگر تم ہمت و استقامت سے اس جدوجہد
اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○	میں مصروف رہے تو تمہارے اندازوں سے بڑھ کر تمہیں اجر ملے گا
قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ	کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ نظامِ خداوندی کی اطاعت اسطرح سے
اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ○	کروں کہ اس میں کسی اور کی اطاعت کا شائبہ تک نہ ہو لہٰذا مجھے
وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ○	حکم ہے کہ سب سے پہلے میں خود اس نظام کا اطاعت گزار بنوں کہو
قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ	میں خود بھی ڈرتا ہوں کہ اگر اپنے پروردگار کے قوانین کی اطاعت
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ ۱۳۔۱۰ ۔۳۹	میں کوتاہی کی تو یوم مکافات اس کی سزا سے بچ نہ سکوں گا۔

اللہ کے قانونِ مکافات میں رسول کریمؐ کیلئے بھی کوئی رعایت نہیں

قُلْ مَا یَکُوْنُ لِیْٓ	اے رسولؐ کہو، مجھے جرأت نہیں ہے کہ
اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ	میں اپنی طرف سے اللہ کے قوانین میں ردوبدل کر سکوں
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ ۚ	میں خود اللہ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی کرتا ہوں
اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ	اور ڈرتا ہوں کہ اگر اپنے پروردگار کے قوانین کی اطاعت میں

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ۱۰/۱۵ کوتاہی کی تو یوم مکافات اس کی سزا سے بچ نہ سکوں گا۔

مہلت کا قانون

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اگر اللہ بھی لوگوں کے غلط کاموں کے نتائج نکالنے میں اسی طرح
اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ جلدی کرتا جسطرح وہ مفادِ دنیا حاصل کرنے میں جلد بازی سے
لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ کام لیتے ہیں تو غلط راہوں پر چلنے والوں کا کبھی کا وقت پورا ہو
فَنَذَرُ الَّذِيْنَ چکا ہوتا لیکن یہاں مہلت کا قانون کارفرما ہے لہٰذا ہم چھوڑے
لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا رکھتے ہیں انکو جنہیں ہمارے قانون مکافات کا سامنا کرنے کا
فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ ۱۰/۱۱ یقین نہیں ہے ان کی سرکشیوں میں بھٹکنے کے لئے۔

مہلت کا قانون اگر نہ ہوتا تو دنیا میں کوئی انسان باقی نہ بچتا

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ اللہ کا قانونِ مکافات اگر مواخذہ میں جلدی سے کام لیتا
النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ انسان کے ظلم و زیادتیوں پر
مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ تو دنیا میں کوئی چلنے پھرنے والا انسان باقی نہ بچتا
وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ لیکن وہ سب کو مہلت دیتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں
اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایک متعین مدت کے اندر
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ اور جب عمل کے انجام تک پہنچنے کا وقت پورا ہو جاتا ہے
لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً تو پھر ایک ساعت کی بھی دیر نہیں کی جاتی
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ ۱۶/۶۱ اور نہ ایسا ہو سکتا ہے کہ متعینہ مدت سے پہلے نتیجہ نکل آئے۔

قانونِ مہلت، اللہ کے رحم کی وجہ سے ہے

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ تمہارا پروردگار بڑا حفاظت دینے والا اور رحم کرنے والا ہے
لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا انسان کی غلط کاریوں کا تقاضا تو یہ ہوتا ہے کہ
لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ اس پر فوراً ہی تباہی مسلط ہو جائے لیکن ہم انہیں
بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ اصلاح کے لئے مہلت دیتے ہیں اور جب مہلت کا
لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝ ۱۸/۵۸ وقفہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر ان کیلئے کوئی جائے پناہ نہیں ہوتی۔

قانون مہلت سے غلط نتیجہ مت نکالو

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ اور یہ خیال نہ کرو کہ ظالم اور سرکش
غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس سے غافل ہے یہ دراصل ہمارے
اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ قانون مکافات کی رو سے انہیں مہلت ملی ہوئی ہے اور جب
لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ ۱۴/۴۲ ظہورِ نتائج کا وقت آجائیگا تو اسے دیکھ کر انکی آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی۔

تمہارے پروردگار نے تو اصلاح کی مہلت دیکر تم پر فضل کیا ہے اسکا غلط استعمال مت کرو

قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لوگوں سے کہیے کہ ہوسکتا ہے تمہارے اعمال کا نتیجہ تمہارے سروں
لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ پہنچ چکا ہو جس کے لئے تم اتنی جلدی مچا رہے ہو تمہارے پروردگار
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ نے اصلاح کی مہلت دیکر تم پر اپنا فضل کیا ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ۲۷/۷۲ اور لیکن اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے۔

اصلاح والے کاموں کا فائدہ اور بگاڑ والے کاموں کا نقصان خود کرنیوالے کو ہوتا ہے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ　جو کوئی اصلاح والے کام کرتا ہے تو اسکا فائدہ اسکی اپنی ذات کو ہوتا
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ط　ہے اور جو بگاڑ والے کام کرتا ہے تو اسکا نقصان بھی اسکی اپنی ذات کو
وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ ۴۱/۴۶　ہوتا ہے تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ اپنے بندوں پر ظلم کرے

اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا، انسان خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا　اللہ انسانوں پر کسی طرح کا ظلم ہرگز نہیں کرتا
وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۱۰/۴۴　یہ تو خود انسان ہے جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

چاہو تو وحی کی رہنمائی سے فائدہ اٹھالو یا گمراہی اختیار کر کے نقصان

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ　تمام نوعِ انسان کے سامنے اعلان کر دو کہ
قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ج　تمہارے رب کی طرف سے حق پر مبنی ضابطہ حیات آگیا ہے
فَمَنِ اهْتَدٰى　جو کوئی اس سے رہنمائی حاصل کرے گا تو اسکا فائدہ اس
فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ ضَلَّ　کی اپنی ذات کو ہوگا اور جو کوئی گمراہی اختیار کرے گا
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ج ۱۰/۱۰۸　تو اس کا نقصان بھی اس کی ذات کو پہنچے گا۔

قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کی زندگیاں عذاب میں گذرتی ہیں

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا　جو لوگ قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔
فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا　ان کی زندگیاں سخت عذاب میں گزرتی ہیں

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ؕ	اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی
وَمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○	اور انکا کوئی مددگار نہیں ہوتا
وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اور جو لوگ قوانین خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	ان کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کرتے ہیں
فَیُوَفِّیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ ؕ	انہیں ان کے کاموں کا پورا پورا اجر مل جاتا ہے
وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ○ ۳/۵۷	اور یاد رکھو اللہ ظالمین کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

نظام خداوندی افراد معاشرہ کی سیرت و مزاج میں برودت و سکون پیدا کر دیتا ہے

اِنَّا ھَدَیْنٰہُ السَّبِیْلَ	انسان کو راہ ہدایت سمجھا دی گئی ہے اور اسے اختیار
اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا ○	دیا گیا ہے کہ چاہے تو اسے قبول کر لے اور چاہے تو رد کر دے
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ	البتہ نظام خداوندی اختیار نہ کرنے والوں کے لئے قدم قدم
سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا	پر غلامی و محکومی کے طوق و سلاسل ہوتے ہیں اور انکی
وَّسَعِیْرًا ○	زندگیاں خوف و پریشانی کی آگ میں جلتے گذرتی ہیں لیکن اس
اِنَّ الْاَبْرَارَ	نظام کو اختیار کرنیوالوں کو وسعتیں اور کشادگیاں حاصل ہوتی ہیں
یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ	اور نظام خداوندی کا جام عقل و ہوش
کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا ○ ۷۶/۳-۵	ان کی سیرت میں برودت اور سکون پیدا کر دیتا ہے۔

وہ لوگ جو انسانی بھلائی کے سلسلے میں صرف زبانی جمع خرچ کرتے ہیں

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ	اللہ کے نزدیک سخت ناپسندیدہ ہیں وہ لوگ
مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ○ ۴/۳۶	جو محض بڑی بڑی باتیں کرتے اور ان پر فخر کرتے ہیں لیکن

الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ	دیتے کسی کو کچھ بھی نہیں وہ خود بھی بخیل ہوتے ہیں اور معاشرہ
وَیَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ	کے قوانین بھی ایسے بناتے ہیں کہ معاشرہ کا عام چلن ہی بخل ہو جاتا ہے
وَیَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ	جہاں ہر کوئی اللہ کے فضل سے ملے ہوئے مال کو دوسروں سے چھپاتا
وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۝	پھرتا ہے ایسے منکرین نظام خداوندی کے لئے ذلت آمیز
وَالَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ	عذاب ہے یہ لوگ اگر مال خرچ کرتے بھی ہیں تو
رِئَآءَ النَّاسِ	محض لوگوں میں اپنی نمود و نمائش کی خاطر
وَلَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ	ایسے لوگوں کا دراصل نہ اللہ پر ایمان ہوتا ہے نہ
وَلَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ۴/۳۶-۳۸	آخرت یا قانون مکافات پر۔

فوری طور پر مفادات چاہنے والوں کا مستقبل کی زندگی میں کوئی حصہ نہیں

فَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ	انسانوں میں بعض ایسے ہیں جن کا منتہائے زندگی
رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا	محض فوری حاصل ہو جانیوالے مفادات حاصل کرنا ہوتا ہے
وَمَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ	انہیں یہ مفادات حاصل ہو جاتے ہیں لیکن مستقبل کی زندگی
مِنۡ خَلَاقٍ ۝	میں انکا کوئی حصہ نہیں ہوتا
وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّقُوۡلُ رَبَّنَاۤ	ان کے برعکس دوسرے لوگ وہ ہیں جن کا منتہائے زندگی
اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً	اپنے حال یا دنیاوی زندگی کو بھی حسین و خوشگوار بنانا ہوتا ہے
وَّفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً	اور اپنے مستقبل یا اُخروی زندگی کو بھی حسین و خوشگوار
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝	یہ لوگ اپنے آپکو ہر قسم کی تباہوں سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں
اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ نَصِیۡبٌ	یہی وہ لوگ ہیں جنہیں انکے عمل کے مطابق دونوں

مِمَّا كَسَبُوْا ؕ جہان کی خوشگواریاں مل جاتی ہیں یاد رکھو! اللہ کا قانون مکافات

وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ ۲/۲۰۲ ہر عمل کا نتیجہ ساتھ کیساتھ مرتب کرتا رہتا ہے۔

جن ظالموں کو رہنمائی ملی اور انہوں نے اس سے گریز کی راہیں نکال لیں

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا

ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ جنہیں انکے پروردگار کے قوانین ملے

ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ پھر انہوں نے ان سے گریز کی راہیں نکال لیں۔

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ ۳۲/۲۲ بلاشبہ ایسے مجرموں کو ان کے کیے کی سزا مل کر رہے گی۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

حَبُطِ اعمال

(اعمال کا ضائع ہو جانا)

مادہ : ح ب ط

اَلْحَبَطُ ۔ زخم کا نشان جو زخم اچھا ہو جانے کے بعد رہ جائے ۔ اَلْحَبَاطُ۔ مویشیوں کی ایک بیماری ہے ۔ جس میں ان کے پیٹ میں اپھار پیدا ہو تا ہے اور وہ مرجاتے ہیں حَبِطَتِ الدَّابَّۃُ حَبَطًا کا مطلب یہ ہے کہ جانور کسی نہایت اچھی چراگاہ میں پہنچ کر بہت زیادہ کھا جائے ۔ جسے وہ ہضم نہ کر سکے ۔ اس سے اس کا پیٹ پھول جائے اور وہ مرجائے ۔

قرآنِ کریم نے حَبُطِ اَعْمَالُ (اعمال کے رائیگاں جانے) کی اصطلاح نہایت پُر معنی طریق پر استعمال کی ہے ۔ ۲/۲۱۷ ہر کام کے نتیجہ خیز ہونے کے لئے ایک قاعدہ اور قانون مقرر ہے اگر وہ کام اس قاعدے کے مطابق کیا جائے گا تو اس کا حسب منشا نتیجہ مرتب ہو جائے گا اگر قاعدے کے خلاف کیا جائے گا تو وہ نتیجہ مرتب نہیں ہو گا اور ایسا کرنے والے کی محنت رائیگاں جائے گی اسے اعمال کا غارت ہونا یا حَبُطِ اَعْمَالُ کہتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ جانور جو کچھ کھاتا ہے وہ اگر اچھی طرح ہضم ہو کر جزوبدن بن جائے تو اس سے اس کی صحت قائم رہتی ہے اور وہ فربہ و توانا ہو جاتا ہے ۔ لیکن اگر اس کا چارہ ہضم نہ ہو تو اس کا پیٹ پھول جاتا ہے ۔ اس سے ایسا نظر آتا ہے کہ وہ بہت فربہ ہے لیکن در حقیقت یہ فربہی نہیں ہوتی بلکہ اس کی ہلاکت کی علامت ہوتی ہے ۔ اسی

طرح انسان بہت سے کام ایسے کرتا ہے جو اسے بڑے خوش آئند دکھائی دیتے ہیں اور وہ ان سے بڑے خوشگوار نتائج کی توقع وابستہ رکھتا ہے لیکن وہ درحقیقت اس کی ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں اسے قرآن کریم حَبْطِ اَعْمَالُ سے تعبیر کرتا ہے یعنی جن اچھے نتائج کی توقع ان سے وابستہ کی گئی ہے ان نتائج کا مرتب نہ ہونا۔

حقیقت یہ ہے کہ وہی اعمال خوشگوار نتائج مرتب کر سکتے ہیں جو قوانینِ خداوندی کے مطابق صحیح نظام کے اندر رہتے ہوئے سرزد ہوں اگر ایسا نہ ہو تو انسان کی ساری محنت اکارت چلی جاتی ہے اور نتیجہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۲/۲۱۷ انہی کے لئے آیا ہے یعنی وہ جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں رائیگاں جاتے ہیں ان کے اعمال کے صرف نشانات رہ جاتے ہیں نتائج کچھ نہیں نکلتے اور وقت اور توانائی سب ضائع ہو جاتے ہیں لہٰذا اچھے اعمال کا معیار اللہ کی کتاب ہے جو اعمال اس کی رُو سے اچھے نہیں وہ کبھی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے خواہ انہیں کتنا ہی اچھا کیوں نہ سمجھیں اور کتنی ہی اچھی نیت سے کیوں نہ کریں۔

کائنات کی میزان میں فیصلے انسانوں کے اپنے عقائد اور تصورات کے مطابق نہیں ہوتے اللہ کے اٹل معیاروں کے مطابق ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں قدم قدم پر اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے اگر ہمارے اعمال کے نتائج وہ نہیں برآمد ہوتے جو قرآن کریم نے بتائے ہیں تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے اعمال قرآن کے مطابق سرزد نہیں ہو رہے لہٰذا بے نتیجہ جا رہے ہیں۔

فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۱۸/۱۰۵

''سو ان کے اعمال رائیگاں چلے گئے۔ لہٰذا ظہور نتائج کے وقت ان کے اعمال کو جانچنے کے لئے میزان تک کھڑے کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی''۔

o

نظامِ خداوندی بغیر ایمان کے دعویدار اس کی برکات سے محروم رہتے ہیں

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ	وہ مرد اور عورتیں جو نظامِ خداوندی قائم کئے بغیر ایمان کے دعویدار
بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ	ہیں سب ایک ہی طرح کی خصوصیات کے مالک ہوتے ہیں
يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ	یہ لوگ خود ساختہ باطل قوانین کو نافذ کرتے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ	اور اللہ کے قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں قیامِ نظامِ خداوندی
وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ	کے سلسلہ میں امداد کیلئے انکے ہاتھ کبھی نہیں کھلتے
نَسُوا اللّٰهَ	انہوں نے اللہ کے نظام کا ساتھ چھوڑ دیا تو اللہ کے نظام
فَنَسِيَهُمْ ۭ	نے انہیں اپنی برکات و ثمرات سے محروم کر دیا اسلئے کہ
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ	یہ لوگ زبان سے خواہ ایمان کے کتنے ہی اقرار کیوں نہ کریں
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○	درحقیقت اللہ کا راستہ چھوڑ کر دوسری راہوں پر چل نکلے ہیں
وَعَدَ اللّٰهُ	لہٰذا اس سلسلہ میں اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ عورتیں
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ	اور مرد جو زبان سے ایمان کا اقرار اور عمل سے خلاف ورزی کرتے ہیں
وَالْكُفَّارَ نَارَ	اور کافرانہ روش پر چلتے ہیں
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ	ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا
هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ	یہی ان کے اعمال کا صحیح صحیح بدلہ ہے
وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ	یعنی اللہ کے نظام کی برکات و ثمرات سے
عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○ ٩/٦٨-٦٧	محروم اور ہمیشہ رہنے والا عذاب۔

کافرانہ روش پر چلنے والے لوگوں کے اعمال رائیگاں چلے جاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ اپنی خود ساختہ کافرانہ روش پر چلتے ہیں
فَتَعْسًا لَّهُمْ	وہ سخت ٹھوکر کھائے ہوئے لوگ ہیں
وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ○	انکے اعمال بھٹک گئے ہیں
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا	اس لئے کہ یہ لوگ اس نظام کو ناپسند کرتے ہیں
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	جسے اللہ نے نوعِ انسان کے لئے نازل کیا ہے
فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ○ ۸-۹/۴۷	لہٰذا ان کے تمام اعمال رائیگاں چلے جائیں گے۔

اللہ کے قوانین کیساتھ دوسرے قوانین کو شریک کر لینا بغاوت ہے

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ	جو لوگ اللہ کے قوانین کیساتھ دوسرے قوانین شریک کر لیتے
اَنْ يَّعْمُرُوْا	ہیں وہ اس قابل نہیں کہ نظامِ خداوندی کے مراکز (مساجد)
مَسٰجِدَ اللّٰهِ	کی آبادی کا باعث بنیں
شٰهِدِيْنَ عَلٰى	انکا تو وجود ہی اس حقیقت کی شہادت ہے کہ یہ
اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ	اس نظام کیخلاف ہیں
اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ	ان کے سارے اعمال ضائع چلے گئے
وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○	اور انہوں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہنا ہے
اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ	نظامِ خداوندی کے مراکز (مساجد) کی آبادکاری کے حقدار وہ لوگ ہو سکتے
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	ہیں جن کا اللہ کے قوانین کی صداقت پر دل سے یقین ہو
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اور وہ یومِ آخرت اور قانونِ مکافاتِ عمل پر ایمان رکھیں

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	اور نظامِ خداوندی قائم کریں اور نوعِ انسان کی پرورش اور
وَاٰتَی الزَّكٰوةَ	نشوونما کا انتظام کریں اور انکے دل
وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓی	میں اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے سوا اور کوئی ڈر نہ ہو
اُولٰٓئِكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا	یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے سامنے سعادت اور خوشگواری
مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ○	کی راہ کھلی دیکھ لینگے
اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَآجِّ	کیا تم سمجھتے ہو کہ حاجیوں کے لئے پانی کی سبیلیں لگا دینا
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اور خانہ کعبہ کی آبادکاری کے مختلف کام سرانجام دینا ویسے ہی
كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	نیک کام ہیں جیسے اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنا
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ	اور یومِ آخرت اور قانونِ مکافاتِ عمل پر ایمان و یقین رکھنا
وَجٰهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ط	اور نظامِ خداوندی کے قیام و استحکام کیلئے مسلسل جدوجہد کرنا
لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ط	یاد رکھو! اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ کام برابر نہیں ہو سکتے
وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ	اور اللہ ایسے ظالم لوگوں پر سعادت کی راہیں نہیں کھولا کرتا
الظّٰلِمِیْنَ ○ ۹/۱۹-۱۷	جو معاملات کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتے۔

نظامِ خداوندی کیخلاف زندگی بسر کرنیوالوں کے اعمال رائیگاں چلے جاتے ہیں

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ خود بھی قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتے
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اور دوسروں کو بھی اللہ کے نظام کی طرف آنے سے روکتے ہیں
اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ○ ۴۷/۱	تو ان کے تمام اعمال رائیگاں چلے جاتے ہیں۔

جن اعمال کی مثال صحرا کے سراب کی سی ہے

رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ	اہلِ ایمان کو غافل نہیں کر دیتے ان کی تجارتیں اور

تجارۃٌ وّلَا بَیْعٌ	ان کے کاروبار ان فرائض
عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ	اور ذمہ داریوں سے جو اللہ کے قوانین کی رو سے ان پر عائد ہیں
وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ	وہ نظامِ خداوندی قائم کرتے اور اسکے
وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ۙ	ذریعہ سے نوعِ انسان کی پرورش اور نشو و نما کا انتظام کرتے ہیں
یَخَافُوْنَ یَوْمًا	وہ اس دن سے ڈرتے ہیں
تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝ۙ	جب دل اُلٹنے اور دیدے پتھرا جانے کی نوبت آجائے گی
لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ	اللہ کا قانونِ مکافات انکے اچھے اعمال کا
اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا	حسین و خوشگوار نتیجہ مرتب کرتا ہے جس کی رو سے
وَیَزِیْدَھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ؕ	اچھے اعمال کے نتائج ایک کے سو سو ہو کر ملتے ہیں
وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ	اللہ کے قانونِ مشیّت کی رو سے جو کچھ ملتا ہے وہ
بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝	تمہارے اندازوں سے بڑھکر ہوتا ہے ان کے
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا	برعکس جو لوگ وحی کی رہنمائی میں زندگی بسر نہیں کرتے
اَعْمَالُھُمْ کَسَرَابٍۢ بِقِیْعَۃٍ	ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے صحرا کا سراب
یَّحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ	کہ پیاسا اسے پانی سمجھے ہوئے تھا
حَتّٰٓی اِذَا جَآءَہٗ لَمْ یَجِدْہُ شَیْئًا	مگر جب وہاں پہنچا تو کچھ نہ پایا
وَّوَجَدَ اللّٰہَ عِنْدَہٗ	بہر حال وہاں جو کچھ پایا وہ اللہ کا قانون مکافات تھا
فَوَفّٰىہُ حِسَابَہٗ ؕ	جس نے اس کا پورا پورا حساب چکا دیا
وَاللّٰہُ سَرِیْعُ	یاد رکھو! اللہ کا قانون مکافات حساب کرنے میں
الْحِسَابِ ۝ ۳۹ ـ ۲۳/۳	ذرہ دیر نہیں لگاتا۔

خبردار رہو کہ مفاد پرست قوتیں تمہیں نظامِ خداوندی سے برگشتہ نہ کریں

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ	دیکھو! دنیا کی مفاد پرست قوتیں تمہارے خلاف ہر حربہ استعمال
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ	کریگی کہ تمہیں تمہارے نظام سے برگشتہ کر دیں
اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ	وہ استطاعت بھر اس کی کوشش کریں گی لہٰذا یاد رکھو
وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ	کہ تم میں سے جو کوئی نظامِ خداوندی سے منہ پھیرے گا
فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ	اور زندگی بھر خلاف قرآن نظاموں پر چلتا رہے گا
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ	تو اس کے تمام اعمال ضائع چلے جائیں گے
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ	دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ	زندگی میں بھی یہ لوگ اہل جہنم ہیں
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ۲/۲۱۷	اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنہم ہی میں رہیں گے۔

وہ لوگ جن کیلئے قیامت کے روز میزان بھی کھڑی نہیں کی جائے گی

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ	کہو کیا ہم تمہیں ان لوگوں کے متعلق بتائیں
بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ○	جو اعمال کے لحاظ سے دیوالیہ قرار پائیں گے
اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ	یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوششیں بھٹکتی رہتی ہیں
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ	دنیاوی مفاد پرستیوں کے پیچھے اور وہ بزعم خویش سمجھتے رہے کہ
اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ○	جو کچھ اپنی کاریگری سے بنا رہے ہیں وہ بہت اچھا ہے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ	یہ لوگ اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ	سے انکار کرتے رہے اور سوچا ہی نہیں

وَلِقَآئِهٖ	کہ اللہ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہوگا لہٰذا ان کے
فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ	تمام اعمال ضائع چلے گئے ان کے پلے کچھ بچا ہی نہیں
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اس لیے قیامت کے روز ان کے اعمال جانچنے کے لئے
وَزْنًا o	میزان تک کھڑی کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ	ان کے اعمال کا نتیجہ جہنم کی صورت میں ان کے سامنے آجائیگا
بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْآ	اسلئے کہ یہ لوگ ہمارے قوانین کی خلاف ورزی ہی نہیں کرتے تھے
اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ	بلکہ انہوں نے ہمارے قوانین کو اور ہمارے رسولوں
هُزُوًا o ۱۸/۱۰۳-۱۰۶	کی تعلیمات کو مذاق بنا ڈالا تھا۔

دنیاوی زندگی کے مفادات چاہنے والوں کا اُخروی زندگی میں کوئی حصہ نہیں ہوتا

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	دیکھو! جو لوگ صرف دنیاوی زندگی کے مفادات
وَزِيْنَتَهَا	اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوتے ہیں
نُوَفِّ اِلَيْهِمْ	انہیں ان کی کوششوں کے پورے پورے نتائج اسی
اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا	دنیا میں مل جاتے ہیں
وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ o	اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ	لیکن ان کیلئے کوئی حصہ نہیں ہوتا اُخروی زندگی
لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ	کی خوشگواریوں میں
اِلَّا النَّارُ صلے	سوائے نارِ جہنم کے، جو کچھ وہ دنیا میں بناتے
وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا	رہے سب اکارت چلا جاتا ہے

وَبٰطِلٌ مَّا	اور ان کے تمام اعمال
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۱۶۔۱۸/۱۵	باطل قرار پائے ہیں۔

دکھاوے کی خیراتیں کرنیوالوں کا نہ اللہ پر ایمان ہوتا ہے نہ یوم آخرت پر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے اہلِ ایمان اللہ کی راہ میں جو کچھ تم دیتے ہو
لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ	اسے ضائع مت کر دیا کرو
بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى لا كَالَّذِيْ	احسان جتا کر اور دوسروں کو دُکھ دے کر، ان کی طرح
يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ	جو محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خیراتیں کرتے ہیں
وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ	ایسے لوگوں کا نہ تو نظامِ خداوندی پر یقین ہوتا ہے
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط	اور نہ یوم آخرت یا اللہ کے قانونِ مکافات پر
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ	انکے اس طرح کے نیک اعمال کی مثال یوں سمجھو جیسے
صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ	کسی نے چٹان پر پڑی ہوئی ذرا سی مٹی میں فصل کاشت کر دی
فَاَصَابَهٗ	لیکن جب اس پر بارش کا ایک تیز چھینٹا پڑا تو ساری
وَابِلٌ	مٹی مع بیج کے بہہ گئی
فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ط	اور نیچے سے صاف چٹان نکل آئی
لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ	ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں
مِّمَّا كَسَبُوْا ط	اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى	یاد رکھو! ایسے لوگوں پر فلاح و سعادت کی راہیں کشادہ نہیں ہوتیں
الْقَوْمَ	جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر دل سے یقین نہیں رکھتے اور

الْكٰفِرِيْنَ ○ ٢/٢٦٤	دکھاوے کے نیک کام کرتے ہیں۔

خود نبی کریمؐ کو انتباہ کہ اللہ کے قوانین کے ساتھ کچھ اور شامل مت کرو

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ	اے نبیؐ ہم نے تمہاری طرف یہ وحی بھیجی ہے
وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ	اور تم سے قبل دیگر انبیاءؑ کی طرف بھی بھیجتے رہے ہیں کہ
لَئِنْ اَشْرَكْتَ	اگر تم نے اس کے ساتھ کچھ اور بھی شریک کر لیا
لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ	تو تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے
وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○	اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤ گے
بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ	لہٰذا صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو
وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ ٦٥-٣٩/٦٦	اس طرح تمہارے اعمال بھرپور نتائج کے حامل ہوں گے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

دنیا و آخرت

(اَلدُّنُیَا)

مادہ : د ن و

دَنَا ۔ یَدْنُوْ ۔ دُنُوًّا ۔ دَنَاوَۃً۔ قریب ہونا۔ اَلدُّنْیَا ۔ نزدیک ترین چیز۔ (یہ مؤنث ہے اس کا مذکر ادنٰی ہے) اَدْنَی الشَّیْءَ۔ کسی چیز کو قریب کیا۔ دَنِیَ یَدْنٰی کے معنی ہیں کمزور اور ضعیف ہونا۔ اَدْنٰی الرَّجُلُ اِدْنَاءً ۔ اس شخص نے تنگی اور عسرت کی زندگی بسر کی۔

اَلْاَدْنٰی کے معنی ہیں زیادہ قریب ۔ لیکن کبھی اس سے مراد اَصْغَرُ ہوتا ہے ایسی صورت میں اس کے مقابلہ پر اَکْبَرُ آتا ہے کبھی اس سے مراد اَرْذَلُ ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں خَیْرٌ آتا ہے جب اس سے مراد اَوَّلُ ہوتا ہے تو اس کے مقابلہ میں آخِرُ آتا ہے۔ جب اس سے مراد اَقْرَبُ ہوتا ہے تو اس کے مقابلہ میں اَقْصٰی ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ ۳۰/۳ یعنی قریب کی سرزمین۔ سورۃ النجم میں ہے۔ ثُمَّ دَنَا ۔۔۔ اَوْ اَدْنٰی ۹۔۵۳/۸ اس کے معنی ہیں پھر وہ قریب ہوا یا قریب تر ۔ سورۃ الرحمٰن میں ۔ دَانٍ ۵۵/۵۴ بمعنی قریب آیا ہے۔ سورۃ الحاقۃ میں ہے۔ قُطُوْفُھَا دَانِیَۃٌ ۶۹/۲۳ اس کے معنی بھی قریب ہیں۔

قرآن کریم میں اَلْحَیٰوۃُ الدُّنُیَا بمقابلہ اٰخِرَۃٌ اکثر مقامات پر آیا ہے اور یہ تقابل نہایت اہم اور غور طلب ہے اس لیے کہ اس تقابل میں دنیاوی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں کم قیمت قرار دیا گیا ہے ان مقامات پر مَتَاعِ دُنُیَا سے مراد مفادِ عاجلہ یا پیش پا افتادہ مفادات ہوتے ہیں۔ اور مَتَاعِ آخِرَۃ سے مراد مستقبل کی خوشگواریاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا قرآن کریم کی رو سے جو چیز مذموم ہے وہ یہ ہے کہ انسان قریبی مفاد (Immediate Gain) کی خاطر اپنے مستقبل کی تابناکی کو نظر انداز کر دے۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اپنے حال کی فکر کرے ہی نہیں اور تَارِکُ الدُّنُیَا بن جائے قرآن انسان کو حال اور مستقبل دونوں ہی سنوارنے کی تاکید کرتا ہے اس کی تعلیم ہے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنُیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً ۲/۲۰۱ ''پروردگار ہماری دنیاوی زندگی یا ہمارا حال بھی خوشگوار ہو جائے اور ہماری اُخروی زندگی یا مستقبل بھی خوشگوار ہو جائے بلکہ وہ تو یہاں تک کہہ دیتا ہے کہ جس کا حال درخشندہ نہیں وہ سمجھ لے کہ اس کا مستقبل بھی تاریک ہے۔ ۱۷/۷۲

لہٰذا یہ تصور صحیح نہیں کہ دنیا کی خوشگواریاں قابل نفرت ہیں اور یہ تصور بھی غلط ہے کہ زندگی صرف اسی دنیا کی زندگی ہے اور مفاد صرف اسی زندگی کے پیش پا افتادہ مفاد ہیں۔

زندگی کا صحیح تصور یہ ہے کہ اس دنیا کے مفاد بھی حاصل ہوں اور انسانی ذات یا روح اپنی صلاحیتوں کی نشو و نما سے اس قابل ہو جائے کہ وہ اس کے بعد کی زندگی کی خوشگواریاں بھی حاصل کر سکے نیز اس دنیا میں نگاہ صرف اپنے ذاتی مفاد پر نہ رہے بلکہ تمام نوعِ انسان اور آنے والی نسلوں کی خوشحالی پر بھی نگاہ ہو لہٰذا انسان کا حال بھی خوشگوار ہوگا اور اس کا مستقبل بھی تابناک اور مستقبل میں اِس دنیا کا مستقبل بھی شامل ہوگا اور آخرت کا مستقبل بھی۔

لہٰذا قرآن کریم کا عام مذاہبِ عالم کے اس تصور سے کوئی واسطہ نہیں جو دنیاوی زندگی کو قابلِ نفرت سمجھتے ہیں۔ ہندو دھرم کی رو سے دنیا ہے ہی ''مایا'' یعنی فریب اور اس فریب سے چھوٹ جانے کا نام نجات یا مکتی ہے۔ بُدھ مت میں دنیا کے متعلق ہر آرزو ایک تکلیف کا پیش خیمہ ہوتی ہے

اس لئے اصلِ حیات ترکِ آرزو کا نام ہے۔ یہی عقیدہ عیسائیت میں ہے جہاں نیکو کاروں کی بادشاہت آسمان میں ہے چنانچہ ان کے ہاں ترکِ دنیا سب سے بڑی ولایت ہے یہی عقیدہ تصوف کی اصل ہے اور اس سے متاثر ہو کر خود مسلمانوں کے ہاں بھی دنیا کو بڑا حقیر اور قابلِ نفرت سمجھا جاتا ہے چنانچہ ''دنیادار'' اور ''گناہ گار'' قریب قریب مترادف المعنی الفاظ ہو چکے ہیں۔ دین اور دنیا کے الفاظ ایک دوسرے کے مقابلے میں بولے جاتے ہیں یہ تصورات قرآنی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

قرآنی تعلیمات کا حاصل یہ ہے کہ وہ انسان کو اقدار (VALUES) متعیّن کر کے دیتا ہے اور ہر شے کے متعلق بتاتا ہے کہ انسانیت کی میزان میں اس کی قدر و قیمت کیا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ عقل اور ایمان کی رو سے صحیح مسلکِ زندگی یہ ہے کہ انسان بلند قدر و قیمت کی شے کے لئے کم قدر و قیمت کی شے کو قربان کر دے اور یہ کہ دنیاوی سامان زندگی اور اس کی خوشنمائیاں اپنی قدر و قیمت رکھتی ہیں انہیں ضرور حاصل کرنا چاہئے لیکن جب کبھی ایسا ہو کہ دنیاوی زندگی کے کسی تقاضا میں اور بلند انسانی قدر یا انسانی ذات یا روح کے کسی تقاضا میں تصادم ہو جائے تو اس وقت بلند انسانی قدر یا انسانی ذات یا روح کے تقاضا کی خاطر طبعی زندگی کے تقاضا کو قربان کر دینا چاہئے۔ یہ ہیں وہ مقامات جہاں قرآن کریم نے طبعی زندگی اور انسانی ذات یا روح کا مقابلہ کرتے ہوئے دنیاوی زندگی اور اس کے ساز و سامان کو کم قیمت بتایا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ دنیاوی زندگی قابلِ نفرت ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ جب طبعی زندگی یا انسانی ذات یا روح کا مقابلہ ہو تو پھر طبعی زندگی کی قیمت انسانی ذات یا روح کے مقابلہ میں کمتر سمجھنی چاہئے۔ یہ ہے قرآن کریم کا صحیح تصور ''دنیا اور آخرت'' کے متعلق۔

o

مفادِ عاجلہ

مادہ : ع ج ل

اَلْعَجَلُ ، اَلْعَجَلَةُ ، جلدی، تیزی، کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے ہی حاصل کر لینے کی خواہش، اَعْجَلَتِ النَّاقَةُ ۔ اونٹنی نے وقت سے پہلے ہی ناتمام بچہ دیدیا۔ اَلْاِعْجَالُ فِی السَّیْرِ ۔ اونٹ کا اٹھ

کھڑے ہونے میں جلدی کرنا یعنی سوار ابھی اچھی طرح بیٹھنے بھی نہ پائے اور اونٹ اُٹھ کھڑا ہو۔ اَلْمِعْجَالُ۔ کھجور کا وہ درخت جس کا پھل پہلے پک جائے۔ مُسْتَعْجَلَاتُ الطَّرِیْقِ۔ قریب اور مختصر راستے۔

قرآن کریم میں تَعَجَّلَ بمقابلہ تَاَخَّرَ آیا ہے۔ ۲/۲۰۳ اور عَاجِلَةٌ بمقابلہ آخِرَۃٌ ۱۹۔۱۸/۱۷ ۲۱۔۲۰/۷۵ قرآن کریم کی یہ دو اصطلاحات (عَاجِلَةٌ اور اٰخِرَۃٌ) بڑی غور طلب ہیں مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ دو کسان ہیں جن کے پاس صرف اتنا غلہ ہے جو ان کے گھرانوں کے لئے نئی فصل آنے تک کی ضروریات پوری کر سکتا ہے نئی فصل کا بیج بھی انہوں نے اسی غلہ میں سے ڈالنا ہے ان میں سے ایک کسان دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے کھیتی میں بیج ڈال دیتا ہے تاکہ اس کے گھرانے کا مستقبل محفوظ ہو سکے گو اس سے انہیں نئی فصل کی آمد تک کا زمانہ وقتی طور پر سختی سے گزارنا پڑتا ہے لیکن نئی فصل کے آجانے کے بعد یہ گھرانا خوشحالی اور فارغ البالی کی زندگی بسر کرنے لگتا ہے۔

اور دوسرا کسان جس کی نظر صرف مفادِ عاجلہ پر ہے وہ دور اندیشی سے کام نہیں لیتا اور کھیتی میں بیج ڈالنے کی بجائے تمام غلہ وقتی ضروریات پر صرف کر دیتا ہے ظاہر ہے کہ اس گھرانے کے متعلق بتانے کی ضرورت نہیں کہ ان کا مستقبل کس قدر تاریک اور تکلیف دہ ہوگا۔

ان میں سے ایک کسان نے عجلت سے کام لیا۔ یعنی اس کی نگاہ مفادِ عاجلہ پر تھی۔ ایسے مفاد پر جو جلدی سے ہاتھ آجائے۔ لیکن دوسرے کسان کی نگاہ مفادِ آخرہ پر تھی۔ یعنی مستقبل کی خوشحالی اور فارغ البالی پر یہ ہے فرق عَاجِلَةٌ اور آخِرَۃٌ کا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جن لوگوں کی نگاہ صرف مفادِ عاجلہ یا پیش پا افتادہ مفادات پر ہوتی ہے ہم انہیں مفادِ عاجلہ دیدیتے ہیں۔ لیکن مستقبل کی خوشگواریوں میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ ۱۷/۱۸ ۔ ۲/۲۰۰ اس کے برعکس جو لوگ مستقبل کی خوشگواریوں پر نگاہ رکھتے ہیں تو ان کا مستقبل بھی درخشندہ ہو جاتا ہے اور (ابتدائی محنت کے بعد)

ان کا حال بھی خوشگوار۔ ۱۷/۱۹ ۔ ۲/۲۰۱ یہی دو گروہ ہیں جن کا تقابل سارے قرآن میں نظر آتا ہے ایک پیش پا افتادہ قریبی مفاد کی طرف لپکنے والے۔ ۷۵/۲۰-۲۱ ۔ ۷۶/۲۸ اور دوسرے مستقبل کی خوشگواریوں کے لئے کوشش کرنے والے اور مستقبل میں دونوں باتیں آجاتی ہیں۔ اس زندگی میں موجودہ نسل کے بعد آنے والی نسلیں اور اس زندگی کے بعد دوسری زندگی۔

قرآن کریم ایسا پروگرام دیتا ہے جس میں انسان کی طبعی زندگی کے تقاضے بھی بطریقِ احسن پورے ہو جاتے ہیں اور انسانی ذات کی نشو و نما بھی ہو جاتی ہے۔ یوں حال اور مستقبل، دنیا اور آخرت دونوں کی خوشگواریاں حاصل ہو جاتی ہیں۔

آخرت

مادہ : ا خ ر

اٰخِرُ۔ اَوَّلُ کے مقابل آتا ہے۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ۔ ۵۷/۳ اور یہ ایسی چیز کے لئے بولا جاتا ہے جو کسی پہلے آنے والی چیز کے بعد آرہی ہو۔ لیکن اس کے بعد پھر اس جیسی کوئی اور چیز نہ آرہی ہو اس سے معلوم ہوا کہ ۔اٰخِرُ ایک سلسلہ کی آخری کڑی ہوتی ہے۔ یعنی اس کے بعد پھر اس جیسی اور کڑیاں نہیں آتیں ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے اس زندگی کے بعد دوسری زندگی اٰخِرَۃ کو خَلْقًا جَدِیْدًا سے تعبیر کیا ہے۔ ۱۷/۴۸-۴۹ ۔ ۳۲/۱۰ یعنی وہ زندگی اس موجودہ زندگی کے تسلسل میں آئے گی اور اس کی آخری کڑی ہو گی۔ لیکن اس سے موجودہ طبعی زندگی کی کڑیوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور ایک نئے انداز کی زندگی کا آغاز ہو گا اس اعتبار سے وہ ایک نئی زندگی کی پہلی کڑی ہو گی۔

اسی طرح قرآنی انقلاب کے بعد انسان کی جو تمدنی زندگی شروع ہوتی ہے وہ بھی اگرچہ سابقہ تمدن سے متصل ہی ہوتی ہے۔ لیکن وہ اس تمدن کی آخری کڑی ہوتی ہے۔ اس سے ایک نئے انداز کا انسانی تمدن شروع ہوتا ہے۔ لہٰذا اٰخِرَۃٌ کسی سلسلہ کی آخری کڑی کو کہتے ہیں۔ جس کے بعد نئے سلسلہ کا آغاز ہو۔

اس کے بعد یہ لفظ آخَر" مغائرت کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ مغائرت کے معنی ہیں جو اپنی کڑیوں سے مختلف ہو۔ سورۃ المومنون میں اس لفظ کے یہ معانی بڑی عمدگی سے سامنے آتے ہیں اس میں انسانی پیدائش کے سلسلہ میں کہا گیا ہے کہ اس کی ابتدا مٹی کے خلاصہ سے ہوئی پھر نطفہ بنا اس سے حمل قرار پایا۔ پھر نطفہ سے خون کا لوتھڑا بنا۔ لوتھڑا گوشت کے ٹکڑے میں تبدیل ہوا پھر اس میں ہڈیاں بنیں۔ ہڈیوں پر گوشت چڑھا۔ یہاں تک پیدائش کے وہ مراحل ہیں جو طبعی قانون کے مطابق سلسلہ وار چلے آتے ہیں۔ اس میں کوئی ایسی کڑی نہیں آتی جو اس قانون کی رو سے سابقہ کڑی سے الگ ہو۔ حتّٰی کہ اس منزل تک حیوان کے بچے اور انسانی جنین میں بھی کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ہے۔ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۲۳/۱۴ "پھر ہم نے انسان کو ایک بالکل نئی تخلیق میں اُٹھا کھڑا کیا"۔ یہاں خَلْقًا اٰخَرَ کے معنی یہ ہیں کہ سلسلہ تخلیق کی یہ کڑی سابقہ کڑیوں سے یکسر مختلف ہے۔ اس میں انسانی ذات کی طرف اشارہ ہے۔ جو طبعی قوانین کی پیداوار نہیں ہوتی۔ اسے دور حاضرہ کی اصطلاح میں فجائی ارتقاء (Emergent Evolution) کہتے ہیں۔ یعنی جس میں اچانک غیر متوقع طور پر ایک ایسی تخلیق سامنے آجاتی ہے جو اپنی سابقہ کڑیوں سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔

لہٰذا اٰخَرُ اور اٰخِرُ کے معانی کے اعتبار سے انسانی زندگی کا یہ تصور سامنے آیا کہ انسانی پیکر میں آکر زندگی نے اپنی سابقہ کڑیوں سے ایک بالکل مختلف شکل اختیار کر لی اب یہ سلسلہ اس کی طبعی موت تک جاری رہے گا اس کے بعد ایک دوسری زندگی ہو گی جو اگرچہ اس زندگی سے بالکل متصل ہو گی لیکن اس سے موجودہ کڑیوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس کے بعد زندگی ایک نیا اسلوب اختیار کرے گی۔ جو لوگ اس زندگی کے متعلق موجودہ زندگی کے قوانین (Physical Laws) کے

مطابق سوچتے ہیں انہیں اس پر یقین پیدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو صاحبان دل و دماغ قدرت کے اچانک انقلابات کی تخلیقی کار فرمائیوں پر نگاہ رکھتے ہیں وہ آخرت پر ایمان لائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آخرت اس مستقبل کا نام ہے جو انقلاب آفرینی کے ذریعے ظہور میں آتا ہے نہ کہ گردشِ دولابی یا کولہو کے بیل کی طرح کی حرکت کے ذریعے۔ یہ انقلاب اس زندگی میں وحی کے ذریعے پیدا ہوتا ہے (جواب صرف قرآن میں ہے) اور موت کے بعد زندگی بھی ایک نئے انقلاب سے ظہور میں آتی ہے۔

قرآن کریم نے اہل ایمان کے متعلق کہا ہے کہ وہ آخرت (مستقبل) پر یقین رکھتے ہیں۔ یعنی وہ مفادِ عاجلہ پر گر نہیں پڑتے۔ بلکہ ہمیشہ اپنے سامنے مستقبل کا مفاد رکھتے ہیں۔ جو کسان بیج کے لئے رکھے ہوئے گیہوں کو چکی میں پسوا کر اس کی نرم نرم روٹیاں کھا لیتا ہے اس کی آج کی بھوک تو مٹ جاتی ہے لیکن مستقبل میں اس کے لئے دائمی بھوک ہوتی ہے لیکن جو کسان اس بیج کو زمین میں ڈال کر فصل پکنے تک برابر محنت کرتا ہے اس کا مستقبل روشن ہو جاتا ہے اور جب یہ سلسلہ ایک چکر باندھ لیتا ہے تو پھر اس کا حال بھی خوشگوار ہو جاتا ہے اور مستقبل بھی، یہ اس لئے کہ اسے مستقبل (آخرت) پر یقین تھا لہٰذا وہ مفادِ عاجلہ پر لپک نہیں پڑا ۔ غور فرمائیے کہ دنیا میں وہی قومیں زندہ رہتی اور آگے بڑھتی ہیں جن کے سامنے مستقبل کی بہبود ہوتی ہے۔ اہلِ ایمان کو مستقبل (آخرت) پر یقین رکھنے والے کہا گیا ہے لیکن آج اس آسمان کے نیچے مسلمان سب سے زیادہ عاقبت فراموش اور مستقبل سے بے نیاز ہے لہٰذا سب سے پیچھے اور پسماندہ ہے۔

واضح رہے کہ ایک فرد کی زندگی میں ہر آنے والا سانس مستقبل ہے ایک قوم کی زندگی میں آنے والی نسل اس کا مستقبل ہے۔ نوعِ انسان کے لئے آنے والے زمانہ کا انسان اس کا مستقبل ہے اور ان سب کے لئے اس دنیا کی زندگی کے بعد آنے والی حیات مستقبل ہے۔ اس کے بعد سوچئے کہ جب قرآن کریم نے مفادِ عاجلہ کے مقابلہ میں آخرت یا مستقبل پر یقین رکھنے کی تاکید کی تو اس کا مفہوم کیا ہے ؟ یہی کہ

۱۔ فرد یا قوم صرف اپنے حال ہی کو نہ دیکھے بلکہ مستقبل پر بھی نگاہ رکھے۔

۲۔ زندگی صرف اس دنیا کی طبعی زندگی کو ہی نہ سمجھے بلکہ موت کے بعد کی زندگی پر بھی یقین رکھے۔

۳۔ موجودہ نسل کی بہبود ہی پر قناعت نہ کرے بلکہ آنیوالی نسلوں کی خوشحالی کو بھی پیشِ نظر رکھے۔

قرآن کریم میں آخرت کی اصطلاح قانونِ مکافات کے لئے بھی استعمال ہوئی ہے۔

o

دنیاوی زندگی کی نعمتیں ممنوع نہیں

اقتدار اور اختیار کا مالک ہونا اللہ کی نعمتوں میں سے ہے

رَبِّ قَدْ	حضرت یوسفؑ نے بحضور رب العزت عرض کیا پروردگار آپکا
اٰتَيْتَنِىْ مِنَ الْمُلْكِ	کتنا بڑا احسان ہے کہ آپ نے مجھے اسقدر اختیارات واقتدارات کا
وَعَلَّمْتَنِىْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	مالک بنا دیا اور مجھے تدابیر امور اور عاقبت اندیشی کا علم و سلیقہ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	عطا فرمایا اے کائنات کے پیدا کرنے والے آپ ہی
اَنْتَ وَلِيّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	حال اور مستقبل، دنیاو آخرت میں میرے رفیق و کارساز ہیں
تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا	مجھے توفیق عطا فرمایئے کہ میری ساری زندگی آپکے قوانین کی اطاعت میں
وَّاَلْحِقْنِىْ	گذرے اور میرا شمار ان خوش بخت لوگوں میں ہو
بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ ۱۲/۱۰۱	جن کے سب کام سنور گئے ہوں۔

آزادی، عزت اور حکومت اللہ کی نعمتیں ہیں

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ	ہم چاہتے تھے کہ انہیں ہماری نعمتوں سے نوازا جائے
اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ	جنہیں معاشرہ میں اس قدر کمزور اور ذلیل کر دیا گیا تھا
وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً	انہیں ملک کی قیادت و سرداری عطا کر دی جائے
وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۙ	اور ایک خطہ زمین کا مالک بنا دیا جائے
وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ	جہاں ان کی اپنی حکومت ہو
وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا	اور انکے ہاتھوں سے فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کو
مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ ۲۸/۵-۶	وہ کچھ دکھادیا جائے جس کا انہیں ڈر تھا۔

قوانینِ خداوندی پر عمل کرنیوالوں کی دنیاوی زندگی حسین و خوشگوار ہو جاتی ہے

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	کہو میرے ان بندوں سے جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ	ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے قوانین پر پوری طرح عمل کرتے
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا	رہیں جو لوگ ان قوانین کے مطابق حسن کارانہ انداز سے زندگی
فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ ۳۹/۱۰	بسر کرتے ہیں ان کی دنیاوی زندگی حسین و خوشگوار ہو جاتی ہے

قیامِ نظامِ خداوندی پر زمین و آسمان کی برکتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا	آبادیوں کے لوگ اگر نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے
وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا	اور اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے تو ہم
عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ	ان پر برکتوں کے دروازے کھول دیتے

مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ۷/۹۶ آسمان سے بھی اور زمین سے بھی۔

حُسن و توازن سے معاشرہ جنت بن جاتا ہے اور ناہمواریوں سے ذلت مسلط ہو جاتی ہے

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوا جو لوگ اپنے معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں

الۡحُسۡنٰی وَزِیَادَۃٌ ؕ تو اللہ کا قانون اس حسن و توازن میں مزید اضافہ کر دیتا ہے

وَلَا یَرۡھَقُ وُجُوۡھَھُمۡ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّۃٌ ؕ اور ان کا معاشرہ ذلت ورسوائی کے کرب انگیز عذاب سے محفوظ

اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ۚ رہتا ہے اور ایک ایسی جنت میں تبدیل ہو جاتا ہے

ھُمۡ فِیۡھَا خٰلِدُوۡنَ ○ جس پر کبھی خزاں نہیں آتی

وَالَّذِیۡنَ کَسَبُوا السَّیِّاٰتِ اور جو اپنے معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں

جَزَآءُ سَیِّئَۃٍۭ بِمِثۡلِھَا ۙ تو اسی کے مطابق ان کے معاشرہ کا توازن بگڑ جاتا ہے

وَتَرۡھَقُھُمۡ ذِلَّۃٌ ؕ اور ذلت و روسیاہی ان پر مسلط ہو جاتی ہے اور انہیں اللہ

مَالَھُمۡ مِّنَ اللّٰہِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ ۱۰/۲۶-۲۷ کے قانون مکافات سے بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔

قوانینِ خداوندی سے اعراض برتنے والوں کی معیشت تنگ ہو جاتی ہے

فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ جو لوگ ہماری ہدایت و رہنمائی کی پیروی کریں گے

فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشۡقٰی ○ وہ نہ تو گمراہ ہوں گے اور نہ مصیبتوں میں پھنسیں گے

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِکۡرِیۡ اور جو لوگ ہمارے قوانین سے اعراض برتیں گے

فَاِنَّ لَہٗ مَعِیۡشَۃً ضَنۡکًا ۲۰/۱۲۳-۱۲۴ تو ان کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔

دنیاوی مفاد کو ہی مقصدِ حیات مت بنالو اُخروی زندگی کو بھی نگاہ میں رکھو

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۙ یہ قوانین، حکمت والی کتاب قرآن کے ہیں

هُدًى وَّ رَحْمَةً — جو ہدایت ورحمت ہے ان لوگوں کے لئے

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۙ — جو حسین و متوازن انداز سے زندگی بسر کرتے ہیں

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ — یہ لوگ نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ — اور نوعِ انسان کی پرورش اور نشوونما کا انتظام کرتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ — انہیں آخرت اور اللہ کے قانونِ مکافات پر یقینِ محکم ہے

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ — اور یہی لوگ اپنے پروردگار کی راہِ ہدایت پر ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ — اور یہی ہیں جو آخر کار کامیاب وکامران ہونے والے ہیں انکے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ — عکس وہ لوگ ہیں جو زندگی کا کوئی بلند مقصد اپنے سامنے نہیں رکھتے

يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ — وہ بے سراپا باتوں اور قصے کہانیوں کے خریدار اور دنیاوی مفادات کے

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — طلبگار ہیں اسطرح خود کو اور دوسروں کو اللہ کی راہ سے بھٹکاتے ہیں

بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ ق ٣١/٢-٦ — بغیر علم ودانش کے۔

مفادِ عاجلہ اور مفادِ آخرت چاہنے والوں کو اپنا اپنا مفاد مل جاتا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ — جو لوگ صرف مفادِ عاجلہ کے طلب گار ہوتے ہیں

عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ — انہیں وہ ہمارے قانون کے مطابق مل جاتا ہے

ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ — لیکن آخرت میں ان کے لئے جہنم بنادی گئی ہے

يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا — جس میں وہ بدحال اور دھتکارے ہوئے داخل ہوں گے

وَمَنْ اَرَادَالْاٰخِرَةَ	اور جو لوگ آخرت یا مستقبل کے طلب گار ہوتے ہیں اور اس کے
وَسَعٰی لَهَا سَعْيَهَا	حصول کیلئے ایسی کوشش بھی کرتے ہیں جیسی کہ کوشش کرنے
وَهُوَ مُؤْمِنٌ	کا حق ہے تو یہی لوگ ہیں جنہیں نظام خداوندی پر یقین ہے
فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ○	اور جن کی کوششیں بھرپور نتائج پیدا کریں گی بہر حال مفادِ
كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ	عاجلہ کے طلبگاروں کو انکی کوششوں کے مطابق مفادِ عاجلہ مل
وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ	جاتا ہے اور آخرت کا مفاد چاہنے والوں کو مفادِ آخرت مل جاتا
عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ○ ۱۷/۱۸-۲۰	ہے عطائے رب پر کسی قسم کی بندش نہیں لگائی گئی۔

دنیا کی کھیتی اور آخرت کی کھیتی

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ	اللہ اپنے بندوں سے بہت نرمی برتتا ہے
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ	اسکے قانونِ مشیت کے مطابق ہر کسی کو رزق ملے چلا جاتا ہے
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ○	اور اس کا یہ قانون بہت محکم اور زبردست ہے
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ	دیکھو! جو لوگ آخرت یا مستقبل کی کھیتی کاٹنا چاہتے ہیں
نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ	ہم ان کی کوششوں کے نتائج بڑھاتے چلے جاتے ہیں
وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا	اور جو لوگ صرف دنیا یا حال کی کھیتی کاٹنا چاہتے ہیں
نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ	انہیں ان کی کوششوں کے نتائج دنیا میں ہی مل جاتے ہیں لیکن
فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ○ ۴۲/۱۹-۲۰	آخرت یا مستقبل کی زندگی میں انکا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

صرف دنیاوی مفادات چاہنے والوں کاآخرت کے مفادات میں حصہ نہیں ہوتا

فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ	بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا منتہائے نگاہ صرف
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا	دنیاوی مفادات ہوتے ہیں۔ انہیں یہ مفادات مل تو جاتے ہیں
وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ○	لیکن اُخروی زندگی کی خوشگواریوں میں ان کا کوئی حصہ نہیں
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ	ہوتا انکے برعکس دوسرے لوگ وہ ہیں جن کی طلب و آرزو یہ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً	ہوتی ہے کہ انہیں دنیاوی زندگی کی خوشگواریاں بھی حاصل
وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً	ہوں اور اُخروی زندگی کی خوشگواریاں بھی اور وہ دونوں
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○	جہانوں میں پُر عذاب زندگی سے محفوظ رہیں ایسے لوگوں کو
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ	ان کے عمل کے مطابق حصہ مل جاتا ہے اور یاد رکھو کہ اللہ کا
وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ ۲/۲۰۰-۲۰۲	قانونِ مکافات ہر عمل کا نتیجہ ساتھ کیساتھ مرتب کرتا جاتا ہے۔

مفادِ عاجلہ اور مفادِ آخرت چاہنے والوں کو اپنا اپنا مفاد مل جاتا ہے

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ	جو کوئی مفادِ دنیا کا طلب گار ہوگا اسے وہ مل جائے گا
وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ	اور جو مفادِ آخرت کا خواہش مند ہوگا
نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ ۳/۱۴۵	اسے وہ مل جائے گا۔

متاعِ دنیا اور متاعِ آخرت

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	دیکھو! جو سامانِ زیست و آرائش تمہیں اس وقت حاصل ہے
فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وہ صرف تمہاری دنیاوی زندگی کی متاع

وَزِيْنَتُهَا ج	اور اس کی زینت ہے جو اس دنیا سے آگے نہیں جا سکتی
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ	اور جو متاع تمہیں قوانینِ خداوندی کی رو سے ملتی ہے
خَيْرٌ	وہ تمہارے موجودہ ساز و سامان سے زیادہ بہتر ہے
وَّاَبْقٰى ط	وہ باقی رہنے والی اور اگلی زندگی تک ساتھ جانیوالی ہوتی ہے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ع ۲۸/۶۰	کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

دنیاوی زندگی چند دنوں کی عیش و عشرت کے سوا کچھ نہیں

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ط سخت خسارہ میں رہے وہ لوگ جو اللہ کے قانونِ مکافات کو
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً جھٹلاتے ہیں جب اچانک وہ گھڑی آجائے گی تو کفِ افسوس ملیں
قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا لا گے اور کہیں گے کہ اس معاملہ میں ہم سے بڑی تقصیر ہو گئی
وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ط وہ اپنے غلط اعمال کے بوجھوں تلے دبے ہوں گے
اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ اور کیسے بُرے ہیں وہ بوجھ جو انہوں نے اُٹھار کھے ہوں گے
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ط یاد رکھو! یہ دنیاوی زندگی چند دنوں کی عیش وعشرت کے سوا کچھ
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ ۳۲-۶/۳۱ نہیں حقیقی اور بہتر گھر تو آخرت کا گھر ہے۔

متاعِ دنیا کی حیثیت

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ جان لو کہ یہ دنیاوی زندگی چند روزہ کھیل تماشہ کی مانند ہے

وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ	یہاں کی زینتوں میں ایک دوسرے پر تفاخر
وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط	اور مال و اولاد میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی دوڑ

كَمَثَلِ غَيْثٍ — کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کے ایک چھینٹے سے

اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ — اُگ آنے والے سبزہ کو دیکھ کر کسان کی خوشی اسطرح

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا — اُگ آنیوالا سبزہ بڑھتا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے خشک ہونے لگتا ہے

ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ ۵۷/۲۰ — اور پھر چورا چورا ہو کر پامال ہو جاتا ہے۔

صرف مفادِ دنیا چاہنے والوں کو یہ مل تو جاتا ہے لیکن کس قیمت پر؟

وَمَنْ كَفَرَ — جو لوگ نظامِ خداوندی قبول نہیں کریں گے

فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا — مفادِ عاجلہ تو انہیں بھی حاصل ہو جائے گا لیکن انجام کار

ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ — وہ نہایت ہی بے بسی کی حالت میں کھنچے چلے جائیں گے

اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ — پُر عذاب زندگی کی طرف

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ۲/۱۲۶ — اور کیسا برا انجام ہے جو وہ پائیں گے۔

صرف مفادِ دنیا چاہنے والوں کو یہ مفادات مل تو جاتے ہیں لیکن؟

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا — جو لوگ طالب ہوتے ہیں صرف دنیاوی زندگی کے مفادات

وَزِيْنَتَهَا — اور اسکی زینتوں کے

نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا — تو ان کی سعی و عمل کا سارا پھل انہیں یہاں ہی دیدیا جاتا ہے

وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ — ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ — لیکن آخرت کی زندگی میں انکا کوئی حصہ

اِلَّا النَّارُ ۖ — نہیں ہوتا سوائے نارِ جہنم کے

وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا — جو کچھ وہ دنیا میں بناتے رہے سب اکارت چلا جاتا ہے
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۶-۱۱/۱۵ — اور ان کے تمام اعمال باطل قرار پاتے ہیں۔

اُخروی زندگی پر دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے والوں کی کیفیت

وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ — نظامِ خداوندی سے انکار کرنے والوں کیلئے بربادی
مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ — اور سخت عذاب ہے
الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا — یہ لوگ دنیاوی زندگی سے محبت رکھتے ہیں
عَلَى الْاٰخِرَةِ — اُخروی زندگی کے مقابلہ میں
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — اور نظامِ خداوندی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں
وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا — اور اللہ کے دین میں کجیاں پیدا کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ ۳-۱۴/۲ — یہ لوگ بڑی ہی گہری گمراہی میں پڑ گئے ہیں۔

متاعِ آخرت کے مقابلہ میں متاعِ دنیا کی کوئی حیثیت ہی نہیں

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا — کیا تم نے دنیاوی زندگی کو پسند کر لیا
مِنَ الْاٰخِرَةِ — ہے آخرت کے مقابلہ میں
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا — حالانکہ دنیاوی زندگی کے ساز و سامان کچھ بھی نہیں
فِي الْاٰخِرَةِ — اُخروی زندگی کے ساز و سامان کے مقابلہ میں
اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ ۹/۳۸ — یہ فوائد تو بڑے تھوڑے عرصہ کے فوائد ہیں۔

حقیقی زندگی کا گھر تو آخرت کا گھر ہے

وَمَا هٰذِهِ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَآ دنیاوی زندگی تو اسکے سوا کچھ نہیں کہ
اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ ؕ چند روزہ کھیل اور دل کا بہلاوا ہے اس کے
وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِیَ الۡحَیَوَانُ ۘ برعکس آخرت کا جو گھر ہے وہی تو حقیقی زندگی کا گھر ہے
لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۲۹/۶۴ کاش یہ لوگ اس بات کا علم رکھتے۔

دنیاوی زندگی کو عزیز رکھنے والے سوچ سمجھ سے عاری ہوتے ہیں

مَّنۡ شَرَحَ بِالۡکُفۡرِ صَدۡرًا جو لوگ دل کی رضامندی سے کافرانہ روش اختیار کرتے ہیں
فَعَلَیۡهِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ ان پر اللہ کے قانونِ مکافات کی طرف سے تباہی آتی ہے
وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝ اور ان کے لئے سخت عذاب ہے
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا اس لیے کہ یہ لوگ دنیاوی زندگی کو عزیز رکھتے ہیں
عَلَی الۡاٰخِرَةِ ۙ آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں ایسے منکرینِ نظامِ خداوندی
وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ۝ کو صحیح منزل کیطرف رہنمائی کسطرح مل سکتی ہے ان پر جذبات
اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی غالب آجاتے ہیں اور ان کے سوچنے، سمجھنے سننے اور دیکھنے
قُلُوۡبِهِمۡ وَسَمۡعِهِمۡ وَاَبۡصَارِهِمۡ ۚ کی صلاحیتیں سلب ہو جاتی ہیں اور یوں وہ اپنے نفع نقصان
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ۝ ۱۰۸-۱۰۶/۱۶ سے بےخبر جذبات کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں۔

مفاد پرستیوں کے نتیجہ میں معاشرہ پر بھوک ننگ اور خوف کا عذاب آجاتا ہے

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرۡیَةً قوموں پر تباہی کب اور کیسے آتی ہے اسے ایک مثال سے سمجھو

كَانَتُ اٰمِنَةً	ایک بستی تھی جسے خارجی خطرات سے
مُّطۡمَئِنَّةً	امن اور داخلی کشمکش سے اطمینان حاصل تھا اسکی طرف
يَّأۡتِيۡهَا رِزۡقُهَا رَغَدًا مِّنۡ كُلِّ مَكَانٍ	ہر سمت سے سامانِ رزق کھنچا چلا آتا تھا پھر انہوں نے
فَكَفَرَتۡ بِاَنۡعُمِ اللّٰهِ	اللہ کی نعمتوں کی قدر ناشناسی کی اور بااختیار لوگوں نے
فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ	اپنے لئے مال سمیٹنا شروع کر دیا
لِبَاسَ الۡجُوۡعِ	جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر بھوک و ننگ کا عذاب طاری ہو گیا
وَالۡخَوۡفِ	اور وہ طرح طرح کے خوف میں مبتلا ہو گئے
بِمَا كَانُوۡا يَصۡنَعُوۡنَ ۝ ۱۶/۱۱۲	اور یہ سب کچھ ان کے اپنے ہاتھوں کا لایا ہوا تھا۔

مال و دولت اور جاہ و منصب میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی ہوس کا نتیجہ

اَلۡهٰكُمُ	انسانیت کی صحیح منزلِ مقصود کی طرف سے تمہیں یکسر غافل کر
التَّكَاثُرُ ۝	دیتی ہے مال و دولت اور جاہ و منصب میں ایک دوسرے سے آگے
حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ۝	نکل جانیکی ہوس حتیٰ کہ اس دوڑ میں مصروف تم قبروں میں اتر
كَلَّا	جاتے ہو ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے تمہیں بہت
سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝	جلد اس روش کے تباہ کن نتائج معلوم ہو جائیں گے
ثُمَّ كَلَّا	لہٰذا پھر تاکید کی جاتی ہے کہ اس روش سے باز آجاؤ ورنہ اس
سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝	روش کے تباہ کن نتائج تمہارے سامنے آکر رہیں گے
كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ۝	اگر تم ذرا اور گہرائی میں اُتر کر غور کرو تو اندازہ کر سکتے ہو
لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۝	اس پُر عذاب معاشرہ کا جس کی طرف انسان کو یہ روش لے جاتی

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿﴾ — ہے بہرحال یہ روش جب تمہیں جہنم کی کھائی میں جاگرائے گی تو پھر یقین
ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ — کرنا ہی پڑیگا اس وقت تم سے حساب لیا جائیگا ان نعمتوں کا جو تمہیں عطا کی گئی
عَنِ النَّعِيۡمِ ﴿﴾ ۸۔۱۰۲/۱ — تھیں لیکن تم انہیں اپنی ہوس کی تسکین کی خاطر سمیٹتے چلے گئے

دنیا میں قوموں کے زوال اور ان کے رزق کی تنگی کے اسباب

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ — مفاد پرستانہ نظام کے تحت زندگی بسر کرنیوالے افراد اور اقوام کا یہ
اِذَا مَا ابۡتَلٰهُ رَبُّهٗ — حال ہے کہ انہیں جب ان کے پروردگار کی جانب سے آزمائش
فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ — کے طور پر عزت اور نعمت دی جاتی ہے
فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ ﴿﴾ — تو کہتے ہیں ہمارے رب نے ہمیں عزت دار بنا دیا ہے
وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰهُ — اور جب وہ اس آزمائش میں پورا نہیں اترتے
فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ ۙ — اور نتیجتاً ان کے رزق میں تنگی آجاتی ہے تو شکوے کرتے ہیں
فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِ ﴿﴾ — کہ اللہ نے ہمیں خواہ مخواہ بلا سبب ذلیل و خوار کر دیا نہیں!
كَلَّا بَلْ — ایسا ہرگز نہیں ہوتا، بلکہ تمہارے زوال کا سبب یہ ہے کہ تمہارے
لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الۡيَتِيۡمَ ﴿﴾ — معاشرہ میں کمزور وبے آسرا کی عزت و توقیر نہیں ہوتی
وَلَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ ﴿﴾ اور تمہارے یہاں معذور و بیروزگار کی روزی کا کوئی انتظام نہیں ہے
وَتَاۡكُلُوۡنَ — تم نے ایسا باطل نظام قائم کر رکھا ہے جس سے تمام دولت
التُّرَاثَ اَكۡلًا لَّمًّا ﴿﴾ — سمٹ سمٹا کر ایک طبقہ کی میراث بنتی چلی جاتی ہے
وَّتُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿﴾ ۲۰۔۸۹/۱۵ اور مال کی محبت میں تم بُری طرح گرفتار ہو۔

نظام کے صحیح یا غلط ہونے کا اندازہ اس کے نتائج سے ہو سکتا ہے

قُلۡ یٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰی مَکَانَتِکُمۡ — ان لوگوں سے صاف طور پر کہدو کہ تم اپنے نظریات کیمطابق کام
اِنِّیۡ عَامِلٌ ۚ — کرتے جاؤ اور میں اپنے نظریۂ حیات کے مطابق کام کرتا ہوں
فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ — نتائج خود بخود بتا دیں گے کہ
مَنۡ یَّاۡتِیۡهِ عَذَابٌ یُّخۡزِیۡهِ — کون ذلت و خواری کے عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے
وَیَحِلُّ عَلَیۡهِ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ○ — اور کس پر وہ تباہی آتی ہے جو آ کر پھر جایا نہیں کرتی
اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ لِلنَّاسِ — لہٰذا ہم نے پوری نوع انسان کے لئے یہ کتاب نازل کر دی ہے
بِالۡحَقِّ ۚ — جس کا ہر دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے اب جو کوئی
فَمَنِ اهۡتَدٰی فَلِنَفۡسِهٖ ۚ — اس کی رہنمائی میں زندگی بسر کریگا تو اسکا فائدہ خود اسی کو ہوگا
وَمَنۡ ضَلَّ — اور جو اسے چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کریگا
فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیۡهَا ۚ ۴۱۔۳۹/۳۹ — تو اسکا نقصان بھی اسی کو ہوگا۔

قرآن کی تعلیمات سے اہلِ ایمان قوت و ثبات حاصل کر سکتے ہیں

قُلۡ نَزَّلَهٗ رُوۡحُ الۡقُدُسِ — کہو اس قرآن کو روح القدس لے کر اترا ہے
مِنۡ رَّبِّکَ بِالۡحَقِّ — تمہارے پروردگار کی جانب سے حق کے ساتھ
لِیُثَبِّتَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا — تا کہ اس سے اہلِ ایمان کو قوت و ثبات حاصل ہو
وَهُدًی — اور انہیں صحیح منزل کی طرف رہنمائی ملے اور حال و مستقبل
وَّبُشۡرٰی — کی خوشگواریوں اور خوشحالیوں کی خوشخبری دے
لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ○ ۱۶/۱۰۲ — انہیں جو اس کی تعلیمات کے آگے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

اللہ کے نظام میں دنیاوی واخروی زندگی کی خوشگواریاں ہیں

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا — جو کوئی محض دنیاوی مفادات کا طالب ہے
فَعِنۡدَ اللّٰهِ — اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے نظام میں
ثَوَابُ الدُّنۡيَا — دنیاوی زندگی کے مفادات بھی حاصل ہوتے ہیں
وَالۡاٰخِرَةِ ؕ ۴/۱۳۴ — اور اُخروی زندگی کی کامیابیاں وکامرانیاں بھی۔

حسنِ عمل کے نتیجہ میں دنیا بھی حسین اور آخرت بھی خوشگوار

فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا — حسنِ عمل کے بدلہ میں اللہ نے انہیں دنیا کی خوشگواریاں بھی عطا
وَحُسۡنَ ثَوَابِ الۡاٰخِرَةِ ؕ — کیں اور ان کی اُخروی زندگی کو بھی خوشگوار بنا دیا اور اللہ انہیں
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۳/۱۴۸ — پسند کرتا ہے جو معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

دنیا اور آخرت کے معاملات پر غور کرو

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ — اور اللہ نے اپنے احکام و قوانین تمہارے سامنے اسلئے بیان کر دیئے
لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَ — ہیں تاکہ تم غور و فکر کر سکو
فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ؕ ۲/۲۱۹-۲۲۰ — دنیا کے معاملات میں بھی اور آخرت کے معاملات میں بھی۔

قوانین خداوندی سے تمہیں دنیا میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہو جائیگی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ — اگر تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہے

یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا	تو تمہیں دنیا میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہو جائے گی
وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ	اور تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں اور برائیاں دور ہو جائیں گی
وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ	اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ○ ۸/۲۹	یاد رکھو اللہ کا نظامِ عظیم خوشحالیوں کا ضامن ہے۔

قرآنِ کریم پر عمل سے انسانی معاشرہ کی حالت سنور جاتی ہے

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کئے
وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ	اور محمدؐ پر نازل کیے گئے قرآن کی صداقت پر یقین رکھا
وَّہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ	جو کہ پروردگارِ عالم کی جانب سے سراسر حق و صداقت پر مبنی
کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ	ہے تو ان کی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
وَاَصۡلَحَ بَالَہُمۡ ○ ۴۷/۲	اور ان کی حالت سنور جائے گی۔

اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ اور عزت کی روزی حاصل ہوتی ہے

اَلَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ	جو لوگ نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں اور اللہ کا
وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ○ؕ	دیا ہوا رزق نوعِ انسان کی پرورش اور نشو و نما پر خرچ کرتے
اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ حَقًّا ؕ	ہیں یہی لوگ حقیقی مومن ہیں اور
لَہُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ	اللہ کے یہاں ان کے مدارج بہت بلند ہیں
وَمَغۡفِرَۃٌ	انہیں اس نظام میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوتا ہے

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۴-۸/۳	اور عزت کی روزی ملتی ہے۔

کتاب کے بعض حصوں کو ماننے اور بعض سے کفر کرنے کا نتیجہ ذلت ورسوائی

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	کیا تم کتاب کے بعض حصوں کو مانتے
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ	اور بعض حصوں سے کفر کرتے ہو
فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ	یاد رکھو ایسا کرنے کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہوگا کہ
اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ	تمہاری دنیاوی زندگی بھی ذلت ورسوائی کی ہوگی
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ	اور تمہاری مستقبل یا آخرت کی زندگی بھی پھیر دی جائے گی
اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ	شدید ترین عذاب کی طرف اور اس بات کو
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ	مت بھولو کہ اللہ کا قانونِ مکافات غافل نہیں ہے
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۲/۸۵	ان تمام اعمال سے جو تم کرتے ہو۔

جن کی دنیا بھی خسارے میں رہتی ہے اور آخرت بھی خسارے میں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ	ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اللہ کے قوانین کی اطاعت اس انداز سے
عَلٰى حَرْفٍ ۚ	کرتے ہیں کہ جیسے کنارے پر کھڑے ہوں
فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨ	اگر انہیں اس قانون کی اطاعت سے کچھ فوری فوائد حاصل ہوتے نظر
اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ	آئیں تو مطمئن ہو جاتے ہیں
وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨ	اور اگر اس سے انہیں بظاہر نقصان ہوتا دکھائی دے
انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ	تو بلا تامل منہ پھیر لیتے ہیں

خَسِرَ — اس روش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انکا حال یا دنیاوی
الدُّنۡيَا — زندگی بھی خسارے میں رہتی ہے
وَالۡاٰخِرَةَ ؕ — اور ان کا مستقبل یا اخروی زندگی بھی خسارے میں
ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِيۡنُ ۝ ۲۲/۱۱ — اور یہ بہت ہی واضح اور کھلا ہوا خسارہ ہے۔

دنیاوی زندگی میں بھٹکنے والے آخرت میں بھی بھٹکے رہیں گے

وَمَنۡ كَانَ فِىۡ هٰذِهٖۤ — جن لوگوں نے دنیاوی زندگی اس طرح بسر کی کہ
اَعۡمٰى — اللہ کی دی ہوئی روشن راہوں سے اپنی آنکھیں بند رکھیں
فَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى — تو ان کے مستقبل یا آخرت کی زندگی بھی اندھوں کی سی ہوگی
وَاَضَلُّ سَبِيۡلًا ۝ ۱۷/۷۲ — راہ راست سے یک قلم بھٹکی ہوئی۔

وہ ظالم جن کے لئے دنیا میں ذلت ورسوائی اور آخرت میں عذاب ہوگا

وَمَنۡ اَظۡلَمُ — ان سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جو اللہ کے نظام کی
مِمَّنۡ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ — تخریب کیلئے کوشاں ہوں اور ہر قسم کی رکاوٹیں ڈالیں کہ اس نظام کے
اَنۡ يُّذۡكَرَ فِيۡهَا اسۡمُهٗ — مراکز (مساجد) میں خالص قانونِ خداوندی کا چرچا نہ ہونے
وَسَعٰى فِىۡ خَرَابِهَا ؕ — پائے اور اس لحاظ سے ان مراکز کو اجاڑنے کی کوشش کریں
اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمۡ اَنۡ يَّدۡخُلُوۡهَاۤ — انہیں چاہئے تھا کہ ان مراکز کی طرف آتے تو
اِلَّا خَآئِفِيۡنَ ؕ — قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزیوں کے انجام سے ڈرتے ہوئے آتے
لَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّلَهُمۡ — بہر حال ان کی اس روش کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں دنیاوی زندگی میں بھی

فِی الْاٰخِرَۃِ　ذلت ورسوائی نصیب ہو گی اور

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۲/۱۱۴　اُخروی زندگی میں بھی سخت ترین عذاب ہو گا۔

جن لوگوں نے اپنے حصے کی نعمتیں دنیا میں ہی ختم کر دیں

وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا　قوانینِ خداوندی کیخلاف زندگی بسر کرنیوالوں کو جب قیامت

عَلَی النَّارِ　کے روز تباہی کے جہنم کے سامنے لاکھڑا کیا جائے گا

اَذْھَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ　تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے حصے کی نعمتیں

فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِھَا　دنیا کی زندگی میں ہی ختم کر چکے اور ان کا لطف تم نے اٹھالیا

فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ　اب اسکے نتیجے میں تمہارے حصے میں ذلت آمیز عذاب ہے

بِمَا کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ فِی الْاَرْضِ　اسلئے کہ دنیا میں تم دولت کے زور پر بڑے بن بیٹھے تھے

بِغَیْرِ الْحَقِّ　بغیر کسی حق کے تم نے ہمارا تجویز کردہ

وَبِمَا کُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۴۶/۲۰　سیدھا راستہ چھوڑ کر اور راہیں اختیار کر لی تھیں۔

آخرت میں سب سے زیادہ خسارہ میں رہنے والے لوگ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ　اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جو اپنے ذہن سے

افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا　شریعت وضع کرے اور اس جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دے

اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّھِمْ　یہ لوگ جب اللہ کی عدالت میں پیش ہوں گے

وَیَقُوْلُ الْاَشْھَادُ ھٰٓؤُلَآءِ　تو گواہی دینے والے تصدیق کریں گے کہ دراصل

الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ　انہوں نے اپنے رب کے خلاف بہتان باندھا تھا یاد رکھو

اَ لَالَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ۙ اس قسم کے ظالم لوگ رحمتِ خداوندی سے یکسر محروم ہو جائینگے

الَّذِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ انکی حالت یہ ہے کہ اپنے خود ساختہ مسلک کو شریعتِ خداوندی کا نام

عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ دیتے ہیں لوگوں کو اللہ کے سچے راستہ کی طرف آنے سے روکتے

وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ ہیں اور اسکی صاف اور سیدھی راہ میں پیچ و خم پیدا کر دینا چاہتے

وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۞ ہیں آخرت پر انہیں یقین ہی نہیں (اور مذہب کو انہوں نے پیشہ بنا

اُولٰۤٮِٕكَ رکھا ہے) یہ لوگ

لَمۡ يَكُوۡنُوۡا مُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ اللہ کے قانونِ مکافات سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے

وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اور نہ اللہ کے قانون کے سوا انکا کوئی

مِنۡ اَوۡلِيَآءَ ۘ ولی یا کار ساز ہو سکتا ہے

يُضٰعَفُ لَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ ان کی سزا میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے

مَا كَانُوۡا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ السَّمۡعَ ان لوگوں میں حق بات سننے کی تاب ہی نہیں رہتی

وَمَا كَانُوۡا يُبۡصِرُوۡنَ ۞ اور نہ یہ عقل و بصیرت سے ہی کام لیتے ہیں

اُولٰۤٮِٕكَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپکو سخت خسارے میں ڈال دیا

وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَفۡتَرُوۡنَ ۞ (انہیں کچھ مفادِ عاجلہ تو حاصل ہو جائینگے) لیکن

لَا جَرَمَ اَنَّهُمۡ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ آخرت یا مستقبل میں

فِى الۡاٰخِرَةِ هُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ ۞ ۱۱/۱۸-۲۲ سب سے زیادہ خسارہ میں رہیں گے۔

جن کے تمام اعمال ضائع چلے جاتے ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

وَمَنۡ يَّرۡتَدِدۡ مِنۡكُمۡ دیکھو تم میں سے جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے

عَنۡ دِيۡنِهٖ دین سے منہ پھیر کر اپنے خود ساختہ مذہب کی طرف رخ کر لینگے

فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ	اور پھر زندگی بھر اسی کافرانہ روش پر چلتے رہیں گے
فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ	تو ان کے تمام اعمال ضائع چلے جائیں گے
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ	دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی
وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ	وہ اہلِ جہنم ہیں
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ ۲/۲۱۷	جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

****

موت وحیات

حیات

مادہ : ح ی ی

حَیَّ ۔ یَحۡیٰی ۔ وہ زندہ رہا۔ یا زندہ ہوا۔ حَیَاۃٌ زندگی۔ اَحۡیَاہُ ۔ اس نے اسے زندہ کیا۔

اِحۡیَاءُ زندگی بخشنا ۔ تَحَیَّامِنۡہُ ۔ وہ اس سے سمٹا سکڑا۔ علم الحیات کے ماہرین کہتے ہیں کہ زندگی کی ایک علامت سکڑنا ہے ۔ آپ کسی جاندار چیز مثلاً کیڑے وغیرہ کو چھیڑیے تو اس کا پہلا رد عمل یہ ہو گا کہ وہ اپنے آپ کو سکیڑ لے گا سمٹ جائے گا اس کا یہ سمٹنا درحقیقت اس کے جذبہ تحفظ خویش کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اسی سے عربوں نے اس مادہ سے سمٹنے اور سکڑنے کا مفہوم بھی لیا۔ یہیں سے حَیَاءُ (شرم) ہے کیونکہ حیاء کا مظاہرہ سمٹنے سے ہوتا ہے۔

زندگی کی ابتدا اس صفحۂ ارض پر کیسے ہوئی انسانی علم ابھی تک اس معمہ کو حل نہیں کر سکا۔ لیکن اس بات پر سائنسدان متفق ہیں کہ اس کی ابتدا بے جان مادہ سے ہوئی ۔ قرآن کریم انسانی تخلیق کی ابتدا طین (مٹی) سے قرار دیتا ہے تو اس سے یہی مراد ہے لیکن خود بے جان مادہ کیسے وجود میں آگیا یہ معمہ اس سے بھی مشکل تر ہے قرآن کریم اللہ کو فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اور بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ کہتا ہے فَاطِر اور بَدِیۡع اسے کہتے ہیں جو کسی شے کو پہلی بار عدم سے وجود

میں لائے بے جان مادہ کا خالق بھی وہی ہے اور مادہ سے زندگی کی نمود کرنے والا بھی وہی اس کے قانون حیات سے زندگی کی نمود ہوتی ہے اسی کے قانون کے مطابق زندگی موجود رہتی ہے اور اسی کے قانون کے مطابق انسان کی طبعی زندگی ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد کی زندگی کو قرآن کریم حیات آخرت سے تعبیر کرتا ہے۔

جہاں تک انسان کا تعلق ہے قرآن کریم اس کی محض طبعی زندگی کو حیات قرار نہیں دیتا۔ اس کے نزدیک حقیقی زندگی وہ ہے جو شرفِ انسانی لئے ہوئے ہو۔ جس میں انسان قوانینِ خداوندی کی روشنی میں علم و عقل سے کام لے کر اپنی ذات کی نشو ونما کرتا چلا جائے اور اَلْحَيَاةُ الدُّنُيَا سے مراد ہے۔ مفادِ عاجلہ، پیش پا افتادہ مفاد، فوری عیش و عشرت، محض قریبی فائدے، یعنی وہ زندگی جس میں مستقبل یا آخرت پر کوئی نگاہ نہ ہو۔

قرآن کریم قوموں کے عروج کے زمانہ کو ان کی حیٰوۃ سے تعبیر کرتا ہے اور ان کے زوال کو موت سے۔ اس موت میں قوم کے افراد طبعی طور پر تو زندہ ہوتے ہیں لیکن اجتماعی طور پر ان کا شمار دنیا کی زندہ قوموں میں نہیں ہوتا۔ اسے بھی اس قوم کی موت یا ہلاکت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

انسان کی اس دنیا کی طبعی زندگی یعنی اس کی عمر کی میعاد پہلے سے متعین نہیں۔ جو کوئی اللہ کے مقرر کردہ طبعی قوانین کے مطابق زندگی بسر کرے گا اسے صحت بھی ملے گی اور لمبی عمر بھی۔ جو ان قوانین کی خلاف ورزی کرے گا وہ بیماریوں کا شکار بھی ہوتا رہے گا اور اس کی عمر بھی کم ہو جائے گی بہر حال اس دنیا میں ابدی زندگی کسی کو نہیں مل سکتی۔

موت

مادہ : م و ت

موت دراصل حیات کی ضد ہے۔ مجازاً یہ سکون کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ ہر وہ چیز جس کی

جمود کی وجہ سے حرکت رُک جائے، مردہ ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ مَاتَتِ الرِّیۡحُ ۔ یعنی ہوا رُک گئی ساکن ہو گئی، مَاتَتِ النَّارُ۔ آگ بُجھ گئی۔ مَاتَتِ الۡخَمۡرُ ۔ شراب کا جوش جاتا رہا۔ نیند پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ چنانچہ مَاتَ الرَّجُلُ کے معنی ہیں وہ سو گیا۔

قرآن کریم میں موت و حیات کے الفاظ ان کے حقیقی معنوں میں بھی آتے ہیں اور مجازی معنوں میں بھی۔ وہ بنجر زمین کو زمین مُردہ کہتا ہے اور جب اس میں روئیدگی کی نمود ہوتی ہے تو کہتا ہے کہ اللہ نے اسے حیات تازہ عطا کر دی وہ ایسے انسانوں کو جو عقل و فکر سے کام نہ لیں مردہ کہتا ہے۔ اسی طرح زوال پذیر اقوام کو مردہ قومیں قرار دیتا ہے۔ دوسری طرف جس انسان پر طبعی موت وارد ہو جاتی ہے اسے بھی مُردہ کہتا ہے اور اس کے بعد جب وہ دوبارہ زندہ ہو گا تو اسے اس کی حیاتِ نو یا اُخروی زندگی سے تعبیر کرتا ہے۔

قرآن کریم کی رو سے مرنے والوں کا اس دنیا والوں سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ نہ دنیا والوں کا مردوں کے ساتھ ہی کوئی تعلق ہو سکتا ہے لہٰذا یہ جو ہم مُردوں سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں یا ان سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری بات پہنچا دیں۔ یہ سب ہمارے اپنے پیدا کردہ اعتقادات ہیں جن کا نہ حقیقت سے کوئی تعلق ہے نہ قرآن سے کوئی واسطہ۔ اسی طرح مردوں کو ایصال ثواب کا عقیدہ بھی غیر قرآنی ہے۔

قرآن کریم کی رو سے قبر کی کوئی حقیقت نہیں۔ اس میں تو محض انسان کے جسم مردہ کو دفن کیا جاتا ہے تاکہ اس سے باہر کی فضا مُتَعَفَّن نہ ہو۔ قبر کے اندر کسی عذاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جس جسم کو دفن کیا جاتا ہے اس میں احساس و شعور ہی نہیں ہوتا اور انسان کو حیات نو اُخروی زندگی میں ملتی ہے نہ کہ قبر میں۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ مردے قبروں سے اٹھیں گے تو یہ بات سمجھانے کا تشبیہی انداز

قرآن کریم کی رو سے موت کے بعد کوئی فرد اس دنیا میں واپس نہیں آسکتا انسان کے لئے عمل یا کام کرنے کا صرف اسی دنیا میں موقع ہے۔ اس زندگی کے اعمال کے مطابق اس کی اُخروی زندگی متشکل ہوگی اچھی بھی اور بری بھی۔ دوبارہ یہاں آنے کا موقع نہیں دیا جاتا لہٰذا تناسخ کا عقیدہ باطل ہے۔

قرآن کریم کی رو سے طبعی کائنات کا سلسلہ لامتناہی نہیں۔ یہ ایک مدت تک کے لئے قائم رہے گا لہٰذا کُرۂ ارض پر رہنے والے انسانوں کا سلسلہ بھی لامتناہی نہیں۔ افراد طبعی موت کے بعد دنیا سے چلے جاتے ہیں اور جب کائنات کا سلسلہ ہی درہم برہم ہو جائے گا تو اس کے بعد اس پر انسان کے لئے رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا اس اعتبار سے قرآن کریم نے انسان کے لئے کُرۂ ارض کو مستقر قرار دیا ہے۔ یعنی ''ٹھہرنے کا مقام'' اور اس کے بعد کی دنیا کو مستودع کہا ہے۔ یعنی ''جس کے سپرد کسی کو کر دیا جائے''

برزخ

مادہ : ب ر ز خ

بَرْزَخٌ۔ دو چیزوں کے درمیان روک یا حد کو کہتے ہیں سورۂ فرقان میں ہے کہ بعض مقامات پر مختلف ذائقوں کے پانی اکٹھے بہتے رہتے ہیں ایک نہایت شیریں، دوسرا بے حد کڑوا۔ لیکن اس اختلاط کے باوجود ان دونوں کے درمیان ایک آڑ یا روک (برزخ) رہتی ہے۔ جو انہیں آپس میں ملنے نہیں دیتی۔ ۲۵/۵۳ سورۂ رحمٰن میں بھی اسی مضمون کو دہرایا گیا ہے۔ ۲۰-۵۵/۱۹

سورۂ مومنون میں ہے کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے پروردگار اگر مجھے واپس لوٹا دیا جائے تو ضرور عمل صالح کروں۔ قرآن کہتا ہے کہ مرنے کے بعد کوئی واپس نہیں آسکتا ان کے پیچھے ایک روک (برزخ) ہے۔ یوم بعث تک۔ ۲۳/۱۰۰ ان مقامات کے سوا یہ لفظ قرآن میں اور کہیں نہیں آتا۔

ہمارے ہاں عام تصور یہ ہے کہ انسان کی طبعی موت اور اُخروی زندگی کے درمیان ایک عبوری دور ہوتا ہے جسے برزخ کہتے ہیں۔ اس سے موت اور زندگی کے بین بین کی حالت مراد لی جاتی ہے۔ جس میں انسانی شعور ایک طرح سے خوابیدہ حالت میں رہتا ہے اس کے بعد جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اسے حیات اخروی کہتے ہیں۔

اَجل

مادہ: ا ج ل

اَلْاَجَلُ ۔ کسی بات کی مدت مقرر کرنا۔ التَّاْجِیْلُ مدت کا تعین کرنا۔ مُؤَجَّلٌ ۔ وہ جس کے لئے مدت مقرر کی گئی ہو۔ تَاَجَّلَ اس نے تاخیر کی۔ اَجِلَ اَجَلًا ۔ وہ پیچھے ہوا۔ مؤخر ہوا۔ عورت کی عدت کی میعاد کو بھی اَجَلٌ" کہا گیا ہے۔ ۲/۲۳۱

ہمارے ہاں اجل کا لفظ موت کے لئے بولا جاتا ہے۔ مثلاً فلاں کی اجل آگئی لیکن قرآن کریم میں یہ لفظ موت کے معنوں میں نہیں آیا۔ قانونِ مکافات کی رو سے عمل اور اس کے نتیجہ کے محسوس طریق پر سامنے آنے میں ایک وقفہ ہوتا ہے۔ اسے بھی اجل کہا گیا ہے۔ چونکہ اس وقفہ کے ختم ہو جانے پر اس عمل کا نتیجہ سامنے آجاتا ہے لہٰذا اسے بھی "اللہ کی اجل" یعنی اللہ کا فیصلہ کہہ کر پکارا گیا ہے یعنی اللہ کا وہ فیصلہ جو اس کے قانونِ مکافات کی رو سے معینّہ مدت کے بعد مشہود طور پر سامنے آیا ہے۔

موت کے متعلق سورۂ آل عمران میں ہے کہ یہ اللہ کے قانون کے مطابق وارد ہوتی ہے اور یہی قانون اس کے لئے مدت مقرر کرتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۳/۱۴۵

"کوئی ذی حیات اللہ کے قانون کے بغیر نہیں مرتا اور یہی قانون اسکی عمر کی مدت کا تعین کرتا ہے"

یہ قانون، قانون طبعی ہے جس کے مطابق (مثلاً صحت خراب کر لینے سے) عمر کم ہو جاتی ہے۔ اور صحت کا خیال رکھنے اور ہلاکتوں سے بچنے سے عمر بڑھ جاتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ ۷/۳۴ ہر قوم کیلئے عروج و ترقی کی ایک مدت ہوتی ہے" لیکن یہ اَجَلٌ (مدت) ایک قانون کے مطابق مقرر ہوتی ہے۔ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ ○ ۱۳/۳۸ "ہر مدت کیلئے ایک قانون ہے" اور وہ قانون یہ ہے کہ مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡکُثُ فِی الۡاَرۡضِ ط ۱۳/۱۷ "دنیا میں بقا اس چیز کو حاصل ہوتی ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے نفع بخش ہو"

یعنی جو قوم جس قدر نوعِ انسان کے لئے منفعت بخش کام کریگی اس قدر اسے بقا نصیب ہو گی۔

قرآن کریم نے اقوامِ عالم کے استخلاف کے متعلق تفصیلی پروگرام دیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہاں قوموں کا عروج و زوال محض اتفاقیہ نہیں ہو جاتا۔ بلکہ ایک محکم قانون کے مطابق ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہر عمل کا نتیجہ تو اسی وقت مرتب ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن وہ محسوس شکل میں ایک مدتِ معینہ کے بعد سامنے آتا ہے عمل اور اس کے نتیجہ کے اس طرح محسوس شکل میں سامنے آنے کے درمیانی وقفہ کو بھی اجل سے تعبیر کیا جاتا ہے اسے مہلت کا وقفہ بھی کہا جائے گا۔ یہ وقفہ بھی قانونِ خداوندی کے مطابق متعین ہوتا ہے۔ جیسے بیج کے درخت بننے تک کی مدت۔

ہر قوم کے متعلق دیکھا جاتا ہے کہ وہ برسر اقتدار آکر کس قسم کا نظام قائم کرتی ہے اور کس قسم کے کام کرتی ہے۔ لہٰذا اسی کے مطابق اس کے عروج و اقتدار کی مدت کا تعین ہوتا ہے۔

○

تم زندگی سے محروم تھے اللہ نے تمہیں زندگی دی

وَکُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡیَاکُمۡ ج	تم زندگی سے محروم تھے اللہ نے تمہیں زندگی دی
ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡکُمۡ	پھر وہ تمہیں موت دے گا اور پھر دوبارہ زندگی عطا کرے گا
ثُمَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ○ ۲/۲۸	پھر اس کے سامنے تم نے حساب کتاب کے لئے پیش ہونا ہے۔

زندگی کی ابتدا بے جان مادہ سے ہوئی

ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ	اللہ نے تمہاری تخلیق کی ابتدا بے جان مادہ سے کی

ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ — پھر تمہاری طبعی زندگی کے لئے ایک میعاد ٹھہرا دی

وَاَجَلٌ مُّسَمًّى — اسکے علاوہ ایک اور میعادِ اقوام کی حیات و موت کے متعلق ہوتی

عِنۡدَهٗ ۶/۲ — ہے جو اللہ کے قانون کے مطابق مقرر ہوتی ہے۔

زندگی کی نمود پانی سے ہوئی

وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ — اور ہم نے پانی سے پیدا کیا

كُلَّ شَىۡءٍ حَىٍّ ؕ ۲۱/۳۰ — ہر زندہ چیز کو۔

زندگی موت اور پھر دوبارہ زندگی

اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ رَزَقَكُمۡ — اللہ ہی ہے جس نے تمہاری تخلیق کی اور تمہیں سامانِ زیست دیا

ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ — اس کے بعد تمہیں موت بھی اسی کے قانون کے مطابق آئے گی

ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ؕ ۳۰/۴۰ — اور پھر دوبارہ زندگی بھی اسی کے قانون کے مطابق ملے گی

اللہ نے زندگی اور موت کے متعلق پیمانے اور قانون مقرر کر دیئے ہیں

لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ — اس پوری کائنات پر اللہ ہی کی حکومت ہے

يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ۚ — اور اسی کے قانون کے مطابق زندگی اور موت ملتی ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۵۷/۲ — اور اس نے ہر چیز کے لئے پیمانے اور قانون مقرر کر دیئے ہیں۔

عمر کی کمی بیشی اللہ کے طبعی قوانین کے مطابق ہوتی ہے

وَمَا يُعَمَّرُ مِنۡ مُّعَمَّرٍ — نہ تو یونہی کسی کی عمر لمبی ہوتی ہے

وَّلَا یُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِہٖۤ — اور نہ یونہی کسی کی عمر میں کمی ہو سکتی ہے

اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ ؕ — یہ سب کچھ اللہ کے طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے

اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ۝ ۳۵/۱۱ — اور اللہ کے لئے ایسے قوانین بنانا بہت آسان ہے۔

ہر کسی کی عمر کا تعین اللہ کے طبعی قانون کے مطابق ہوتا ہے

وَمَا کَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ — کوئی ذی حیات مر نہیں سکتا

تَمُوۡتَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ — بغیر اللہ کے قانون کے

کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ ۳/۱۴۵ — اور یہی قانون ہر کسی کی عمر کی مدت کا تعین کرتا ہے۔

اکثر لوگ زندگی اور موت کے قانون کا علم نہیں رکھتے

قُلِ اللّٰہُ یُحۡیِیۡکُمۡ — کہو اللہ ہی کے قانون کے مطابق تمہیں زندگی ملتی ہے

ثُمَّ یُمِیۡتُکُمۡ — اور اسی کے قانون کے مطابق موت بھی

ثُمَّ یَجۡمَعُکُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ — اور پھر اسی کے قانون کے مطابق تم قیامت کے دن جمع کیے جاؤ گے

لَارَیۡبَ فِیۡہِ — ان معاملات میں ذرہ بھی شک و شبہ والی کوئی بات نہیں

وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ — لیکن اکثر لوگ

لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۴۵/۲۶ — ان باتوں کا علم نہیں رکھتے۔

زندگی اور موت کا اعلیٰ تصور

اَوَمَنۡ کَانَ مَیۡتًا — ایک شخص جو جہالت اور بے شعوری کی حالت میں مُردوں کیطرح تھا

فَاَحۡیَیۡنٰهُ وَجَعَلۡنَا لَهٗ نُوۡرًا ہم نے اسے علم و آگاہی کی ایسی نورانی قندیل دی کہ جسکے اجالے میں
یَّمۡشِیۡ بِهٖ فِی النَّاسِ وہ سفر زندگی طے کرنے لگا اور اس طرح زندوں میں شمار ہو گیا
کَمَنۡ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ کیا اسکے برابر وہ شخص ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں گھرا ہوا ہے اور ان
لَیۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡهَا ط ۶/۱۲۲ سے نکلنا بھی نہیں چاہتا یعنی اپنے خود ساختہ معتقدات و رسومات میں خوش ہے

نظامِ خداوندی انسان کو حقیقی زندگی دیتا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اے اہل ایمان
اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ تم ہمیشہ نظام خداوندی کی آواز پر لبیک کہو جب کہ وہ تمہیں
اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ ۸/۲۴ اس بات کیطرف دعوت دیتا ہے جو تمہیں زندگی دینے والی ہے۔

قرآنی رہنمائی ان کے لئے ہے جن میں شعوری زندگی کی کوئی رمق باقی ہو

وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ ہم نے اپنے رسولؐ کو شاعری نہیں سکھائی
وَمَا یَنۡۢبَغِیۡ لَهٗ ط اور نہ شاعری ایسی انقلابی شخصیت کے شایان شان ہی ہے
اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ وَّ قُرۡاٰنٌ مُّبِیۡنٌ ۙ﴿﴾ یہ تو قرآن کی صورت میں ایک واضح ضابطۂ حیات اور انقلاب انگیز
لِّیُنۡذِرَ پیغام ہے تاکہ غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دے
مَنۡ کَانَ حَیًّا ۳۶/۶۹-۷۰ ہر اس فرد کو جس میں زندگی کی رمق باقی ہے۔

ہر ذی حیات نے مرنا ہے

کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ط ۳/۱۸۵ ہر ذی حیات نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔

کوئی ذی حیات اپنی موت کے مقام سے آگاہ نہیں

وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ — کسی ذی حیات کو یہ معلوم نہیں کہ
بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ۳۱/۳۴ — اس کی موت کس جگہ واقع ہو گی۔

ملک الموت

قُلۡ یَتَوَفّٰکُمۡ — کہو تمہیں آہستہ آہستہ موت کی طرف لے جا رہی ہیں ہماری
مَّلَکُ الۡمَوۡتِ الَّذِیۡ وُکِّلَ بِکُمۡ ۳۲/۱۱ — وہ کائناتی قوتیں جن کے تابع تمہارا جسمانی نظام کار فرما ہے۔

موت دینے والے کارندے

اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ — تم میں سے کسی کی موت کا وقت جب آجاتا ہے
تَوَفَّتۡهُ رُسُلُنَا — تو ہمارے بھیجے ہوئے کارندے اسے موت دیتے ہیں
وَهُمۡ لَا یُفَرِّطُوۡنَ ۶/۶۱ — اور اپنے فرض کی انجام دہی میں ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔

موت، شعور کے ساقط ہو جانے کا نام ہے، زندگی کے ختم ہو جانے کا نہیں

وَهُوَ الَّذِیۡ یَتَوَفّٰکُمۡ — تمہارے شعور پر موت طاری رہتی ہے یعنی وہ ساقط ہو جاتا ہے
بِالَّیۡلِ — رات کے وقت نیند کی حالت میں،
یَعۡلَمُ مَا جَرَحۡتُمۡ بِالنَّهَارِ — اور دن میں جاگنے کی حالت میں جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ باخبر
ثُمَّ یَبۡعَثُکُمۡ فِیۡهِ — ہوتا ہے دوسرے دن پھر یہی کچھ ہوتا ہے اور اسطرح وقت
لِیُقۡضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّی ج — گزرتا جاتا ہے تاکہ تمہارے اعمال کے نتائج کے ظہور کی مدت

ثُمَّ اِلَیۡهِ مَرۡجِعُکُمۡ ثُمَّ یُنَبِّئُکُمۡ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۶/۶۰

پوری ہو جائے اس دوران میں تمہارا ہر قدم اللہ کے قانون مکافات کی طرف اٹھ رہا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ وقت آجاتا ہے جب تمہارے اعمال کے نتائج محسوس شکل میں تمہارے سامنے آجاتے ہیں۔

نیند کیطرح موت سے بھی انسانی شعور معطل ہوتا ہے انسان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا

اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الۡاَنۡفُسَ حِیۡنَ مَوۡتِهَا وَالَّتِیۡ لَمۡ تَمُتۡ فِیۡ مَنَامِهَا ۚ فَیُمۡسِكُ الَّتِیۡ قَضٰی عَلَیۡهَا الۡمَوۡتَ وَیُرۡسِلُ الۡاُخۡرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝ ۳۹/۴۲

اللہ کے قانون کے مطابق انسانی شعور معطل ہو جاتا ہے نیند کی حالت میں اور موت کی صورت میں موت کی صورت میں یہ شعور واپس اپنے طبعی جسم میں نہیں جاتا لیکن نیند سے بیداری کے بعد ایک مدتِ معینہ کیلئے واپس چلا جاتا ہے ان حقائق میں واضح نشانیاں موجود ہیں ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر سے کام لے کر حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حقیقی زندگی جسم کی موت سے ختم نہیں ہوتی بلکہ آخرت تک رہتی ہے

وَمَا هٰذِهِ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِیَ الۡحَیَوَانُ ۘ لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ۲۹/۶۴

دیکھو بلند مقاصد کے بغیر حیات دنیا محض سانس کی آمد و رفت کا نام ہے جس کی حیثیت کھیل تماشہ سے زیادہ نہیں حقیقی زندگی وہ ہے جو موت کیساتھ ختم نہیں ہو جاتی بلکہ آخرت تک ساتھ جاتی ہے موت سے تو محض حیوانی زندگی کا خاتمہ ہوتا ہے یعنی انسان کے طبعی جسم کا اگر تم علم کی روشنی میں جائزہ لو تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی

تسلسلِ حیات کا عقیدہ ہی حقیقت ثابتہ ہے

وَقَالُوٓا اِنْ هِیَ اِلَّاحَیَاتُنَا الدُّنْیَا	یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ زندگی جو کچھ ہے بس اسی دنیا کی زندگی ہے
وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِیْنَ ٥	لہٰذا جسم کی موت کے بعد یہ سلسلہ یہاں ہی ختم ہو جائیگا
وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ وُقِفُوْا	اگر تم اس وقت کا تصور کر سکو جب یہ ظہور نتائج کے وقت
عَلٰی رَبِّهِمْ	اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے
قَالَ اَلَیْسَ هٰذَا	اور ان سے پوچھا جائیگا کہ کیا تسلسلِ حیات کا عقیدہ
بِالْحَقِّ	حقیقت ثابتہ ہے یا نہیں ؟
قَالُوْا بَلٰی	اس وقت انکے پاس اس کے سوا چارہ نہ ہوگا کہ کہیں
وَرَبِّنَا	کہ پروردگار یہ حقیقت ہی ہے
قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ	ان سے کہا جائے گا اب اعترافِ حقیقت سے کیا فائدہ
بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ۳۰-۶/۲۹	اب تم نظامِ خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرنے کے نتائج بھگتو

انسانی جسم کے ختم ہو جانے کا تسلسلِ حیات پر کوئی اثر نہیں پڑتا

ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا	وہ کہتے ہیں کہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب ہم مر جائیں
تُرَابًا وَّعِظَامًا	ہمارا گوشت پوست مٹی ہو جائے اور صرف ہڈیاں باقی رہ
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ	جائیں تو اس کے بعد ہم پھر زندہ کئے جائیں
اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ	اور ہمارے آباؤ اجداد بھی جنہیں مرے ہوئے صدیاں گذر گئیں
قُلْ نَعَمْ ۱۸-۳۷/۱۶	ان سے کہو، ہاں بالکل ایسے ہی ہوگا۔

آخرت کی زندگی میں موت نہیں

لَایَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ	انسان کیلئے آخرت کی زندگی میں موت نہیں ہوگی
اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی ج ۴۴/۵۶	دنیاوی زندگی میں جو موت آچکی، سو آچکی۔

برزخ

اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ	جب موت کسی کے سر پر آپہنچتی ہے تو وہ
قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لا	خواہش کرتا ہے کہ پروردگار مجھے ایک مرتبہ پھر دنیا میں موقع
لَعَلِّیْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا	دیجئے تاکہ میں ان مواقع سے فائدہ اٹھاکر اچھے کام کرسکوں
فِیْمَا تَرَكْتُ	جن مواقع کو میں گذشتہ زندگی میں کھو آیا ہوں
كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ط	جواب ملتا ہے اب یہ باتیں بیکار ہیں اب ایسا نہیں ہوسکتا
وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ	چنانچہ انکے اور پچھلی زندگی کے درمیان ایک آڑ (برزخ) حائل
اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ ۲۳/۹۹-۱۰۰	ہوجاتی ہے دوسری زندگی کے دن تک۔

اَجل

وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا	اور اللہ کسی کو مزید مہلت نہیں دیتا
اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ط ۶۳/۱۱	جب کہ اس کی مدتِ مہلت (اجل) پوری ہو چکی ہو۔

قوموں کی اجل

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ج	ہر قوم کے اعمال کا نتیجہ نکلنے کی ایک میعاد ہوتی ہے
فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ	اور جب وہ میعاد پوری ہو جاتی ہے اور نتیجہ نکلنے کا وقت آجاتا

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً ہے تو پھر اس میں نہ تو ایک ثانیہ کی دیر کی جا سکتی ہے
وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ ۷/۳۴ اور نہ اُسے جلدی ہی لایا جا سکتا ہے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

رُوح

مادہ : ر و ح

رَاحٌ ، رَوْحٌ ، رُوْحٌ ، رِیْحٌ ۔ سب ایک ہی مادہ کے الفاظ ہیں اور انہی سے راحَةٌ ، رَوْحَةٌ ، اِسْتِرَاحَةٌ ، تَرْوِیْحَةٌ اور رَیْحَانٌ وغیرہ الفاظ آتے ہیں۔ رَاحَ کے بنیادی معنی ہیں ہوا کا چلنا، ہوا کا آنا، ہوا کا محسوس کرنا، چونکہ ہوا انبساطِ زندگی، حرکت اور قوت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اس لئے اس مادہ سے بننے والی مختلف شکلوں میں یہ تمام مفہوم مضمر ہو گئے۔

روح کا لفظ جن معنوں میں ہمارے ہاں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ان معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ زندگی کے ابتدائی مراحل میں حیوان اور انسان میں کوئی فرق نہیں لیکن اس سے اگلے مرحلہ میں اللہ نے اس میں ''اپنی روح'' پھونک دی جس سے یہ صاحبِ اختیار وارادہ انسان بن گیا۔

یہ ''روحِ خداوندی'' الوہیاتی توانائی ہے جس کی نمود انسانی ذات کی شکل میں ہوتی ہے اور جو انسانی جسم کی موت کے ساتھ فنا نہیں ہو جاتی بلکہ آگے بھی چلتی ہے یہ توانائی یا انسانی ذات ہر انسان کو یکساں طور پر ملی ہے۔ اس کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ انسان اسے کس حد تک نشو و نما دیتا ہے ''روحانیت'' سے یہی مراد ہے اور یہ نشو و نما قوانینِ خداوندی کی پیروی سے ہوتی ہے۔

قرآن حکیم میں لفظ اَلرُّوْحُ ۔ وَحیٔ خداوندی اور خود قرآن کے لئے بھی آیا ہے نیز وحی لے کر آنے والے جبریلؑ کو۔ رُوْحُ الْقُدُسْ اور رُوْحُ الْاَمِیْن کہا گیا ہے۔ ہم چونکہ وحی کی کنہ و

حقیقت کو نہیں جان سکتے لہٰذا جبریلؑ کی حقیقت سے بھی آشنا نہیں ہو سکتے۔

○

روح پھونکنے کی وضاحت

وَبَدَاَخَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ انسان کی ابتدائی تخلیق بے جان مادہ سے ہوئی
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ پھر مختلف مراحل کے بعد اس کی افزائشِ نسل
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ بذریعہ تولید ہونے لگی
ثُمَّ سَوّٰىهُ پھر اس میں ہر لحاظ سے توازن و تناسب قائم کیا گیا
وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ اور اس کے اندر اپنی الوہیاتی توانائی (روح) پھونک کر
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ اسے ایسی شخصیت بنا دیا گیا جو سننے، دیکھنے اور سوچنے
وَالْاَفْئِدَةَ ؕ سمجھنے یعنی علم بالحواس کی صلاحیت رکھتا ہے بہر حال یہ دوسری
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ ۹۔۳۲/۷ بات ہے کہ وہ ان صلاحیتوں کا صحیح استعمال کم ہی کرتا ہے

جس چیز نے انسان کو مسجودِ ملائکہ بنا دیا

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ تمہارے پروردگار نے جب کائناتی قوتوں سے کہا
اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا ہم انسانی تخلیق کی ابتدا کرنے لگے ہیں ریت کی
مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ آمیزش والے سیاہ کیچڑ میں سے اور جب ایسا ہو کہ زندگی کے
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ مختلف مراحل طے کرنے کے بعد ان میں تناسب پیدا ہو جائے
وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ اور ہم اس کے اندر اختیار اور سوچ سمجھ سے مزین ذات ڈال دیں
فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ ۲۹۔۱۵/۲۸ تو تم سب اس کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا سر بسجود ہو جانا۔

• روح وحی کے معنوں میں

یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِہٖ	• اللہ اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے (الرُّوحَ)
عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ	اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے
لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ۝ ۴۰/۱۵	تاکہ وہ لوگوں کو یومِ مکافاتِ عمل سے آگاہ کر دے۔

روح قرآن کے معنوں میں

وَکَذٰلِكَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ	اور اسطرح ہم نے وحی کیا تمہاری
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط ۴۲/۵۲	طرف قرآن اپنے عالم امر سے (رُوحًا)۔

جبریلؑ کو روح القدس کہا گیا

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ	کہو قرآن کو روح القدس لے کر اُترا ہے
مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ۱۶/۱۰۲	تمہارے پروردگار کی جانب سے حق کے ساتھ۔

جبریلؑ کو روح الامین کہا گیا

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝	قرآن رب العالمین کی جانب سے نازل کیا گیا ہے
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ۝	یہ روح الامین کے ذریعے نازل ہوا
عَلٰی قَلْبِكَ ۱۹۴۔ ۲۶/۱۹۲	تمہارے قلب پر۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

نَفُسٌ ۔ انسانی ذات یا روح

مادہ : ن ف س

نَفُسٌ کے بہت سے معنی ہیں منجملہ ان کے یہ لفظ انسانی شخصیت کے ظاہری اور باطنی پہلوؤں کے مجموعہ پر بولا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں نَفُسٌ اس شے کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جسے انسانی ذات یا روح کہتے ہیں اور جس کا مفہوم وضاحت طلب ہے۔

قرآن کی رو سے انسانی زندگی صرف اس کے جسم کی زندگی نہیں جسم کے علاوہ انسان میں ایک اور ''شے'' بھی ہے جسے اس کی ذات یا نفس کہتے ہیں۔ یہ طبعی قوانین کے تحت نہیں ہوتی۔ نہ جسم کی موت سے ہی اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ طبعی موت صرف انسانی جسم کے لئے ہے۔ انسانی ذات یا نفس کے لئے طبعی موت نہیں اگر اس کی مناسب نشو و نما کی جائے تو انسان کی دنیاوی زندگی بھی خوشگوار و شاداب ہوتی ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی انسانی ذات مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ لیکن جس ذات کی نشو و نما نہیں ہوتی وہ آگے بڑھنے سے رُک جاتی ہے یہ جہنم یا جحیم کی زندگی ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

انسانی ذات کی نشو و نما ان قوانین کی رو سے ہوتی ہے جو اللہ کی طرف سے حضراتِ انبیاء کرامؑ کی وساطت سے بذریعہ وحی ملتے رہے اور اب جو صرف قرآن حکیم کے اندر اپنی اصل حالت میں محفوظ و موجود ہیں۔ ان قوانین کے اتباع سے ہی انسانی ذات یا روح کی نشو و نما ہو سکتی ہے۔

یوں تو انسانی ذات کی نشو و نما کے لئے پورے کے پورے ضابطۂ قرآنی کی اتباع ضروری ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اس بات میں ایک بنیادی نکتہ بیان کیا ہے جو بڑااہم ہے یعنی کہ

''انسانی جسم کی پرورش تو ہر اس شے سے ہوتی ہے جسے وہ خود استعمال کرتا ہے لیکن انسانی ذات یاروح کی نشو و نما ہر اس چیز سے ہوتی ہے جسے وہ دوسروں کی پرورش کے لئے دیتا ہے۔''

قرآن نے نفس انسانی پر غور و فکر کرنے کی دعوت دی ہے موجودہ دور میں علم نفسیات اسی کی طرف ایک قدم ہے اگر یہ علم صحیح سمت میں آگے بڑھتا رہا تو آخر کار وحی کے علم سے ہم آہنگ ہو سکتا ہے۔

انسانی ذات امکانی شکل میں ہر انسانی بچہ کو پیدائش کے ساتھ یکساں طور پر ملتی ہے۔ للہٰذا اس کی بنا پر ہر فرزند آدم محض انسان ہونے کی جہت سے واجب التکریم ہے۔ ذات کی تکریم کے معنی یہ ہیں کہ انسان سوائے قوانینِ خداوندی کے اور کسی شے کے آگے نہ جھکے نہ ایک انسان دوسرے انسان کے آگے اور نہ کسی اور قوت کے آگے۔ اختیار و ارادہ انسانی ذات کی بنیادی خصوصیت ہے۔ للہٰذا انسان کے اختیار و ارادہ کو سلب کر لینا اور اس سے اپنے فیصلے منوانا اسے شرفِ انسانیت سے محروم کر دیتا ہے۔ قرآن کی رو سے انسان کے لئے اطاعت صرف اللہ کے قوانین کی ہو سکتی ہے۔

قرآنی معاشرہ اس قسم کی فضا پیدا کرتا ہے جس میں کوئی کسی کا محکوم نہیں ہوتا۔ للہٰذا انسانی ذات یاروح کی وسعتیں حدود فراموش ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اس سے انسان کو اس دنیا میں بھی جنتی زندگی حاصل ہو جاتی ہے اور آخرت میں بھی جنتی زندگی۔

ـــــــ ۞ ـــــــ

انسانی ذات یاروح سے متعلق وضاحت

اَلَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَهٗ اللہ کی ہر تخلیق میں بہترین حسن و توازن ہوتا ہے

وَبَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۚ اسی طرح ہم نے انسانی تخلیق کی ابتدا بے جان مادہ سے کی

ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ پھر مختلف مراحل کے بعد اس کی افزائش نسل

مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ۚ بذریعہ تولید ہونے لگی

ثُمَّ سَوّٰہُ — پھر کئی اور مراحل میں اسکے اندر بہترین تناسب و توازن پیدا کیا گیا

وَنَفَخَ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِہٖ — اور پھر ہم نے اسکے اندر اختیار وارادہ سے مزیّن ذات ڈال دی

وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ — اور اس طرح اسے ایسی شخصیت بنا دیا گیا جو سننے دیکھنے

وَلۡاَفۡئِدَۃَ ؕ ۹۔۳۲/۷ — اور سوچنے و سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

انسانی ذات میں انتشار واستحکام کی صلاحیت

وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰھَا ۪ۙ فَاَلۡھَمَھَا — انسانی ذات کو متوازن بنایا گیا پھر اسکے اندر ایسی صلاحیت رکھدی

فُجُوۡرَھَا — گئی کہ چاہے تو غلط روش پر چل کر اپنے اندر انتشار پیدا کر لے

وَتَقۡوٰھَا ۪ۙ ۸۔۹۱/۷ — اور چاہے تو اس انتشار سے محفوظ رہ کر مستحکم سے مستحکم تر ہوتی جائے

نفس پر اچھے اور بُرے اثرات

اِنۡ اَحۡسَنۡتُمۡ — اگر تم نے دوسروں کی کمیاں پوری کر کے حسن و توازن قائم کیا

اَحۡسَنۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ ۟ قف — تو اس سے تمہاری اپنی ذات یا روح میں حسن و توازن پیدا ہو جاتا

وَاِنۡ اَسَاۡتُمۡ — ہے اور اگر تم نے معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کیں

فَلَھَا ؕ ۱۷/۷ — تو اس سے تمہاری اپنی ذات یا روح میں ناہمواری پیدا ہو جائیگی۔

اصلاحِ نفس کا ذریعہ

وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا — جو لوگ اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے

فَلِاَنۡفُسِھِمۡ یَمۡھَدُوۡنَ ۙ ۳۰/۴۴ — تو اس سے ان کے اپنے نفس کی بھی اصلاح ہو جائے گی۔

استحکامِ ذات کے ذرائع

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ	دیکھو نظامِ خداوندی قائم کرو اور اس کے ذریعہ سے
وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ	نوعِ انسانی کی پرورش اور نشو و نما کا انتظام کرتے رہو
وَمَا تُقَدِّمُوۡا لِاَنۡفُسِکُمۡ مِّنۡ خَیۡرٍ	اسطرح سے جو خیر تم اپنے نفس کے لئے آگے بھیجو گے
تَجِدُوۡہُ عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ	اللہ کے قانون مکافات کے مطابق اسے اپنے سامنے پاؤ گے یاد رکھو

اِنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۝ ۲/۱۱۰ جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب اللہ کے قانونِ مکافات کی نظر میں ہوتا ہے

تم اپنا مال قیامِ نظامِ خداوندی کیلئے وقف کر دو

اِنَّمَاۤ اَمۡوَالُکُمۡ وَاَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ ؕ	دیکھو تم مال اور اولاد کی محبت میں پھنس کر فتنہ میں مبتلا ہو
وَاللّٰہُ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝	جاؤ گے تمہارے لئے اللہ کے نظام میں ہی سب سے بڑا اجر ہے
فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ	لہٰذا استطاعت بھر اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
وَاسۡمَعُوۡا وَاَطِیۡعُوۡا	انہیں غور سے سنو۔ اور ان کی اطاعت کرو
وَاَنۡفِقُوۡا	اور اپنا مال، قیام نظام خداوندی کے لئے وقف کر دو
خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ	تمہاری ذات کی بہتری اور خیر اسی میں ہے
وَمَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ	یاد رکھو جو لوگ اپنے نفس کو بخل، حرص اور خود غرضی سے بچا لیتے

فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ ۱۶-۶۴/۱۵ ہیں تو وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

استحکامِ ذات کی مثال

وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمُ جو لوگ اپنی محنت کی کمائی کو وقف کر دیتے ہیں کہ

ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ	اسے اللہ کے قوانین کے مطابق خرچ کیا جائے اور اسکے
وَتَثۡبِيۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ	ذریعہ سے انسانی معاشرہ اور انکی ذات کو استحکام حاصل ہو
كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبۡوَةٍ	تو اس کی مثال اس باغ کی سی ہے جو اونچے مقام پر واقع ہو

اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُكُلَهَا ضِعۡفَيۡنِ ۚ اس پر اگر بارش پڑ جائے تو دگنا پھل دے اور بارش نہ بھی

فَاِنۡ لَّمۡ يُصِبۡهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ ہو تو ہلکی پھوار یا شبنم ہی اسکی شادابی کیلئے کافی ہو یاد رکھو

وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝ ۲/۲۶۵ تمہارے تمام کام اللہ کے قانون مکافات کی نظر میں ہوتے ہیں۔

اللہ کے دیئے ہوئے ضابطۂ حیات کے اثرات نفسِ انسانی پر

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ تمام نوعِ انسان سے پکار کر کہہ دو کہ تمہارے پروردگار کی

قَدۡ جَآءَكُمُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ ۚ جانب سے حق پر مبنی ضابطۂ حیات آ گیا ہے

فَمَنِ اهۡتَدٰى	اب جس نے اس سے رہنمائی حاصل کی
فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ ۚ	تو اس رہنمائی کا فائدہ خود اس کی ذات یا روح کو پہنچے گا
وَمَنۡ ضَلَّ	اور جس نے گمراہی اختیار کی تو اس گمراہی کے
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ ۱۰/۱۰۸	اثرات بھی اسی کی ذات یا روح پر مرتب ہونگے۔

اللہ کے دیئے ہوئے ضابطۂ حیات سے نفس انسانی کی اصلاح

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ	ہم نے حق پر مبنی یہ ضابطۂ حیات نازل کر دیا ہے
لِلنَّاسِ بِالۡحَقِّ ۚ فَمَنِ	پوری نوعِ انسان کیلئے اب جو کوئی اس سے رہنمائی حاصل کریگا
اهۡتَدٰى فَلِنَفۡسِهٖ ۚ ۳۹/۴۱	تو اس کا فائدہ اسکی اپنی ذات کو ہوگا۔

انسانی ذات کا فائدہ اور نقصان

قَدْ جَآءَ کُمْ بَصَآئِرُ	دیکھو تمہاری طرف علم وبصیرت پر مبنی قوانین آگئے
مِّنْ رَّبِّکُمْ ج	تمہارے پروردگار کی جانب سے
فَمَنْ اَبْصَرَ	سواب جس نے ان کی طرف سے آنکھیں کھلی رکھیں
فَلِنَفْسِہٖ ج	تو اس کا فائدہ اس کی اپنی ذات کو ہوگا
وَمَنْ عَمِیَ	اور جس نے ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں
فَعَلَیْھَا ط ۶/۱۰۴	تو اس کا نقصان بھی اسی کی ذات کو پہنچے گا۔

انسانی ذات میں وسعتیں

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا	دیکھو اللہ کے احکام و قوانین کی اطاعت اسلئے کرائی جاتی ہے
اِلَّا وُسْعَھَا ط	کہ انسانی ذات میں وسعتیں پیدا ہوں جس نے
لَھَا مَا کَسَبَتْ	تعمیر ذات کے کام کئے اسکا فائدہ اسکی ذات کو ہوگااور جس نے
وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ ط ۲/۲۸۶	تخریب ذات کے کام کئے، اسکا نقصان بھی اسکی ذات کو ہوگا۔

فطرت کی بخشائشوں کے صحیح اور غلط استعمال کا اثر انسانی ذات پر پڑتا ہے

وَمَنْ شَکَرَ	دیکھو جو کوئی فطرت کی بخشائشوں کو صحیح مصرف میں لاتا ہے
فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ ج	تو اس کا فائدہ اس کی اپنی ذات کو ہوتا ہے اور جو کوئی
وَمَنْ کَفَرَ	انکا غلط استعمال کرتا ہے تو اسکا نقصان بھی اسی کی ذات کو ہوتا ہے

فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ ۝ ۲۷/۴۰ یاد رکھو اللہ کا تو ان باتوں سے کچھ سنورتا بگڑتا نہیں۔

انسانی ذات کا فائدہ اور نقصان انسان کے اپنے ہاتھ میں ہے

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ کہو میرا کام قرآن کے احکام و قوانین تمہارے سامنے پیش کر دینا
فَمَنِ اهْتَدٰى ہے اب جو کوئی اس سے رہنمائی حاصل کرے گا
فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ تو اس کا فائدہ اس کی اپنی ذات کو ہو گا اور جو کوئی
وَمَنْ ضَلَّ غلط راستہ اختیار کریگا تو اسکا نقصان بھی اسکی ذات کو ہو گا
فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ ۲۷/۹۲ میرا کام تو آگاہ کر دینا ہے۔

قوانینِ خداوندی سے بغاوت اپنی ذات کا نقصان کرنا ہے

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ اے نوعِ انسان اگر تم قوانینِ خداوندی سے بغاوت کرو گے
عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ ۱۰/۲۳ تو اس کا نقصان تمہاری ذات کو ہو گا۔

دوسروں کو دینا اپنی ذات کی خیر کا موجب ہوتا ہے

وَاَنْفِقُوْا اور اپنا مال دوسروں کی پرورش اور نشو و نما کے لئے دے دو
خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ یہی روش تمہاری ذات کے لئے خیر کا موجب ہو گی
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ دیکھو جس نے اپنے نفس کو تنگ نظری اور لالچ سے بچا لیا
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ۶۴/۱۶ تو یہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران ہونے والے ہیں۔

دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرنا اپنی ذات کو فائدہ پہنچانا ہے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ دیکھو جو کچھ تم دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرو گے

خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ ۲/۲۷۲ وہ تمہاری اپنی ذات کے لئے خیر کا موجب ہو گا۔

دوسروں کی نشوو نما کرنیوالوں کی اپنی ذات کی نشوو نما ہو جاتی ہے

وَمَنْ تَزَکّٰی جو دوسروں کی نشوو نما کا انتظام کرتا ہے

فَاِنَّمَا یَتَزَکّٰی لِنَفْسِہٖ ؕ ۳۵/۱۸ تو اس سے اس کی اپنی ذات یا روح کی نشوو نما ہو جاتی ہے۔

اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دینا ہی فلاح کا راستہ ہے

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ یہ لوگ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں

وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ ؕ۟ خود خواہ تنگی میں ہوں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ

وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ جس نے اپنے نفس کو تنگ دلی اور خود غرضی سے بچا لیا

فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ۵۹/۹ تو یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

ذات کی اصلاح اور بگاڑ کے اسباب

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کوئی اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتا ہے

فَلِنَفْسِہٖ تو اس سے اس کی اپنی ذات کی اصلاح ہو جاتی ہے

وَمَنْ اَسَآءَ اور جو معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرتا ہے

فَعَلَیْھَا ؕ ۴۱/۴۶ تو اس سے اس کی اپنی ذات میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

جس نے اپنے آپ کو جذبات و خواہشات کی بیباکیوں سے بچایا

وَاَمَّا مَنْ خَافَ جس نے اس بات کا خوف رکھا کہ

مَقَامَ رَبِّہٖ ایک دن عدالتِ خداوندی میں کھڑے ہونا ہے
وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰیO اور اپنے آپ کو جذبات و خواہشات کی بیباکیوں سے بچایا
فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاْوٰیO ۷۹/۴۰-۴۱ تو یہ وہ ہے جس کا ٹھکانہ جنت ہو گا۔

نفس یا روح کی بھلائی

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ دیکھو جو کچھ تم آگے بھیجو گے اپنے نفس کی بھلائی کے لئے
تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرًا ۷۳/۲۰ تو اللہ کے ہاں اسے بہتر انداز میں موجود پاؤ گے۔

قوانینِ خداوندی کو پس پشت ڈالنے سے انسانی ذات ہی پسِ پشت چلی جاتی ہے

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ دیکھو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا
نَسُوا اللّٰہَ جنہوں نے قوانینِ خداوندی کو پسِ پشت ڈال دیا تو نتیجہ
فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ ط میں خود ان کی ذات ہی پس پشت چلی گئی اور وہ دمنِ خداوندی
اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ O ۵۹/۱۹ کی حدود سے نکل کر حیوانی سطح کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جن کی ذات یا روح کفر کا بوجھ لادے آگے جاتی ہے

فَلَا تُعْجِبْکَ اَمْوَالُھُمْ ان لوگوں کے پاس مال و دولت کی فراوانی اور انکے
وَلَآ اَوْلَادُھُمْ ط افرادِ خاندان کی کثرت پر تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہئے
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ تم دیکھو گے کہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے کسطرح یہ سب
لِیُعَذِّبَھُمْ بِھَا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کچھ ان کیلئے دنیاوی زندگی میں ہی وبال جان بن جاتا ہے

وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۹/۵۵ اور ان کی ذات کس طرح کفر کا بوجھ لادے آگے جاتی ہے۔

بخل کا اثر انسانی ذات یا روح پر

وَمَنۡ يَّبۡخَلۡ اور جو کوئی بخل سے کام لیتا ہے

فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ۴۷/۳۸ تو اس بخل کا تباہ کن اثر خود اس کی ذات یا روح پر پڑتا ہے۔

جرم کا اثر انسانی ذات یا روح پر

وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا اور جو کوئی جرم کرتا ہے

فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ ۴/۱۱۱ تو اس جرم کا اثر خود اس کی ذات یا روح پر مرتب ہوتا ہے۔

انسانی ذات کی ہلاکت

وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ اور انہوں نے اپنی ذات یا روح کو ہلاکت میں ڈال دیا

وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۞ ۹/۵۵ قوانینِ خداوندی کے خلاف زندگی بسر کر کے۔

کیسا برا سودا کر دیا اپنی ذات کا

بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ کیسا برا سودا کر دیا انہوں نے اپنی ذات کا

اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ ۲/۹۰ اللہ کے نازل کردہ ضابطۂ حیات کی خلاف ورزی کر کے۔

جن کی ذات یا روح کی نشو و نما نہیں ہو سکے گی

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَشۡتَرُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَاَيۡمَانِهِمۡ جو لوگ فروخت کر دیتے ہیں اللہ سے کئے ہوئے قول و قرار اور

ثَمَنًا قَلِیۡلًا — قسمیں حقیر مفادات کے عوض یاد رکھو

أُولَئِكَ لَاخَلَاقَ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ — اخروی زندگی میں انکا کوئی حصہ نہیں ہو گا قانونِ خداوندی

وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ — کی رو سے ملنے والی خوشگواریاں ان سے بات تک نہیں کریگی

وَلَا یَنۡظُرُ اِلَیۡهِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ — اور نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر ہی دیکھیں گی قیامت کے روز،

وَلَا یُزَکِّیۡهِمۡ ص — اور نہ ان کی ذات یا روح کی نشوو نما ہی ہو سکے گی

وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۝ ۳/۷۷ — وہ لوگ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

نفس یا روح پر ظلم

وَمَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ — دیکھو جو کوئی حدود اللہ سے تجاوز کرتا ہے

فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ط ۶۵/۱ — تو وہ اپنی ذات یا روح پر ظلم کرتا ہے۔

اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی اپنی ذات یا روح پر ظلم کرنا ہے

وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰکِنۡ کَانُوۡۤا — دیکھو قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے تم ہمارا کوئی نقصان نہیں

اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ۝ ۲/۵۷ — کرتے یہ تو تم اپنی ذات یا روح پر ظلم کرتے ہو۔

اور انسان خود اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظۡلِمُ النَّاسَ شَیۡئًا — دیکھو اللہ کسی انسان پر ذرا سی بھی زیادتی نہیں کرتا

وَلٰکِنَّ النَّاسَ اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ۝ ۱۰/۴۴ — یہ تو انسان خود ہے جو اپنی ہی ذات پر ظلم کرتا ہے۔

قوموں کی حالت میں تبدیلی کے متعلق اللہ کا قانون

اِنَّ اللّٰہَ	دیکھو اللہ کا یہ اٹل قانون ہے کہ
لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ	وہ کسی قوم کی حالت کو اس وقت تک تبدیل نہیں کرتا
حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ۱۳/۱۱	جب تک کہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔

نعمتوں کے چھننے سے متعلق اللہ کا قانون

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ لَمۡ یَکُ مُغَیِّرًا نِّعۡمَۃً	دیکھو اللہ کا یہ محکم قانون ہے کہ وہ ان نعمتوں کو کبھی نہیں بدلتا
اَنۡعَمَہَا عَلٰی قَوۡمٍ	جو اس نے کسی قوم کو دے رکھی ہوتی ہیں
حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا	حتیٰ کہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے
بِاَنۡفُسِہِمۡ ۸/۵۳	اپنے آپ کو ان نعمتوں سے محروم نہ کرلے۔

اپنی ذات سے خیانت

وَلَا تُجَادِلۡ عَنِ الَّذِیۡنَ	ایسے لوگوں کی وکالت میں جھگڑے کے لئے نہ اٹھا کرو
یَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ	جو اپنی ذات سے بھی خیانت کرتے ہیں
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنۡ کَانَ خَوَّانًا	دیکھو اللہ ایسے خائنوں کو پسند نہیں کرتا
اَثِیۡمًا ۴/۱۰۷	جو اپنی ذات یا روح میں کمزوری اور اضمحلال پیدا کر لیتے ہیں۔

دوسروں کی گمراہی سے تمہاری ذات کا کچھ نہیں بگڑے گا

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے اہل ایمان اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہاری ذات

عَلَیکُم اَنفُسَکُم ‏— یا روح کی حفاظت کی ذمہ داری تمہارے اپنے اوپر ہے
لَا یَضُرُّکُم مَّن ضَلَّ ‏— دیکھو دوسروں کی گمراہی سے تمہاری ذات کا کچھ نہیں بگڑتا
اِذَا اھتَدَیتُم ۵/۱۰۵ ‏— اگر تم خود راہ راست پر ہوئے۔

ہر نفس اپنے اعمال کے عوض رہن ہے

کُلُّ نَفسٍ بِمَا کَسَبَت رَھِینَۃٌ ۷۴/۳۸ دیکھو ہر نفس اپنے اعمال کے عوض رہن ہے۔

ہر نفس اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہوتا ہے

وَلَا تَکسِبُ کُلُّ نَفسٍ اِلَّا عَلَیھَا ۶/۱۶۴ ہر نفس جو کچھ کرتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود ہوتا ہے۔

اعمال پر نتیجہ کی گرفت

وَذَکِّر بِہٖ ‏— لوگوں کے سامنے قرآنی تعلیمات پیش کرتے رہو
اَن تُبسَلَ نَفسٌ بِمَا کَسَبَت ۶/۷۰ تاکہ کوئی بھی نفس گرفتار نہ ہو جائے اپنے اعمال کے نتیجہ میں۔

جس روز ہر کوئی اپنے آپ کو مطعون کر رہا ہوگا

یَومَ تَاتِی ‏— جس روز اعمال کے نتائج بے نقاب ہو کر سامنے آجائیں گے
کُلُّ نَفسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفسِھَا ۱۶/۱۱۱ اس دن ہر غلط رو مطعون کر رہا ہوگا اپنے آپ کو۔

اور جن کا پلڑا ہلکا رہ جائے گا

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ	جن کے مثبت اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گا
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	ان کی ذات یا روح کی نشو و نما میں کمی رہ گئی ہو گی
بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ ۷/۹	کیونکہ وہ ہماری آیات کے ساتھ ظلم کرتے رہے تھے۔

ذات کی نشو و نما میں کمی کا نتیجہ جہنم

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ	جن کے مثبت اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گا
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	ان کی ذات یا روح کی نشو و نما میں کمی رہ گئی ہو گی
فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ ۲۳/۱۰۳	لہٰذا وہ آگے نہیں بڑھ سکیں گے اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

زمانے کیساتھ ساتھ قرآن میں دیئے گئے اصول و قوانین کی صداقت

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ	ہم اپنے قوانین کی صداقت دکھاتے جائیں گے
وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	اور انسان کی اپنی ذات کے اندر بھی
حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ	حتیٰ کہ یہ حقیقت نکھر کر سب کے سامنے آجائیگی کہ
اَنَّهُ الْحَقُّ ۴۱/۵۳	قرآن نے جو کچھ کہا ہے وہ حق پر مبنی ہے۔

زمین کی ہر شے میں اور خود انسانی ذات میں اللہ کے قوانین موجود ہیں

وَفِى الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝	اہلِ ایمان کیلئے زمین کے چپہ چپہ پر اللہ کے قوانین بکھرے ہوئے
وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ	ہیں اور خود انسانی ذات کے اندر بھی

اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ○ ۲۱۔۵۱/۲۰ کیا تم اس سلسلہ میں عقل و بصیرت سے کام نہیں لیتے۔

نفس انسانی میں غور و فکر کی تاکید

اَوَلَمۡ یَتَفَکَّرُوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ ۳۰/۸ کیا لوگ غور و فکر نہیں کرتے انسانی ذات کے معاملات میں۔

انسانی ذات کی عزت

وَاِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ	اور جب تمہارے پروردگار نے کائناتی قوتوں سے کہا
اِنِّیۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا	ہم انسانی تخلیق کی ابتدا کرنے والے ہیں
مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ	ریت کی آمیزش والے سیاہ کیچڑ میں سے
حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ○	اور جب ایسا ہو کہ زندگی کے مختلف مراحل طے کرنے
فَاِذَا سَوَّیۡتُہٗ	کے بعد اس میں تناسب و توازن پیدا ہو جائے اور ہم اسکے
وَنَفَخۡتُ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ	اندر اختیار و ارادہ سے مزین ذات ڈال دیں تو تم سب
فَقَعُوۡا لَہٗ سٰجِدِیۡنَ ○ ۲۹۔۱۵/۲۸	اسکے سامنے سر تسلیم خم کر دینا اسکے مطیع و فرمانبردار ہو جانا۔

اپنا مال دوسروں کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے سے تزکیہ نفس ہوتا ہے

الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ	جو لوگ دوسروں کی فلاح و بہبود کے لئے اپنا سب کچھ
مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ○ ۹۲/۱۸	دیدیتے ہیں انکی ذات یا روح کی نشو و نما یا تزکیہ ہو جاتا ہے۔

قلب و نگاہ کی پاکیزگی سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ	مومنین سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں
وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ	اور اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کریں اسطرح قلب و نگاہ
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ	کی پاکیزگی سے انسانی ذات یا روح کی نشو و نما ہوتی ہے
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۲۴/۳۰	یاد رکھو اللہ کا قانون مکافات تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہوتا ہے

اللہ کے قوانین کے ذریعہ سے تزکیہ نفس ہوتا ہے

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ	اور جیسا کہ ہم نے اپنا رسول تمہاری طرف بھیج دیا ہے
يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا	جو تمہارے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے جن کے
وَيُزَكِّيْكُمْ ۲/۱۵۱	ذریعہ سے تمہاری ذات اور صلاحیتوں کی نشو و نما ہوتی ہے

رسول کریمؐ قوانین خداوندی کے ذریعہ سے لوگوں کا تزکیہ فرماتے تھے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	اہل ایمان پر اللہ کا یہ بڑا احسان ہے کہ ان کے درمیان
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	خود انہی میں سے ایک رسولؐ اٹھایا جو ان کے سامنے
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ	ہمارے قوانین پیش کرتا ہے اور ایسا نظام قائم کرتا ہے
وَيُزَكِّيْهِمْ ۳/۱۶۴	جس میں انکی ذات اور صلاحیتوں کی نشو و نما ہو جاتی ہے۔

اصل کامیابی کا راز

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ ۸۷/۱۴	کامیاب و کامران وہ ہوا جس نے اپنی ذات یا روح کی نشو و نما کرلی۔

زندگی کی حقیقی کامیابی اور اس کی اصل ناکامی

قَدْ اَفْلَحَ	کامیاب و کامران وہ ہوا
مَنْ زَكّٰهَا ۝	جس نے اپنی ذات یا روح کی
وَقَدْ خَابَ	نشو و نما کرلی اور ناکام و نامراد
مَنْ دَسّٰهَا ۝ ۱۰۔۹/۹۱	وہ ہوا جسکی ذات یا روح نشو و نما نہ پاسکی۔

انسانی ذات یا روح کی نشو و نما کے نتیجہ میں

جَنّٰتُ عَدْنٍ	ان کے رہنے کے لئے
تَجْرِیْ مِنْ	ایسے باغات ہوں گے
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جن کی شادابیوں میں
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا	کبھی کمی نہیں آئے گی
وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا	یہ صلہ ہے اس کا
مَنْ تَزَكّٰی ۲۰/۷۶	جس نے اپنی ذات کی نشو و نما کرلی۔

نفس مطمئنہ

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ	اے وہ نفس کہ جس کے اندر قانونِ خداوندی کے اتباع سے پورا
الْمُطْمَئِنَّةُ ۝	پورا حسن و توازن پیدا ہو چکا ہے اور جونِ گوہر کی

ارْجِعِیٓ اِلٰی — طرح مطمئن ہے اور جس نے پوری رضا و رغبت سے
رَبِّكِ رَاضِیَةً — اپنے رب کے قوانین کے مطابق
مَّرْضِیَّةً ۚ — زندگی بسر کی ہے ہر جو پروردگار کے نزدیک پسندیدہ ٹھہرا ہے
فَادْخُلِیْ فِیْ — اس جماعت میں شامل رہا
عِبٰدِیْ ۙ — جس نے اللہ کی محکومیت اختیار کر رکھی
وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۚ ۳۰-۸۹/۲۷ — ہے اور اسطرح جنت ارضی اور جنت ابدی میں داخل ہو جا۔

تزکیۂ نفس وہ ہے جو اللہ کے معیار کے مطابق ہو

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ — اللہ جانتا ہے کہ انسانی زندگی بے جان مادہ سے لے کر
مِّنَ الْاَرْضِ — پیکر انسانی تک پہنچنے میں کن کن مراحل سے گزری
وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ — اور رحم مادر میں انسانی بچہ کس کس قسم کی کیفیات کا حامل بنا
فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ — لہذا تم یونہی اپنے تزکیۂ نفس کے دعوے مت کیا کرو وہ خوب
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۵۳/۳۲ — جانتا ہے کہ اس کے معیار کے مطابق کون حقیقی متقی ہے۔

تزکیۂ نفس کے متعلق مغالطہ میں مبتلا لوگ

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ — ان کی حالت پر غور کیا جن کا دعویٰ ہے کہ انکا تزکیہ نفس
یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ — ہو رہا ہے اور وہ روحانیت کی منزلیں طے کر رہے ہیں
بَلِ اللّٰهُ یُزَكِّیْ — حالانکہ انسانی ذات کی نشوو نما اور تزکیۂ نفس صرف اس ضابطہ کی

مَنْ يَّشَآءُ	روسے ہو سکتا ہے جو اللہ نے اپنی مشیّت کے مطابق بذریعہ وحی
وَلَا يُظْلَمُوْنَ	عطا کیا ہے اسکے مطابق جو چاہے اپنی ذات کی نشو و نما کر سکتا
فَتِيْلًا ○ ۴/۴۹	ہے اس کی سعی و عمل کے نتیجہ میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوتی۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

حادثہ قیامت

مادہ: ق و م

قَامَ قِیَامًا کھڑا ہونا، متوازن ہونا کسی معاملہ کا اعتدال اور توازن پر ہونا، محکم اور استوار ہونا، ثابت قدم اور دائم رہنا۔

قیامت قرآن کریم کی بنیادی اصطلاحات میں سے ہے۔ لفظ قیامت قیام کے آخر (ۃ) کے اضافہ سے بنا ہے۔ اس اضافہ سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ کام یکبارگی ہوگیا لہٰذا قیامت کے معنی یکبارگی کھڑے ہونے کے ہیں بنیادی طور پر یہ اصطلاح مرنے کے بعد زندہ ہونے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں ایک بہت بڑے کائناتی انقلاب یا حادثے کا ذکر ہے کہا گیا ہے کہ اس دن فضائی کروں کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی جس کے نتیجے میں فضائی کرے بکھر جائیں گے اور آپس میں ٹکرا کر پھٹ جائیں گے زمین اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اس طرح اللہ تعالیٰ موجودہ کائناتی نظام کو ختم کر کے اس کی جگہ ایک نئے کائناتی نظام کا آغاز فرمائیں گے۔

اس کے بعد حیات نو کا ذکر ہے کہ جب ہر انسان کی دنیاوی زندگی کا حساب کتاب اللہ کے قانون مکافات کے سامنے پیش ہوگا اور اس نے اپنے اعمال کے ذریعے جس قدر اپنی ذات یا روح کی نشوونما کی ہوگی اسی قدر اعلیٰ مقام اسے اس زندگی میں حاصل ہوگا اور جن لوگوں کی ذات یا روح ان کے منفی اعمال کی وجہ سے غیر نشوونما یافتہ رہ جائے گی ان کا ٹھکانا بدترین مقام ہوگا جسے قرآن حکیم نے جہنم کا نام دیا ہے۔

حشر

مادہ : ح ش ر

اَلْحَشْرُ لوگوں کو جمع کرنا ہانک کر کسی طرف لے جانا اس لفظ کے بنیادی معنی ہانکنا، اٹھانا اٹھ کھڑا ہونا اور چل پڑنا ہیں۔ اَلْمَحْشِرُ جمع ہونے کی جگہ۔

اَلْحَشْرُ موت کو کہتے ہیں نیز کان کا لطیف اور باریک حصہ۔ سورۃ طہٰ میں ہے وَنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی ۲۰/۱۲۴ "اور اسے قیامت کے روز اندھا اٹھائیں گے"۔

اس کے معنی اعمال کا بدلہ دینے کے ہیں جو نہایت لطیف انداز سے واقعہ ہوتا ہے یعنی اعمال کے اثرات ونتائج نہایت لطیف انداز سے مرتب ہوتے رہتے ہیں۔

مَحْشُوْرَۃً اکٹھا کیے ہوئے ۳۸/۱۹ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ ۵۰/۴۴ "یہ اکٹھا کرنا ہمارے لئے آسان ہے"۔ وَاِذَا حَشِرَ النَّاسُ ۴۶/۶ "جب لوگ اکٹھے کیے جائیں گے"۔ ان مقامات میں جمع کرنے کے ساتھ آگے لے جانے کا مفہوم بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔

قیامت

پہلے مرحلے میں غالباً سورج کی روشنی ختم ہو جائے گی

یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ	لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی
فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ	کہو جب قیامت آئے گی تو خوف سے دیدے پتھرا جائیں گے
وَخَسَفَ الْقَمَرُ	اور اس وقت چاند تاریک ہو جائے گا

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۷۵/۶-۹ اور سورج وچاند آپس میں مل جائیں گے۔

فضائی کروں میں کشش ثقل کی قوت ڈھیلی پڑ جائے گی

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ — اس روز ہونے والا واقعہ پیش آجائے گا
وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ — اور فضائی کرے آپس میں ٹکرا کر پھٹ جائیں گے
فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ — ان کی بندش ڈھیلی پڑ جائے گی
وَّالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَآئِهَا — اور کائناتی قوتیں کائناتی نظام کو ہر طرف سے گھیرے ہوں گی
وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ — اور اللہ کے کائناتی نظام کا مرکزی کنٹرول
يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۶۹/۱۵۔۱۷ — آٹھ شعبوں میں بٹا ہوگا۔

اور فضائی کرے آپس میں ٹکرا کر پھٹ جائیں گے

وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ — اس دن فضائی کرے آپس میں ٹکرا کر پھٹ جائیں گے
وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ — اور ستارے بکھر جائیں گے
وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۸۲/۱۔۳ — اور سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے۔

سورج کے تاریک ہونے سے دیگر ستاروں اور زمین پر بھی تاریکی چھا جائے گی

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ — اس دن ستارے تاریک ہو جائیں گے
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ — اور فضائی نظام درہم برہم ہو جائے گا
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۷۷/۸۔۱۰ — اور پہاڑ دھنک ڈالے جائیں گے۔

فضائی کروں کے ٹکرانے اور گرنے سے فضا میں دھواں اور دھول پھیل جائے گی

يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۴۴/۱۰ اس روز فضا میں دھواں اور دھول پھیل جائے گی۔

اور آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو جائے گا

يَوۡمَ تَكُوۡنُ السَّمَآءُ كَالۡمُهۡلِ اس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو جائے گا

وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ ۹۔۷۰/۸ اور پہاڑ دھنی ہوئی اون جیسے ہوں گے۔

فضائی کروں کے ٹکراؤ سے زمین اور پہاڑ کانپ رہے ہوں گے

يَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ اس دن زمین اور پہاڑ کانپ رہے ہوں گے

وَكَانَتِ الۡجِبَالُ كَثِيۡبًا مَّهِيۡلًا ۱۴۔۷۳/۱۴ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ریگ رواں ہو جائیں گے۔

کروں کے ٹکراؤ سے پیدا ہونے والی آوازوں اور زلزلوں سے دہشت کی کیفیت

اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَىۡءٌ عَظِيۡمٌ بلاشبہ اس وقت کا زلزلہ ایک بڑی زبردست چیز ہو گی

يَوۡمَ تَرَوۡنَهَا تَذۡهَلُ كُلُّ مُرۡضِعَةٍ دہشت سے دودھ پلانے والی مائیں

عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ بچوں کو دودھ پلانا بھول جائیں گی

وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَهَا اور خوف سے حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے

وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى ۲۔۲۲/۱ لوگ پریشانی میں اس طرح پھر رہے ہوں گے گویا نشے میں ہوں

اور پھر زمین بھی کسی سیارے سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوۡرِ نَفۡخَةٌ وَّاحِدَةٌ موجودہ کائناتی نظام کے خاتمہ کا جب بگل بج جائے گا

وَّحُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَالۡجِبَالُ تو زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی چوٹ میں

فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۱۴۔۶۹/۱۳ ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔

اور کائنات کا موجودہ نظام لپیٹ دیا جائے گا اور پھر ایک نئی تخلیق کا آغاز ہو گا

يَوْمَ نَطْوِ السَّمَآءَ	اس دن کائنات کا موجودہ نظام لپیٹ دیا جائے گا
كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ	جس طرح حساب کتاب کے بعد بہی کھاتے لپیٹ دیئے جاتے ہیں
كَمَا بَدَأْنَآ أَوَّلَ	اور پہلی تخلیق کی طرح
خَلْقٍ نُّعِيدُهٗ ۲۱/۱۰۴	ایک نئی تخلیق کا آغاز کیا جائے گا۔

پھر موجود زمین و آسمان ایک دوسرے زمین و آسمان میں بدل دیئے جائیں گے

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ	جس روز یہ زمین ایک دوسری زمین سے بدل جائے گی
وَالسَّمٰوٰتُ ۱۴/۴۸	اور کائناتی نظام بھی بدل جائے گا۔

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

حیات بعدالموت

دین میں حیات اُخروی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ قانون مکافات کی عمارت اسی بنیاد پر استوار ہوتی ہے یعنی یہ کہ انسان کا ہر عمل اپنا نتیجہ مرتب کر کے رہتا ہے اگر وہ نتیجہ اس دنیا میں سامنے نہیں آتا تو نہ سہی وہ انسان کی اگلی زندگی میں سامنے آجائے گا۔

قرآن کریم میں حیات اُخروی کے لئے ہے۔وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۲۹/۶۴ اس آیت میں حَیَاةٌ کے بجائے حَیَوَانُ کا لفظ آیا ہے۔ جس کا وزن فَعَلَانُ ہے۔ یہ فرق بڑا معنی خیز ہے عربی زبان میں فَعَلَانُ کے وزن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شدت، غلبہ، ہنگامی طور پر کچھ نمودار ہونا اور حرکت و اضطراب کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حیات اُخروی اسی سلسلہ کی ایک کڑی نہیں جو اس دنیا میں طبعی قوانین کی رو سے قائم ہے اس میں زندگی اچانک ایک نئی صورت اختیار کرے گی اور جمود و سکون کی بجائے حرکت پیہم اور سعی مسلسل ہو گی

قرآن کریم کی رو سے طبعی موت انسان کے جسم پر وارد ہوتی ہے انسانی ذات یا روح پر وارد نہیں ہوتی کیونکہ یہ نہ تو طبعی قوانین کی پیدا کردہ ہوتی ہے اور نہ ان قوانین کے تابع ہی ہوتی ہے لہٰذا انسان کی طبعی موت کے بعد نفس انسانی یا روح آگے جاتی ہے اور اگلی زندگی میں اسے اپنی نمود کے لئے کوئی اور پیکر عطا ہو گا جس کی کنہ و حقیقت کو ہم اس وقت سمجھ نہیں سکتے۔

انسانی شعور انسانی دماغ کا نہیں بلکہ نفس انسانی کا عمل ہے۔ لہٰذا نفس انسانی کے تسلسل کا لازمی

نتیجہ انسانی شعور کا تسلسل ہے۔ انسان کی طبعی موت اور حیات نو کے درمیان ایک وقفہ ہوتا ہے جس میں انسانی شعور گویا خوابیدہ حالت میں رہتا ہے۔ اسے عام اصطلاح میں عالم برزخ کہا جاتا ہے اس کے بعد جب وہ بیدار ہو گا تو اسے حیات اُخروی کہیں گے۔

تخلیقِ نو اللہ کے لئے کچھ مشکل نہیں

اَفَعَیِینَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ط	کیا ہم پہلی بار کی تخلیق سے اس قدر تھک گئے ہیں
بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ o	جو نئی تخلیق کی طرف سے یہ لوگ شک میں پڑے ہوئے ہیں
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	ہم نے انسان کو پیدا کیا
وَنَعْلَمُ مَاتُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ صلے	اور اس کے دل میں اُبھرنے والے وسوسوں کو بھی جانتے ہیں
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ o	ہم اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں
اِذْیَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ	اس کے اعمال کو ریکارڈ کرنے والی قوتیں
عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ o	اس کے دائیں بائیں ہر وقت موجود رہتی ہیں اس کی زبان
مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا	سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ اور اسکی ایک ایک حرکت
لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ o	کو یہ محافظ اور نگران ریکارڈ کرتے رہتے ہیں
وَجَآءَتْ سَکْرَةُ الْمَوْتِ	پھر وہ وقت آجاتا ہے جب موت کی غشی
بِالْحَقِّ ط	ایک حقیقت بن کر تمہارے سامنے آجاتی ہے
ذٰلِكَ مَا کُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ o	یہ وہ حقیقت ہے جس کے ماننے سے تم کنی کتراتے تھے
وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ط	پھر انسانی پیکروں کو از سر نو توانائی عطا کی جائیگی

ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡوَعِيۡدِ ۝	یہ وہ اُخروی زندگی کا دور ہوگا جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے
وَجَآءَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ	اس وقت ہرکوئی اپنے اعمال کا نتیجہ سننے کیلئے اسطرح حاضر عدالت
مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيۡدٌ ۝	ہوگا کہ اس کے اعمال کے محافظ اس کے ساتھ ہوں گے
لَقَدۡ كُنۡتَ فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا	ان سے کہاجائیگا کہ تم اُخروی زندگی کے متعلق غفلت میں پڑے
فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ	رہے لو آج ہم نے تمہاری آنکھوں پر پڑے ہوئے پردے ہٹا
فَبَصَرُكَ	دیئے ہیں اور تمہاری نگاہ کو اسقدر تیز کر دیا ہے کہ اسکے
الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ ۝	سامنے سابقہ زندگی کے اعمال کے نتائج بے نقاب ہیں
وَقَالَ قَرِيۡنُهٗ	اسکا ریکارڈ کیپر جو اسکے ساتھ آرہا تھا (یعنی خود نفس انسانی)
هٰذَا مَا لَدَىَّ عَتِيۡدٌ ۝ؕ	کہے گا یہ ہے میرے پاس اسکا ریکارڈ جو بالکل تیار اور ہر لحاظ سے
اَلۡقِيَا فِىۡ جَهَنَّمَ	مکمل ہے چنانچہ اس ریکارڈ کے مطابق جہنم رسید کر دیا جائے گا
كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيۡدٍ ۝ۙ	ان سب کو جو قوانینِ خداوندی سے انکار اور سرکشی برتتے تھے
مَّنَّاعٍ	یعنی انکو جو مال و دولت کو روک کر رکھتے تھے اور
لِّلۡخَيۡرِ	اسے نوع انسان کی بھلائی کیلئے صرف نہیں کرتے تھے
مُعۡتَدٍ	جو نظام خداوندی سے سرکشی برتتے اور قانون مکافات کے بارے
مُّرِيۡبِ ۝ۙ	میں شک میں پڑے ہوئے تھے
الَّذِىۡ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ	اور اللہ کے اقتدار و اختیار کیساتھ اور قوتوں کا اقتدار و اختیار
اِلٰهًا اٰخَرَ	تسلیم کرتے اور ان کی محکومیت اور اطاعت اختیار کرتے تھے
فَاَلۡقِيٰهُ فِى	ان سب کے متعلق فیصلہ ہوگا کہ انہیں
الۡعَذَابِ الشَّدِيۡدِ ۝ ۲۶۔۵۰/۱۵	سخت عذاب میں مبتلا کر دیا جائے۔

جب حیات نو کا بگل بجے گا

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ	پھر جب حیات نو کا بگل بجے گا اور زندگی کو نئے پیکر عطا ہونگے
فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ	اور یہ سب اپنے اپنے ٹھکانوں سے نکل کر
اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○	دوڑتے ہوئے اپنے پروردگار کی عدالت کی طرف جائیں گے
قَالُوْا يٰوَيْلَنَا	اور تعجب سے کہیں گے ہماری بد بختی
مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ	یہ کس نے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے اٹھا دیا ان سے کہا جائیگا
هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ	یہ وہ ظہور نتائج کی گھڑی ہے جسکا وعدہ اللہ الرحمٰن نے کیا تھا
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ ۳۶/۵۱-۵۲	اور جس کی تصدیق اس کے بھیجے ہوئے رسول کیا کرتے تھے۔

اس دن مرنے سے لے کر قیامت میں اٹھنے تک کی مدت

يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ	قیامت کے روز جب اللہ تمہیں بلائے گا
فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ	تو تم اس کی حمد و ستائش کے مجسمے بنے اسکی پکار پر لبیک کہو گے
وَتَظُنُّوْنَ	اور تمہارا گمان اس وقت یہ ہو گا کہ
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ○ ۱۷/۵۲	تم بس تھوڑی ہی دیر اس حالت میں پڑے رہے تھے۔

مجرمین دنیا وآخرت دونوں میں حقائق کے متعلق دھوکا کھائیں گے

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ	جس روز قیامت بپا ہو گی تو مجرمین
يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ	قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ
مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ	(مرنے کے بعد کی حالت میں) ہم محض ایک گھڑی بھر ٹھہرے
كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ○	ہونگے اسی طرح وہ دنیا کی زندگی میں دھوکا کھایا کرتے تھے

وَقَالَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ	مگر وہ لوگ جو علم اور ایمان سے بہرہ مند کیے گئے تھے کہیں گے
لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ	کہ اللہ کے نوشتے میں تم پڑے رہے ہو
اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ز	روز حشر تک
فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ	سو یہ وہ روز حشر ہے
وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ	لیکن تم اسے
لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۳۰/۵۵-۵٦	جانتے نہ تھے۔

اس روز مجرموں کی آنکھیں دہشت کے مارے پتھرائی ہوئی ہوں گی

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ	اس روز جب کہ صور پھونکا جائے گا
وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ	اور ہم مجرموں کو اس حال میں گھیر لائیں گے کہ
يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ صلے	ان کی آنکھیں دہشت کے مارے پتھرائی ہوئی ہوں گی
يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ	وہ آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝ ۲۰/۱۰۲-۱۰۳	دنیا میں ہم نے مشکل سے کوئی دس دن ہی گزارے ہوں گے

اس دن انسان محسوس کریگا کہ دنیا میں اس کا قیام بہت تھوڑی دیر کا تھا

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ	قیامت کے روز مجرمین سے پوچھا جائے گا کہ
فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ	تمہیں کچھ یاد پڑتا ہے کہ تم دنیا میں کتنا عرصہ رہے تھے
قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ	وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ وہاں ٹھہرے ہوں
فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ۝	گے شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے
قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا	ارشاد ہوگا تھوڑی ہی دیر ٹھہرے ہونا

لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ کاش تم اس وقت اس حقیقت کو سمجھ لیتے کیا تم نے یہ سمجھ رکھا
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا تھا کہ ہم نے تمہیں بلا مقصد و منزل پیدا کر دیا ہے اور تمہیں
وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ ۲۳/۱۱۲-۱۱۵ اپنے اعمال کی جواب دہی کیلئے ہماری طرف آنا ہی نہیں

اس روز لوگوں کے آپس کے رشتے اور تعلق ختم ہو جائیں گے

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ قیامت کے روز جب صور پھونکا جائے گا
فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ تو اس وقت لوگوں کے آپس کے رشتے اور تعلق ختم ہو جائیں گے
وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ اور کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہو گا
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ اس دن جن لوگوں کے مثبت اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہی کامیاب و کامران ہوں گے
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ اور جن کے مثبت اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گا
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ان کی ذات کی نشو و نما میں کمی رہ گئی ہو گی
فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ ۲۳/۱۰۱-۱۰۳ لہٰذا وہ آگے نہیں جا سکیں گے اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

روز قیامت کا حساب کتاب

مادہ : ح س ب

حَسَبَ، یَحْسُبُ ، حُسْبَانًا ، وَحِسَابًا ، گننا ، شمار کرنا، اندازہ کرنا، خیال کرنا، حَسْبُ کافی ہونا۔ جس کے بعد کسی اور کی ضرورت نہ رہے۔

قانونِ مکافاتِ عمل، دین کی بنیاد ہے یعنی یہ حقیقت کہ ہر عمل اپنا نتیجہ پیدا کر کے رہتا ہے اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا نتیجہ تعمیری ہوتا ہے انہیں خیر، اچھے اعمال، نیک اعمال، حسنات وغیرہ کہتے ہیں اور ایسے بھی جن کا نتیجہ تخریبی ہوتا ہے انہیں برائیاں، شر، بُرے کام، سَيِّئَةٌ وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کسی کے تعمیری نتائج کا پلڑا بھاری ہو وہ قانون ارتقاء کی رو سے زندہ رہنے اور آگے بڑھنے کے قابل قرار پاتا ہے جس کا یہ پلڑا ہلکا ہو اس کی نشو ونما رُک جاتی ہے اسے جہنم کی زندگی کہا جاتا ہے۔

حَسِيبٌ ۔ حساب کرنے والا، نگرانی کرنے والا، كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۱۷/۱۴

''اس دن تم خود اپنا حساب کرنے کے لئے کافی ہوگے'' اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے مرتب شدہ نتائج کے ظہور کے وقت کسی خارجی شاہد اور محتسب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ انسان کی اپنی ذات خود اپنے خلاف زندہ شاہد ہوتی ہے۔ بَلِ الْاِنسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيرَةٌ ۞ ۷۵/۱۴ ''اس

دن انسان اپنے خلاف خود دلیل ہو گا" اعمال کے جو اثرات اس پر مرتب ہوتے ہیں وہ اپنے منہ سے خود بول اُٹھتے ہیں کہ اس نے کس قسم کے کام کیے تھے ظہور کے وقت کو یَوْمُ الْحِسَابِ یا یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ ۱۴/۴۱ کہا ہے۔ یعنی ہر عمل کا نتیجہ تو اس کے ساتھ ہی مرتب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی نمود ایک خاص وقت پر جا کر ہوتی ہے، جیسے درخت میں پھل تو اس وقت سے بننا شروع ہو جاتا ہے جب اس میں پہلا شگوفہ پھوٹتا ہے لیکن وہ پھل کی شکل میں کچھ عرصہ بعد سامنے آتا ہے۔

واضح رہے کہ "حساب کرنے والا" وغیرہ الفاظ سمجھانے کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں ورنہ ہر عمل کا نتیجہ عمل کرنے والے کی ذات پر از خود مرتب ہو جاتا ہے اس لحاظ سے انسان خود اپنا حساب کرنے والا ہے کسی اور کے حساب کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس کی ذات پر مرتب ہونے والے نقوش بہ ہیئتِ مجموعی اس کا مستقبل مرتب کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ ارتقاء میں آگے بڑھنے کے قابل ہے یا نہیں۔

اسی قانون کے مطابق اعمال کا نتیجہ اس دنیا میں بھی سامنے آتا ہے۔ اگر کام اللہ کے قانون کے مطابق ہو تو اس کا نتیجہ انسان کے عام اندازے سے کہیں زیادہ مرتب ہوتا ہے جیسے کسان کے بوئے ہوئے ایک دانہ سے سینکڑوں دانے پیدا ہو جاتے ہیں اسے "بغیر حساب" کہا جاتا ہے۔ یعنی انسانی اندازے سے کہیں زیادہ، حساب تو اس میں بھی ہوتا ہے، لیکن اس حساب کا پیمانہ الگ ہوتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

———— ۝ ————

اور قسم ہے کہ سزا کے مستحق لوگوں کو سزا مل کر رہے گی

وَالطُّوْرِ ۝ اور قسم ہے طور کی

وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ○	اور اس کتاب (قرآن) کی
فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ○	جو پھیلی ہوئی نرم جھلی پر لکھی ہوئی ہے
وَّ الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ○	اور سدا آباد مرکز نظامِ خداوندی کی
وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ○	اور قسم ہے تا حدِ نگاہ بلندیوں تک پھیلی ہوئی اس کائنات کی
وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ○	اور موجزن سمندر کی کہ
اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ○	سزا کے مستحق لوگوں کو سزا مل کر رہے گی
مَّالَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ○ ۵۲/۱۔۸	اور کوئی ایسا نہیں جو اسے ٹال سکے۔

کائنات کی ساری مشینری اسی لیے سرگرم عمل ہے

وَلِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ	اس کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی ساری
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ	مشینری اسلئے سرگرم عمل ہے کہ ہرکسی کو
لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ	اسکے عمل کا نتیجہ ٹھیک ٹھیک مل جائے چنانچہ جو لوگ معاشرہ
اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا	میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں انکے اعمال کا نتیجہ اسکے مطابق مرتب
وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا	ہوتا ہے اور جو لوگ معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں
بِالْحُسْنٰى ○ ۵۳/۳۱	انہیں اس کے مطابق خوشگوار اجر ملتا ہے۔

اللہ کے قانونِ مکافات کی گرفت سے کوئی بچ نہیں سکتا

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ	معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والے لوگ کیا یہ سمجھتے ہیں
اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ط	کہ وہ ہماری گرفت سے بچ کر آگے نکل جائیں گے

سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ۝ ۲۹/۴ کس قدر خود فریبی میں مبتلا ہیں یہ لوگ۔

خود نبی کریمؐ بھی

قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّیۡ کہو میں خود ڈرتا ہوں کہ اگر اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی
عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝ ۶/۱۵ کی تو اس کے نتیجہ میں آنے والی سزا سے بچ نہ سکوں گا۔

جب آخری صور پھونکا جائے گا

ثُمَّ نُفِخَ فِيۡهِ اُخۡرٰى پھر جب آخری صور پھونکا جائے گا
فَاِذَا هُمۡ قِيَامٌ يَّنۡظُرُوۡنَ ۝ تو سب کے سب اٹھ کر دیکھنے لگیں گے
وَاَشۡرَقَتِ الۡاَرۡضُ بِنُوۡرِ رَبِّهَا اس وقت زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا رہی ہوگی
وَوُضِعَ الۡكِتٰبُ ہر کسی کا اعمال نامہ اس کے سامنے رکھ دیا جائے گا
وَجِایۡٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ انبیاء اور تمام گواہ حاضر کر دیئے جائیں گے
وَقُضِیَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ اور سب میں ٹھیک فیصلہ کیا جائیگا
وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝ ۶۹۔ ۶۸/ ۳۹ کسی پر ظلم و زیادتی نہیں ہو گی۔

قیامت کے روز ہر کوئی تنہا اللہ کی عدالت میں پیش ہو گا

وَلَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا فُرَادٰى قیامت کے روز ہر کوئی تنہا ہی اللہ کی عدالت میں پیش ہو گا
كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ اسی طرح تنہا جس طرح اللہ نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا
وَّتَرَكۡتُمۡ مَّا خَوَّلۡنٰكُمۡ جو کچھ ہم نے تمہیں دنیا میں دیا تھا

وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہو
وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو بھی نہیں
الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ دیکھتے جن کے متعلق تمہیں زعم تھا کہ وہ ہر بات میں تمہارا ساتھ
لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ دیں گے آج تمہارے اور ان کے تعلقات منقطع ہو گئے
وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ۶/۹۴ اور وہ سب تم سے گم ہو گئے جن کا تم زعم رکھتے تھے۔

اللہ کی عدالت میں کسی کی جرأت نہیں ہو گی کہ مجرموں کو چھڑا سکے

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ یاد رکھو اگر تم نے مجرموں کو
جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ دنیا کے قانون سے لڑ جھگڑ کر چھڑا بھی لیا تو
فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے روز کون ہو گا جو ان کے لئے اللہ سے جھگڑ سکے گا
اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ ۴/۱۰۹ وہاں ان کا وکیل کون بن سکے گا۔

انسان جو کچھ کرتا یا سوچتا ہے اللہ کے قانونِ مکافات کو اس سب کا علم ہوتا ہے

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا قیامت کے روز اللہ سب کو اٹھا کھڑا کرے گا
فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اور انہیں بتائے گا کہ وہ کیا کچھ کر کے آئے ہیں لوگ تو بھول
اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ جاتے ہیں لیکن اللہ کا قانونِ مکافات ہر بات کو محفوظ رکھتا ہے
وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اور سب کچھ اس کے سامنے رہتا ہے
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ کیا انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ اللہ کو علم ہوتا ہے
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ ہر اس بات کا جو کائنات کی بلندیوں یا پستیوں میں ہو رہی ہوتی

مَایَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ	ہے کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمی آپس میں خفیہ مشورہ کریں
اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ	اور چوتھا اللہ ان کے درمیان نہ ہو
وَلَا خَمْسَةٍ	اور اگر کہیں پانچ آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہوتی ہے
اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ	تو چھٹا اللہ ان میں موجود ہوتا ہے
وَلَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَکْثَرَ	اس طرح کی خفیہ باتیں کرنے والے کم ہوں یا زیادہ
اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا کَانُوْا ۚ	جہاں کہیں بھی وہ ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے
ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ	پھر قیامت کے روز وہ ان کو بتا دیگا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا تھا
اِنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ ۵۸/۷	یقیناً اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔

اللہ کا قانونِ مکافات انسان کے تمام اعمال پر محیط ہے

یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ	یہ لوگ انسانوں سے تو اپنے جرائم چھپا لیتے ہیں لیکن اللہ
وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ	کے قانون مکافات کی نگاہوں سے یہ کیسے چھپ سکتے ہیں
وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ	وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ راتوں کو
مَالَا یَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ ؕ	چھپ چھپ کر ناپسندیدہ امور کے متعلق مشورے کرتے ہیں
وَکَانَ اللّٰهُ	یاد رکھو اللہ کا قانون مکافات
بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ○ ۴/۱۰۸	ان کے تمام اعمال کو محیط ہے۔

اس دن تمہاری کوئی بات چھپی نہیں رہے گی

یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ	یہ وہ دن ہوگا جب تم لوگ اللہ کی عدالت میں پیش کیے جاؤ گے

لَاتَخۡفٰی مِنۡکُمۡ خَافِیَۃٌ ؕ ۶۹/۱۸ اور تمہاری کوئی بات چھپی نہیں رہے گی۔

انسانی اعمال کی ایک ایک بات کو ریکارڈ کر لیا جاتا ہے

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے لہٰذا اسکے دل

وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِہٖ نَفۡسُہٗ ۚۖ میں اُٹھنے والے خیالات اور وسوسوں سے بھی واقف ہیں

وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ ؕ اور اس کی رگِ جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں

اِذۡ یَتَلَقَّی الۡمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الۡیَمِیۡنِ ہم نے انسان کے عمل کو ریکارڈ کرنے کیلئے اس کے دائیں بائیں

وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیۡدٌ ؕ ایسے انتظامات کر رکھے ہیں

مَا یَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ کہ اس کی ایک ایک حرکت

اِلَّا لَدَیۡہِ رَقِیۡبٌ عَتِیۡدٌ ؕ ۵۰/۱۶-۱۸ اور ایک ایک بات کو ریکارڈ کر لیا جاتا ہے۔

انسان کے اعمال کے اثرات اس کی ذات پر مرتب ہوتے رہتے ہیں

وَکُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰہُ انسان جو عمل بھی کرتا ہے

طٰٓئِرَہٗ فِیۡ عُنُقِہٖ ؕ وہ ساتھ کے ساتھ اس کی ذات پر مرتب و منقش ہوتا رہتا ہے

وَنُخۡرِجُ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ جسے ظہور نتائج کے وقت کھول کر ظاہر کر دیا جائے گا

کِتٰبًا یَّلۡقٰہُ مَنۡشُوۡرًا ؕ اور سب کچھ مرتب شدہ حالت میں اسکے سامنے آجائے گا

اِقۡرَاۡ کِتٰبَکَ ؕ تب انسان سے کہا جائے گا، اپنا اعمال نامہ خود پڑھ لو

کَفٰی بِنَفۡسِکَ الۡیَوۡمَ آج کے دن خود تمہاری اپنی ذات

عَلَیۡکَ حَسِیۡبًا ؕ ۱۷/۱۳-۱۴ تمہارا محاسبہ کرنے کیلئے کافی ہے۔

عَلَيۡكَ حَسِيۡبًا ۝ ۱۴۔ ۱۷/۱۳ تمہارا محاسبہ کرنے کیلئے کافی ہے۔

اس دن انسان کا اپنا وجود اس کے اعمال کو ظاہر کر رہا ہوگا

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوۡهَا شَهِدَ عَلَيۡهِمۡ لوگ جب وہاں پہنچیں گے تو ان کے اعمال کے متعلق
سَمۡعُهُمۡ وَاَبۡصَارُهُمۡ وَجُلُوۡدُهُمۡ ان کی سماعت، ان کی بصارت اور ان کا سارا وجود گواہی دیں گے
بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝ جو کچھ وہ کرتے رہے وہ سب کچھ ان سے ظاہر ہو رہا ہوگا
وَقَالُوۡا لِجُلُوۡدِهِمۡ وہ کہیں گے یہ ہمارا وجود کس طرح ہمارے
لِمَ شَهِدْتُّمۡ عَلَيۡنَا ؕ خلاف شہادت بن گیا ہے انہیں بتایا جائے گا
قَالُوۡۤا اَنۡطَقَنَا اللّٰهُ ۲۱۔ ۴۱/۲۰ کہ اللہ نے آج تمہارے جسم میں قوت اظہار پیدا کر دی ہے۔

قیامت کے روز ہر کوئی اپنے اپنے اعمال کو فلم کی طرح دیکھ رہا ہوگا

وَنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ ؕ اور جب صور پھونکا جائے گا تو یہ وہ اُخروی زندگی کا
ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡوَعِيۡدِ ۝ دور ہوگا جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے
وَجَآءَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ اس وقت ہر کوئی اپنے اعمال کا نتیجہ سننے کیلئے اس طرح حاضر
مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيۡدٌ ۝ عدالت ہوگا کہ ان کے آگے اور پیچھے نگرانی کرنے والے ہوں گے
لَقَدۡ كُنۡتَ فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا ان سے کہا جائیگا کہ اس زندگی کے متعلق تم غفلت میں پڑے رہے
فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ سو آج ہم نے تمہاری آنکھوں پر پڑے ہوئے پردے ہٹا دیئے ہیں
فَبَصَرُكَ اور تمہاری نگاہوں کو ایسی صلاحیت دیدی گئی ہے کہ تم
الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ ۝ اپنے اعمال کو فلم کی طرح دیکھ سکو

وَقَالَ قَرِيْنُه' اور خود نفس انسانی اسے پیش کرتے ہوئے کہے گا

هٰذَا مَالَدَىَّ عَتِيْدٌ ۝ ۲۳۔ ۵۰/۲۰ یہ ہے میرے پاس اس کا ریکارڈ جو ہر لحاظ سے مکمل اور تیار ہے

جو کچھ کسی نے کیا ہو گا وہ سب اپنے سامنے حاضر پائے گا

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ ظہور نتائج کے وقت ہر کسی کا نامہ اعمال اسکے سامنے کھول کر

فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ رکھدیا جائیگا اس وقت تم دیکھو گے کہ مجرمین اپنی کتاب زندگی

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ کے اندراجات سے ڈر رہے ہونگے

وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا اور کہہ رہے ہوں گے کہ ہائے کم بختی ہماری

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ یہ کیسا اعمال نامہ ہے جس میں ہماری زندگی کا

لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً کوئی چھوٹا بڑا واقعہ ایسا نہیں

اِلَّآ اَحْصٰهَا ج جو درج ہونے سے رہ گیا ہو

وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ط جو کچھ وہ کرتے رہے تھے سب اپنے سامنے حاضر پائیں گے

وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ ۱۸/۴۹ اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

انسان جو کچھ کرتا رہا اس کی شہادت اس دن خود اس کا وجود دے رہا ہو گا

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ اس دن مجرموں کی زبان سے اقبال جرم کرنے کی ضرورت پیش نہیں

وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ آئیگی بلکہ ان کے ہاتھ سب کچھ بتا رہے ہوں گے

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ اور ان کے پاؤں شہادت دے رہے ہوں گے

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ۳۶/۶۵ انسان جو کچھ کرتا رہا اسکا وجود ہی اس کی شہادت بنا ہوا ہو گا۔

اس دن انسان کی اپنی ذات ہی اس کے خلاف دلیل ہو گی

يَقُولُ الْإِنسَانُ — ظہور نتائج کے وقت انسان پریشانی کے عالم میں کہے گا

يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ — اس وقت بھاگ کر کہاں جاؤں اور کہاں پناہ لوں

كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ — اس وقت اس کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ہو گی

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝ — اسے اپنے پروردگار کی عدالت میں حاضر ہونا ہو گا

يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝ — اس دن انسان کے سامنے آجائیگا اسکا کیا کرایا سب اگلا اور پچھلا

بَلِ الْإِنسَانُ — بلکہ انسان کی اپنی ذات ہی

عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ ۷۵/۱۰-۱۴ — اس کے خلاف دلیل ہو گی۔

قیامت کے روز انسان کے اعضاء اسکے خلاف شہادت بنے ہوں گے

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ — قیامت کے روز لوگوں کے خلاف گواہی دیں گی

أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم — ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۲۴/۲۴ — اور صاف صاف بتادیں گے کہ یہ کیا کیا کرتے رہے۔

اس دن مجرم کا چہرہ اس کے جرائم کا اشتہار بنا ہو گا

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ عَن ذَنبِهِ — اس دن کسی سے اسکے جرائم کے متعلق سوال کرنیکی ضرورت نہ

إِنسٌ وَلَا جَانٌّ ۝ — ہو گی خواہ وہ ترقی یافتہ لوگ ہوں خواہ غیر ترقی یافتہ ان حقائق

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ — پر غور کرو اور پھر بتاؤ کہ تم اللہ کی کس کس قوت کو جھٹلاؤ گے

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ — اس دن ہر مجرم اپنے چہرے سے پہچانا جائے گا

فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ○ ۵۵/۳۹،۴۱ اور ایڑی سے چوٹی تک اس کا بند بند گرفت میں ہوگا۔

ہر جرم کا اثر مجرم کی ذات پر پڑتا ہے

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا — جو کوئی جرم کرتا ہے

فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ ۴/۱۱۱ — تو اس کا اثر اس کی اپنی ذات پر پڑتا ہے۔

قیامت کے روز عدل کی میزان میں رائی کے برابر کیا ہوا عمل بھی شمار ہوگا

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ — ہم عدل کی میزانیں کھڑی کر دیں گے

لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ — قیامت کے روز

فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ — لہٰذا کسی کے ساتھ ذرا بھر بے انصافی یا ظلم نہیں ہونے پائے گا

وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ — اگر کسی نے رائی کے دانے بھر برابر بھی کچھ کیا ہوگا

خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ — تو اسے بھی وزن میں لے لیا جائے گا

وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○ ۲۱/۴۷ — اور ہمارا قانونِ مکافات حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

قانونِ مکافات کی میزان ہر کسی کے عمل کا ٹھیک ٹھیک حساب کر دیتی ہے

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ﹰ — ظہور نتائج کے وقت ہمارے قانونِ مکافات کی میزان

الْحَقُّ ۚ — ہر ایک کے اعمال کا ٹھیک ٹھیک حساب کر دیتی ہے

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ — جن کے مثبت اور تعمیری کام زیادہ ہوتے ہیں

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ — وہ کامیاب و کامران قرار پاتے ہیں

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ	اور جنہوں نے ایسے کام کم کیے ہوتے ہیں
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	تو یہی لوگ ہیں جو اپنی ذات کو خسارے میں ڈالتے ہیں
بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ ۹۔۸/۷	اور یہ نتیجہ ہوتا ہے ہمارے قوانین کے ساتھ ظلم کرنے کا۔

مثبت اعمال والے خوشگواریوں میں اور منفی اعمال والے ذلتوں کے جہنم میں

اَلْقَارِعَةُ ۝	وہ عظیم حادثہ، وہ کھڑ کھڑا دینے والی آفت
مَا الْقَارِعَةُ ۝	کس قسم کا حادثہ یا آفت ہو گی وہ
وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝	تم کیا جانو کہ وہ عظیم حادثہ یا آفت کیا ہے
يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ	اس وقت لوگوں کی حالت
كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝	بکھرے ہوئے پروانوں کی مانند ہو گی
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ	اور بڑے بڑے پہاڑوں کی حالت ایسی ہو جائے گی
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝	جیسے دھنی ہوئی رنگ برنگی اون پھر جن کے
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝	مثبت تعمیری اور صلاحیت بخش اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا
فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝	انکی زندگی انکی حسین آرزوؤں کے مطابق خوش آئند ہو گی
وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝	اور جن کے اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گا
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ ۹۔۱۰۱/۱	وہ ذلتوں اور پستیوں کے جہنم میں جا گریں گے۔

قیامت کے روز لوگوں کے آپس کے رشتے ختم ہو جائیں گے

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ	قیامت کے روز جب پیکروں میں زندگی کی توانائیاں پھونکی جائیں

فَلَآ اَنسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ	گی تو اس وقت لوگوں کے آپس کے تمام رشتے ختم ہو جائیں
وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ o	گے اور کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہو گا وہاں
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ	جن کے مثبت، تعمیری اور صلاحیت بخش اعمال کا پلڑا بھاری ہو گا
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o	وہ کامیاب و کامران ہونگے
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ	اور جن کے اعمال کا پلڑا ہلکا ہو گا
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	ان کی ذات یا روح کی نشوونما میں کمی رہ گئی ہو گی
فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ o	لہٰذا وہ آگے نہیں بڑھ سکیں گے اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے
تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ	تباہی کی آگ کے شعلے ان کے چہروں کو جھلسا دیں گے
وَهُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ o	اور اس میں وہ بُری طرح منہ بگاڑ رہے ہوں گے (ان سے
اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ	کہا جائیگا) کیا ایسا نہیں ہو چکا کہ اللہ کے قوانین تمہارے سامنے
فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ o	پیش کیے جاتے تھے، اور تم اپنے عمل کے ذریعے انکی تکذیب
قَالُوْا رَبَّنَا	کرتے تھے وہ کہیں گے، پروردگار اسکے سوا
غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا	ہم کیا کہیں کہ ہماری بدبختی ہم پر مسلط ہو گئی تھی
وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ o	اور ہم لوگ غلط راستے پر چل نکلے تھے
رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا	پروردگار، اب ہمیں اس عذاب سے نکال دیجئے اگر دوبارہ
فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ o	ویسے ہی کام کریں تو واقعی ظالم قرار دیئے جانے کے قابل ہونگے
قَالَ اخْسَئُوْا فِیْهَا	کہا جائیگا یہاں کیلئے کچھ کرنیوالی منزل پیچھے رہ گئی اب تمہارا یہی
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ o ۲۳/۱۰۱-۱۰۸	ٹھکانا ہے لہٰذا اس سلسلے میں بات کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔

اس دن حساب کتاب میں اللہ کی طرف سے کوئی رعایت نہیں کی جائے گی

حَتّٰیٓ اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِیْهِمْ	قیامت کے روز دوسروں کی محنت پر عیش کرنیوالے استحصالی طبقہ
بِالْعَذَابِ	کو جب گرفتار عذاب کیا جائے گا
اِذَا هُمْ یَجْئَرُوْنَ ۞	تو وہ چیخنے چلانے اور آہ و زاری کرنے لگیں گے
لَا تَجْئَرُوا الْیَوْمَ	ان سے کہا جائیگا، آج تمہاری آہ و زاری کا کچھ فائدہ نہیں
اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۞ ۲۳/۶۴-۶۵	ہماری طرف سے اب تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔

مفاد دنیا چاہنے والوں کیلئے قیامت میں میزان کھڑی کرنیکی ضرورت نہیں ہوگی

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا	کفر کی روش پر چلنے والے لوگوں نے کیا سمجھ رکھا ہے
اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ	وہ اللہ اور اس کے نظام و قوانین کو چھوڑ کر
مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ؕ	اس کے بندوں کو اپنے اولیاء اور کارساز بنا لیتے ہیں
اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ۞	ایسے کافروں کی ضیافت کیلئے ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ	ان سے کہو، کیا ہم بتائیں کہ وہ کون ہیں
اَعْمَالًا ۞	جن کی سعی و عمل سب بے کار چلی جاتی ہے
اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ	یہ وہ لوگ ہیں جن کی ساری کوششیں
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	دنیاوی زندگی کی مفاد کوشیوں میں ضائع ہو جاتی ہیں اور سمجھتے
وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۞	ہیں کہ جو کچھ وہ اپنی کاریگری سے بنا رہے ہیں بہت اچھا ہے
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	یاد رکھو جو لوگ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی اور سرکشی کرتے
وَلِقَآئِهٖ	ہیں اور نہیں سمجھتے کہ اللہ کے قانون مکافات کا سامنا بھی کرنا

فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ	ہوگا انکے تمام اعمال ضائع چلے جاتے ہیں اور ان کیلئے کچھ بھی
فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ	بچتا نہیں لہٰذا قیامت کے روز ان کے اعمال کو جانچنے کے لئے
الۡقِيٰمَةِ وَزۡنًا○	میزان تک کھڑی کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی
ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ	یہ ہوگا وہ جہنم جو ان کی کارگزاریوں کے نتیجہ میں سامنے
بِمَا كَفَرُوۡا	آجائیگا اسلئے کہ یہ لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی سے انکار
وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَرُسُلِىۡ	کرتے تھے اور اس کی وحی اور اس کے رسولوں کی تعلیم کو
هُزُوًا○ ۱۸/۱۰۲-۱۰۶	انہوں نے مذاق میں تبدیل کر دیا تھا۔

اعمال کا سراب

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا	جو لوگ قوانین خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں
اَعۡمَالُهُمۡ كَسَرَابٍۢ بِقِيۡعَةٍ	ان کے اعمال کی مثال ایک سراب کی سی ہے،
يَّحۡسَبُهُ الظَّمۡاٰنُ مَآءًؕ	جن اعمال کو وہ ذریعہ نجات سمجھتے تھے
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمۡ يَجِدۡهُ شَيۡـًٔا	جب نتیجہ نکلے گا تو انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا
وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ	وہاں وہ اللہ کے قانون مکافات کو موجود پائیں گے
فَوَفّٰٮهُ حِسَابَهٗ ؕ	جس نے ان کے ہر عمل کا پورا پورا حساب چکا دیا ہوگا
وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ۙ○ ۲۴/۳۹	اور اللہ کا قانون مکافات حساب کرنے میں ذرا دیر نہیں کرتا۔

فلاحی نظام قائم نہ کرنے والوں کا آخرت میں ٹھکانا جہنم ہوگا

وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ	اور جس کا اعمال نامہ نا مساعدت کے نشان لیے ہوگا
فَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُوۡتَ كِتٰبِيَهۡ ۚ○	وہ بصد حسرت و یاس کہے گا، کاش یہ رجسٹر مجھے نہ دیا جاتا

وَلَمْ اَدْرِ مَاحِسَابِيَهْ ۚ	اور نہ مجھے معلوم ہوتا کہ میرے اعمال کا حساب کیا ہے
يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۚ	اے کاش! کسی طرح موت میرا قصہ تمام کردیتی
مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۚ	افسوس کہ آج میرا مال میرے کسی کام نہ آیا
هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۚ	اور میرا سارا غلبہ واقتدار ختم ہوگیا
خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ	کہا جائیگا اسے پکڑو اور اسکی گردن میں طوق ڈال دو
ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ	پھر اسے جہنم میں جھونک دو
ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ	پھر اسے ایک لمبی زنجیر میں
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۗ	جکڑ دو یہ وہ ہے
اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۙ	جو اللہ العظیم کے دیئے ہوئے نظام پر یقین نہیں رکھتا تھا
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى	اور اس نے ایسے انتظامات نہیں کیے تھے کہ جس سے معذور
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۗ	وبے روزگار لوگوں کو بھی ضروریات زندگی مہیا ہوتی رہتیں

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ ۲۵-۳۵/۶۹ لہٰذا آج یہاں اس کا کوئی دوست اور غم خوار نہیں ہے۔

ظہور نتائج کے وقت بخل سے سمیٹا ہوا مال انسان کے گلے کا طوق بن جائیگا

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ	جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے سامان معیشت کو روک رکھتے ہیں
بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ	اور اسے عالمگیر انسانیت کی پرورش کے لئے دے نہیں دیتے
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ	وہ یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ روش ان کے لئے اچھی ہوگی
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ	نہیں! یہ روش ان کے لئے بڑی خرابی کا موجب ہوگی
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ	بخل سے سمیٹا ہوا مال واسباب انکے گلے کا طوق بن جائے گا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ	قیامت کے روز، یاد رکھو اللہ کی ملکیت ہیں وہ تمام

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اشیائے کائنات جن سے ان کا جمع کردہ مال واسباب ترکیب پاتا ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ۝ ۳/۱۸۰ لہٰذا آگاہ رہو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

ظالموں کا اس دن نہ کوئی حمایتی ہوگا نہ سفارش کرنے والا

وَاَنۡذِرۡهُمۡ يَوۡمَ الۡاٰزِفَةِ لوگوں کو ظہور نتائج کے دن سے خبردار کرتے رہو جو زیادہ دور نہیں
اِذِ الۡقُلُوۡبُ لَدَى الۡحَنَاجِرِ اس دن دہشت سے لوگوں کے کلیجے منہ کو آرہے ہونگے
كٰظِمِيۡنَ ؕ اور انکی جان پر بنی ہوگی
مَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ حَمِيۡمٍ ظالموں کا اس دن کوئی حمایتی نہیں ہوگا
وَّلَا شَفِيۡعٍ يُّطَاعُ ۝ؕ اور نہ کوئی ایسا سفارشی جس کی بات مانی جائے
يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ یاد رکھو اللہ نگاہ کی خیانتوں سے بھی باخبر ہوتا ہے
وَمَا تُخۡفِى الصُّدُوۡرُ ۝ اور دل میں گزرنے والے خیالات سے بھی
وَاللّٰهُ يَقۡضِىۡ بِالۡحَقِّ ؕ ۴۰/۱۸-۲۰ لہٰذا اس کا ہر فیصلہ حق پر مبنی ہوتا ہے۔

اس دن نہ مال کام دے گا نہ کسی کی شفاعت کام آئے گی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اے وہ لوگو، جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰكُمۡ اس نظام کے قیام واستحکام کیلئے ہمارا دیا ہوا رزق وقف کردو
مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ قبل اس کے کہ ظہور نتائج کا وقت آجائے جب زندگی
لَّا بَيۡعٌ فِيۡهِ کی خوشحالیوں کو اس مال وزر سے خرید کر نہ لا سکو گے
وَلَا خُلَّةٌ اور نہ اس وقت کسی کی دوستی وشناسائی کام دے گی
وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ اور نہ کسی کی شفاعت یا سفارش ہی مددگار ثابت ہو سکے گی یاد

وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۲/۲۵۴ زکھو، جو اس حقیقت سے انکار کرتا ہے وہ گویا اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

ظہور نتائج کے وقت نہ سفارش کام آئے گی نہ رشوت

وَاتَّقُوْا يَوْمًا اور بچو ظہور نتائج کے دن سے

لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا جب کوئی فرد کسی دوسرے کے کام نہیں آسکے گا

وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ اور نہ کسی کی شفاعت یا سفارش ہی قبول کی جائے گی

وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ نہ کچھ دے دلا کر خلاصی کرانی ممکن ہو گی

وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ ۲/۴۸ اور نہ کسی طرف سے کوئی امداد ہی مل سکے گی۔

قیامت کے روز اعمال کے نتائج سے دنیا بھر کی دولت بھی نہیں بچا سکتی

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جن لوگوں نے قرآنی نظام کے خلاف زندگی بسر کی

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ان کے قبضہ میں اگر ساری زمین کی دولت ہو

وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ اور اتنی ہی مزید اس کے ساتھ شامل کر لیں اور چاہیں

لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ کہ اسے فدیہ میں دے کر عذاب سے بچ جائیں قیامت کے روز

مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ تو ایسا نہیں ہو سکے گا، ان سے اس سلسلہ میں کچھ قبول نہیں کیا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ جائیگا اور انہیں دردناک سزا مل کر رہے گی

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وہ چاہیں گے کہ دوزخ کی آگ سے نکل بھاگیں

وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا مگر اس سے نکل نہیں سکیں گے

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ ۵/۳۶-۳۷ وہ عذاب ان پر مسلط رہے گا۔

اللہ کے احکام کے خلاف زندگی بسر کرنے والے

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا	جن لوگوں نے قوانین خداوندی کو قبول کر لینے کے بعد
بَعۡدَ اِیۡمَانِہِمۡ	ان کی خلاف ورزی شروع کر دی
ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا	اور پھر اس خلاف ورزی میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے
لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُہُمۡ ۚ	تو ان کا محض زبان سے توبہ توبہ کہتے رہنا بے کار ہو گا
وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوۡنَ ؁	وہ گمراہ کے گمراہ ہی رہیں گے
اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا	لہٰذا جو لوگ قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرتے رہے
وَمَاتُوۡا وَہُمۡ کُفَّارٌ	اور پھر اس کفر کی حالت میں مر گئے
فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِہِمۡ مِّلۡءُ	تو ان میں سے اگر کوئی دنیا بھر کی دولت دے کر
الۡاَرۡضِ ذَہَبًا وَّلَوِ افۡتَدٰی بِہٖ ؕ	اپنی خلاصی کرانا چاہے تو نہیں کرا سکے گا
اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ	ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا
وَّمَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ؁ ۳/۹۰-۹۱	اور کوئی ایسا نہیں جو ان کی مدد کر سکے۔

مغالطہ دور کر لو

وَقَالُوۡا لَنۡ تَمَسَّنَا النَّارُ	یہ لوگ کہتے ہیں کہ جہنم کی آگ ہمیں چھوئے گی بھی نہیں
اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدَۃً ؕ	اور اگر وہاں گئے بھی تو محض چند دنوں کے لئے جائیں گے
قُلۡ اَتَّخَذۡتُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ عَہۡدًا	ان سے پوچھو، کیا تم نے اللہ سے ایسا کوئی عہد لے رکھا ہے
فَلَنۡ یُّخۡلِفَ اللّٰہُ عَہۡدَہٗۤ	جس کی خلاف ورزی وہ نہیں کرے گا
اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ	یا تم اللہ کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہو
مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ؁	جن کی تمہارے پاس کوئی علمی دلیل ہی نہیں ہے

بَلٰی	یاد رکھو! ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ ہمارا قانون یہ ہے کہ
مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً	جو لوگ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر لیتے ہیں
وَّ اَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْٓئَتُہٗ	تو ان کے معاشرہ کو برائیاں گھیر لیتی ہیں
فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ	لہٰذا ان کی زندگیاں ہمیشہ پریشانیوں کی آگ میں جلتے گزرتی
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ O ۸۱۔۲/۸۰	ہیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

خوش فہمیوں میں نہ پڑے رہو

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ	مختلف مذہبی گروہ اپنے اپنے طور پر دعوے کرتے ہیں کہ
اِلَّا مَنْ کَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی	ان کے سوا کوئی اور جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا
تِلْکَ اَمَانِیُّهُمْ	یہ سب ان لوگوں کی خوش فہمیاں ہیں
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ	ان سے کہو کہ دلیل پیش کرو
اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَO	اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو
بَلٰی	یاد رکھو! ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، ہمارا قانون تو یہ ہے کہ
مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ	جس کسی نے بھی اللہ کے قوانین کے سامنے اپنا سر جھکا دیا
وَهُوَ مُحْسِنٌ	اور ان کے مطابق معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کیا
فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ	تو یہ لوگ ہیں جنہیں ان کے پروردگار کی جانب سے اجر ملتا
وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ	ہے اور ان کی دنیا و آخرت کی زندگیاں ہر طرح کے خوف
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ O ۱۱۲۔۲/۱۱۱	اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔

قوانین خداوندی سے سرکش لوگوں کیلئے دنیاوآخرت میں خوشگواری نہیں ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا	حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے قوانین کی تکذیب کریں گے
وَاسۡتَکۡبَرُوۡا عَنۡهَا	اور ان سے سرکشی برتیں گے
لَا تُفَتَّحُ لَهُمۡ اَبۡوَابُ السَّمَآءِ	وہ کبھی زندگی کی خوشگواریوں سے بہرہ یاب نہیں ہو سکیں گے
وَلَا یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ	ان کا جنت میں داخل ہونا ایسے ہی ناممکن ہے
حَتّٰی یَلِجَ الۡجَمَلُ فِیۡ سَمِّ الۡخِیَاطِ	جیسے سوئی کے ناکے سے موٹے رسے کا گزرنا
وَکَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُجۡرِمِیۡنَ ۝	مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدلہ ملا کرتا ہے
لَهُمۡ مِّنۡ جَهَنَّمَ مِهَادٌ	ان کا تو بچھونا بھی جہنم ہو گا
وَّمِنۡ فَوۡقِهِمۡ غَوَاشٍ	اور اوڑھنا بھی جہنم
وَکَذٰلِکَ نَجۡزِی الظّٰلِمِیۡنَ ۝ ۷/۴۰-۴۱	ظلم و سرکشی کا نتیجہ یہی کچھ ہوا کرتا ہے۔

جو لوگ دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں انہیں دوہرا عذاب ہو گا

لِیَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ کَامِلَةً	یہ لوگ اپنے اعمال کا پورا بوجھ بھی اپنی پیٹھ پر لادے ہوں گے
یَّوۡمَ الۡقِیٰمَةِ	قیامت کے روز
وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِیۡنَ	اور ان لوگوں کے اعمال کے بوجھ کا کچھ حصہ بھی
یُضِلُّوۡنَهُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ	جنہیں یہ بربنائے جہالت گمراہ کرتے رہے تھے اُف! کس
اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوۡنَ ۝ ۱۶/۲۵	قدر برا ہے یہ بوجھ جسے یہ لوگ اپنے اوپر لادے جا رہے ہیں۔

غلط روش پر چلنے والے لوگ اس روز، اپنے آپ سے جھگڑیں گے

یَوۡمَ تَاۡتِیۡ کُلُّ نَفۡسٍ تُجَادِلُ عَنۡ نَّفۡسِهَا ١٦/١١١	ہر غلط روش پر چلنے والا، اپنے اعمال کے نتائج دیکھ کر اس روز خود اپنے آپ سے جھگڑ رہا ہو گا۔

****

شفاعت

مادہ : ش ف ع

شَفُعٌ ۔ اس لفظ کے بنیادی معنی ہیں کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملا دینا، دو چیزوں کو ایک دوسرے کے ساتھ متصل کر دینا اور اس طرح ایک دوسرے کا جوڑا بنا دینا اور شَفَاعَةٌ کے معنی ہیں دوسرے کے ساتھ اس کی مدد کرتے ہوئے یا اس کی خبر گیری کرتے ہوئے مل جانا۔

ان مثالوں سے واضح ہے کہ شَفُعٌ کے بنیادی معنی ہیں کسی چیز کا کسی دوسری چیز کے ساتھ مل جانا، اور اس طرح ایک سے دو ہو جانا، اس کے بعد شَفَاعَةٌ کے معنی سفارش اس لئے ہو گئے کہ اس میں ایک فرد کسی دوسرے فرد کی معاونت کے لئے اس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے، اور اس کے حق میں سفارش کرتا ہے، نیز اس کے معنی دعا کرنے کے بھی آتے ہیں۔

قرآن کریم انفرادی زندگی گزارنے کی بجائے اجتماعی زندگی گذارنا سکھاتا ہے، کیونکہ فرد کی صلاحیتوں کی نشو و نما اور اس کی ذات کی بالیدگی اجتماعی نظام ہی میں ممکن ہے۔ اس اعتبار سے جماعت مومنین کا ہر فرد، دوسرے کا شَفِیعٌ ہوتا ہے یعنی اس کی معاونت کے لئے ہر وقت اس کے ساتھ اور ان کے نظام کا مرکز یا امیر، ہر ایک کا شفیع، وہ افرادِ معاشرہ میں سے کسی کو محسوس ہی نہیں ہونے دیتا کہ وہ تنہا ہے۔

اس جماعت کی یہ شفاعت یا معاونت اپنے حلقہ سے باہر بھی جاتی ہے، اس لئے کہ ان کا فریضہ تمام

نوعِ انسان کی ربوبیت ہوتا ہے۔ فرمایا مَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنۡ لَّهٗ نَصِيۡبٌ مِّنۡهَا‌ ۚ وَمَنۡ يَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا‌ ؕ ۴/۸۵

"جو کوئی معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے کے لئے دوسروں کے ساتھ مدد کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے اسے اس میں سے حصہ مل جاتا ہے اور جو کوئی معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے کے لئے دوسروں کا ساتھ دیتا ہے تو اس کو اس میں سے حصہ مل جاتا ہے"۔ واضح رہے کہ تعاون میں ایک دوسرے کی مدد کرنا مقصود ہوتا ہے لیکن شفاعت میں ایک فرد دوسرے کی مدد کے لئے اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔

لیکن ہمارے ہاں شفاعت کے سلسلہ میں ایک باطل عقیدہ بنا لیا گیا ہے کہ جب قیامت کے روز حساب کتاب ہوگا اور مجرمین کو دوزخ کی سزا سنادی جائے گی تو اللہ کے مقرب بندے، بالخصوص حضرات انبیاء کرام اور ان میں سے بھی خصوصیت کے ساتھ، نبی کریمؐ اللہ کے حضور ان مجرمین کی سفارش کریں گے اور ان کی سفارش پر اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا اور وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ شفاعت کا یہ عقیدہ دین کی ساری عمارت منہدم کر دیتا ہے جس کی بنیاد قانونِ مکافات عمل پر ہے۔ وہ کہتا ہے۔

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ‏ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۚ ۹۹/۷۔۸

"جس نے ذرہ برابر بھی کوئی عمل خیر کیا ہوگا تو اس کا نتیجہ سامنے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی کوئی عملِ شر کیا ہوگا تو اس کا نتیجہ بھی اپنے سامنے دیکھ لے گا"

لہٰذا اللہ کے قانون کی رو سے تو عمل کا ذرہ ذرہ نتیجہ خیز ہوتا ہے اور سامنے آجاتا ہے۔

قرآن کریم بار بار شفاعت کے عقیدہ کی تردید کرتا ہے، اور صاف کہتا ہے کہ فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيۡنَ ؕ ۷۴/۴۸ "لوگوں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت کچھ کام نہیں دے گی"

سورۃ بقرہ میں فرمایا۔ لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـئًا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ ۲/۴۸

''وہاں کوئی فرد کسی دوسرے کے کچھ کام نہیں آسکے گا نہ کسی کی شفاعت ہی قبول کی جائے گی نہ کسی سے معاوضہ لے کر ہی چھوڑا جائے گا اور نہ مجرمین کی کوئی مدد ہی کر سکے گا'' اور حضور نبی کریمؐ کی شفاعت کے سلسلہ میں فرمایا۔ اِسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ اَوۡ لَا تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ اِنۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً فَلَنۡ يَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ ۹/۸۰

''اے رسولؐ تم ان لوگوں کیلئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو برابر ہے۔ انہیں معاف کرانے کیلئے اگر تم ستر مرتبہ بھی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ کے نظام اور قوانین کیخلاف زندگی بسر کی ہے'' پھر فرمایا وَلَا تَكُنۡ لِّلۡخَآئِنِيۡنَ خَصِيۡمًا ۙ ۴/۱۰۵

''اے رسولؐ ایسا ہرگز نہ کرنا کہ قوانین خداوندی سے خیانت کرنے والوں کی وکالت کرنے لگ جاؤ'' صاف نظر آتا ہے کہ شفاعت کا یہ باطل عقیدہ اس سازش کا حصہ ہے جس میں اہل ایمان کو دین کی پٹڑی سے ہٹا کر اپنے خود ساختہ مذہب کی طرف لانا مقصود تھا اور قرآن کے دیئے ہوئے قانونِ مکافات کے مقابلہ میں دور ملوکیت کی اس دھاندلی کو عام کرنا تھا کہ جس طرح بادشاہوں کے مقربین ان کے پاس مجرمین کی سفارش کر کے انہیں معافی دلا دیا کرتے ہیں اس طرح اللہ کے مقربین بھی تمہارے جرائم کی تمہیں معافی دلا دیں گے۔

اس عقیدہ کو عیسائیوں کے کفارہ کے عقیدے نے بھی تقویت دی کہ حضرت عیسٰیؑ نے اپنی زندگی کا کفارہ دے کر اپنی امت کے گناہگاروں کو جہنم سے بچا لیا۔ ہمارے ہاں بھی ایسی روایات وضع کر لی گئیں کہ ''قیامت کے روز حساب کتاب ہو چکے گا اور مجرمین دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے تو نبی کریمؐ سجدے میں گر جائیں گے اور جب تک اللہ تعالیٰ آپؐ کی امت کے تمام افراد کو دوزخ سے نکال کر جنت میں نہیں بھیج دے گا حضورؐ نہ سجدے سے سر اُٹھائیں گے نہ خود جنت میں جائیں گے''

اس طرح سے اس بد نصیب قوم کو جرائم کے ارتکاب میں بیباک کر دیا گیا۔ مقصد اس سے یہ تھا کہ یہ قوم اللہ کے راستہ سے ہٹ کر جرائم کے ارتکاب میں دلیر ہو جائے اور اس طرح آہستہ آہستہ

جرائم پیشہ بن جائے تاکہ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہو کر تباہیوں اور بربادیوں کے جہنم میں جا گرے۔

o

اعمال کے بدلے نہ کسی کی شفاعت کام دے گی نہ فدیے اور نذرانے وغیرہ

وَاتَّقُوْا يَوْمًا	اور بچو اس دن سے
لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا	جب کوئی ذرا بھر کسی دوسرے کے کام نہیں آسکے گا
وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ	اور نہ کسی سے کوئی فدیہ یا نذرانہ ہی قبول کیا جائے گا
وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ	اور نہ کسی کی شفاعت ہی کسی کے کام آئے گی
وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ ۲/۱۲۳	اور نہ مجرموں کو کسی طرف سے کوئی مدد ہی مل سکے گی۔

اس دن کوئی قوت ایسی نہیں ہو گی جو انسانی اعمال کے نتائج کو روک سکے

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ○	اس دن انسانی اعمال کے اندر پنہاں نتائج ظاہر ہو کر سامنے آجائیں
فَمَالَهٗ مِنْ قُوَّةٍ	گے اور کوئی قوت ایسی نہیں ہو گی جو ان نتائج کو روک سکے
وَّلَا نَاصِرٍ ○ ۸۶/۹-۱۰	اور نہ کوئی مددگار ہی ہو گا جو انسان کو ان نتائج سے بچا سکے۔

اس دن فیصلے، سفارشوں پر نہیں بلکہ قانون پر مبنی ہوں گے

وَمَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○	تم کیا جانو کہ فیصلے کا دن کیسا ہو گا ؟
ثُمَّ مَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ○	تمہیں کیا معلوم کہ فیصلے کے دن کیا بیتے گی ؟

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ یاد رکھو! اس دن کوئی بھی کسی کے کچھ کام نہیں آسکے گا!!
وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝۱۹ ۔ ۸۲/۱۷ اور اس دن تمام فیصلے اللہ کے قانون کے مطابق ہوں گے۔

اللہ کے سامنے نہ کوئی ولی کام آئے گا نہ شفاعت کرنے والا۔

اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ — اللہ کے سامنے تم اس طرح پیش کیے جاؤ گے کہ
لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ — اس کے سوا نہ کوئی ولی تمہارے کام آئے گا
وَّلَا شَفِيْعٌ ۶/۵۱ — اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا۔

نبی کریمؐ کی شفاعت یا سفارش

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ — اے نبیؐ، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم
اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ — ان لوگوں کے لئے مغفرت چاہو یا نہ چاہو
لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ — اللہ کی مغفرت و حفاظت انہیں ہرگز حاصل نہیں ہوگی
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ — یاد رکھو! اللہ کے قانون کی رو سے ان لوگوں پر سلامتی کی راہیں نہیں کھلا
الْفٰسِقِيْنَ ۝ ۶۳/۶ — کرتیں جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں۔

نظامِ خداوندی کے مخالفوں کیلئے کسی کی سفارش قبول نہ ہوگی

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ — اے رسولؐ! تم ان لوگوں کیلئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو،
اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً — برابر ہے انہیں معاف کر دینے کیلئے اگر تم ستر مرتبہ بھی
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ — درخواست کرو گے تو اللہ انہیں، ہرگز معاف نہیں کرے گا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ اس لیے کہ انہوں نے اللہ کے نظام کے خلاف زندگی بسر کی تھی
وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ سوچو کہ ایسے لوگوں پر سعادت کی راہیں کس طرح کشادہ
الۡفٰسِقِيۡنَ ۠ ۹/۸۰ ہو سکتی ہیں جو نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل جائیں۔

قوانینِ خداوندی کیساتھ دوسرے قوانین کو شامل کرنے والونکی مغفرت

مَا كَانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا نبیؐ کے لئے یہ جائز نہیں اور نہ اہل ایمان کیلئے ہی جائز ہے کہ
اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا وہ ان لوگوں کے لئے مغفرت چاہیں جنہوں نے
لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ اللہ کے اقتدار و قوانین کیساتھ دوسروں کو شامل کر لیا ہے
وَلَوۡ كَانُوۡۤا اُولِىۡ قُرۡبٰى خواہ وہ ان کے قرابت دار کیوں نہ ہوں
مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ
اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ۹/۱۱۳ جہنم کے مستحق ہیں۔

ملائکہ کی شفاعت

وَكَمۡ مِّنۡ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ کائنات میں کتنے ہی فرشتے موجود ہیں
لَا تُغۡنِىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا ۵۳/۲۶ لیکن ان کی شفاعت کسی کے کچھ کام نہیں آسکتی۔

ولیوں کی شفاعت

وَّلَا يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اور اللہ کے سوا کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۴/۱۷۳ نہ کوئی ولی اور نہ کوئی مددگار۔

اس دن تمہارے پیشواؤں اور رہنماؤں کی اصلیت تمہیں معلوم ہو جائے گی

وَقِيلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ	اور قیامت کے روز لوگوں سے پوچھا جائیگا کہاں ہیں تمہارے وہ رہنماو
تَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ	پیشوا جن کی تم اللہ کے قوانین کی بجائے اطاعت کیا کرتے تھے
هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝	کیا آج وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں؟ یا کیا وہ خود اپنا بچاؤ ہی کر سکتے
فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۝	ہیں سو ان راہنماؤں اور پیشواؤں کو مع انکے متبعین کے اوندھے منہ
وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۝	جہنم رسید کر دیا جائیگا یعنی ابلیس کے سارے لاؤ لشکر کو
قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۝	وہاں وہ پیشوا اور ان کے متبعین آپس میں جھگڑیں گے متبعین اپنے
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝	پیشواؤں سے کہیں گے قسم اللہ کی تمہارے پیچھے لگ کے تو ہم گمراہ
اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝	ہی ہو گئے ہم نے تمہیں خدائے رب العالمین کا درجہ دیدیا تھا
وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝	حالانکہ تم سخت مجرم لوگ تھے جنہوں نے ہمیں غلط راستوں پر
فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِيْنَ ۝	ڈالدیا آج نہ کوئی ایسا ہے جو ہماری شفاعت کر سکے
وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ ۲۶/۹۲-۱۰۱	اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے۔

وہاں کسی کو سفارش کی جرأت نہیں ہو گی

مَنْ ذَا الَّذِيْ	ایسا کون ہے جو اس کی جناب میں
يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ ۲/۲۵۵	اس کے قانون کیخلاف کسی کی شفاعت یا سفارش کر سکے۔

سفارش کا سراب

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى	تم ہماری عدالت میں اس طرح تنہا پیش کیے جاؤ گے

كَمَا خَلَقۡنٰكُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ　　جس طرح پہلے تنہا پیدا کیے گئے تھے

وَّتَرَكۡتُمۡ مَّا خَوَّلۡنٰكُمۡ وَرَآءَ ظُهُوۡرِكُمۡ ۚ　　تمہارا اعمال سب پیچھے رہ جائے گا۔

وَمَا نَرٰى مَعَكُمۡ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ　　اور تمہارے وہ سفارشی بھی کہیں نظر نہیں آئیں گے

زَعَمۡتُمۡ اَنَّهُمۡ فِيۡكُمۡ شُرَكٰٓؤُا ؕ　　جن کے متعلق تمہیں زعم تھا کہ ہر حال میں تمہارا ساتھ دینگے

لَقَدۡ تَّقَطَّعَ بَيۡنَكُمۡ　　اس وقت تمہارے اور ان کے تمام تعلقات منقطع ہو جائیں گے

وَضَلَّ عَنۡكُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ۶/۹۵　　اور جسے تم نے حقیقت سمجھا تھا وہ سراب نکلے گا۔

قوانینِ خداوندی سے خیانت کرنے والوں کی رہائی کی خاطر جھگڑنے مت لگو

وَلَا تَكُنۡ لِّلۡخَآئِنِيۡنَ　　اے رسولؐ، ایسا ہرگز نہ کرنا کہ قوانین خداوندی سے خیانت کرنیوالوں

خَصِيۡمًا ۴/۱۰۵　　کی رہائی کی خاطر جھگڑنے لگو۔

وہاں کوئی کسی کا وکیل نہیں ہو گا

هٰۤاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ　　تم لوگ مجرموں کو چھڑانے کیلئے جھگڑے کرتے ہو

فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا　　دنیاوی زندگی میں

فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ　　لیکن قیامت کے دن کون ہو گا جو اللہ سے ان کیلئے جھگڑا کر سکے

اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا ۴/۱۰۹　　وہاں ان کی وکالت کون کرے گا؟

وہ اہل جہنم جنہوں نے دنیا میں زبانی جمع خرچ کیا

كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ　　وہاں ہر کوئی اپنے اپنے اعمال کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہو گا

اِلَّآ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ ۛؕ فِيۡ جَنّٰتٍ ۛ	البتہ اصحاب یمن وسعادت جنت کی خوشگواریوں میں ہوں گے
يَتَسَآءَلُوۡنَ ۙ عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۙ	وہ مجرمین سے پوچھیں گے
مَا سَلَكَكُمۡ فِيۡ سَقَرَ	تمہیں کس وجہ سے دوزخ میں آنا پڑا وہ کہیں گے
قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ۙ	ہم نظام خداوندی قائم کرنے والوں میں سے نہ تھے یعنی ہم نے
وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ۙ	معذوروں اور بیروزگاروں کی روزی کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا اس
وَكُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ۙ	سلسلہ میں ہم بھی دوسروں کیساتھ مل کر محض باتیں ہی بناتے رہے
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ۙ	اور یوں اللہ کے قانون مکافات اور اس دن کی عملاً تکذیب کرتے رہے
حَتّٰٓى اَتٰٮنَا الۡيَقِيۡنُ ؕ	ہم اس روش پر چلتے رہے تا آنکہ یہ تباہی حقیقت بن کر ہمارے
فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ	سامنے آگئی اور کسی شفاعت کرنے والے کی
شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيۡنَ ؕ ۷۴/۳۸-۴۸	شفاعت ہمارے کام نہ آئی۔

وہاں نہ کسی کی شفاعت کام دے گی نہ فدیہ یا نذرانہ

وَذَرِ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا	انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو
دِيۡنَهُمۡ لَعِبًا وَّلَهۡوًا	جنہوں نے دین کو کھیل تماشا بنا لیا ہے
وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا	اور دنیاوی زندگی کے فریب میں پھنس گئے ہیں
وَذَكِّرۡ بِهٖۤ	بہر حال ان کے سامنے قوانین خداوندی پیش کرتے رہو
اَنۡ تُبۡسَلَ نَفۡسٌۢ بِمَا كَسَبَتۡ ۖ	کیونکہ اللہ نہیں چاہتا کہ لوگ اپنے کرتوتوں کے وبال میں پھنس
لَيۡسَ لَهَا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِىٌّ	جائیں اور پھر اللہ کے سوا نہ کوئی ولی ان کے کام آسکے
وَّلَا شَفِيۡعٌ ۚ	نہ کوئی شفاعت کرنے والا

وَاِنۡ تَعۡدِلۡ كُلَّ عَدۡلٍ لَّا يُؤۡخَذۡ مِنۡهَا ؕ اور نہ وہ کسی قسم کا فدیہ یا نذرانہ دے کر ہی چھوٹ سکیں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ اور اپنے کیے

اُبۡسِلُوۡا بِمَا كَسَبُوۡا ۚ ۶/۷۰ کی سزا میں گرفتار ہو جائیں۔

وہاں نہ کسی کی دوستی کام آسکے گی اور نہ کسی کی شفاعت ہی چلے گی

وَلَا خُلَّةٌ وہاں نہ کسی دوست کی دوستی کسی کے کام آسکے گی

وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ ۲/۲۵۴ اور نہ کسی کی شفاعت ہی چلے گی۔

****

جنت ابدی

مادہ: ج ن ن

جَنَّ کے معنی ہیں چھپالینا، نگاہوں سے اوجھل کر دینا، عربوں کے ہاں جَنَّۃٌ اس باغ کو کہتے تھے جس کی زمین درختوں کی کثرت کی وجہ سے نظر نہ آئے۔ چونکہ عرب کی بے برگ وگیاہ صحرائی زمین میں جہاں دور دور تک پانی اور سبزہ کا نام ونشان تک دکھائی نہیں دیتا تھا۔ جنت یاباغ یعنی پانی، سبزہ، درخت ان کا پھل اور سایہ، بے بہا نعمت تھی اسی لئے ان کے ہاں زندگی کی انتہائی کامرانیوں اور کامیابیوں، شگفتگیوں اور شادابیوں، راحتوں اور شادمانیوں کو اسی اصطلاح سے تعبیر کرتے تھے۔

قرآن کریم میں جَنَّۃ" کا لفظ بڑی جامع اصطلاح کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ قرآنی نظام پر عمل پیرا ہونے سے اس دنیا میں جس قسم کا فردوس بدوش معاشرہ متشکل ہوتا ہے۔ اسے بھی جنت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

موت کے بعد طبعی زندگی سے متعلق سازوسامان تو یہاں رہ جائے گا اور نشوونمایافتہ ذات آگے بڑھے گی تاکہ زندگی کی مزید ارتقائی منازل طے کر سکے۔ اس انداز کی حیات بعد الموت کو بھی قرآن نے جنت سے تعبیر کیا ہے۔ چونکہ انسان اپنے شعور کی موجودہ سطح پر یہ سمجھ نہیں سکتا کہ اخروی زندگی کی کنہ وحقیقت کیسی ہوگی۔ لہٰذا قرآن کریم نے اس کی کیفیات وماجرات کو تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے۔ الفاظ وہی ہیں جو جنت ارضی کے لئے استعمال کیے گئے ہیں لیکن ان کا استعمال تشبیہی انداز میں ہوا ہے اس لئے ان کا مفہوم حقیقی نہیں بلکہ مجازی لیا جائے گا اخروی جنت کی زندگی بھی انسانی سفر کی آخری منزل

نہیں۔ وہ صرف راستے کی ایک منزل ہے جہاں سے انسان آگے بڑھتا جائے گا اس جنت سے اگلی منزل کیا ہوگی اس کے متعلق یہاں ہمیں کچھ نہیں بتایا گیا۔ یہ اس جنت کی زندگی میں پہنچ کر معلوم ہوگا۔

انسانی ذات کی نشوونما کی تکمیل معلوم نہیں کہاں پہنچ کر ہوگی۔ جنت انسانی زندگی کی آخری منزل نہیں۔ بلکہ آگے بڑھنے کا مقام ہے۔ اس لئے کہ وہاں بھی "انسان کا نور اس کے آگے آگے چل رہا ہوگا"۔ (۵۷/۱۲) اس کے برعکس جن کی ذات کی نشوونما رک چکی ہوگی، جن میں آگے بڑھنے کی صلاحیت نہیں ہوگی وہ اہل جہنم ہوں گے۔ بہر حال مرنے کے بعد کی جنت اور جہنم، مقامات نہیں ہیں۔ انسانی ذات کی کیفیات ہیں، جن کی حقیقت ہم آج سمجھ نہیں سکتے۔ آج ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ کسی طرح اس دنیا کی جہنم (جس میں ہم سب مبتلا ہیں) جنت میں بدل جائے۔ اور یہ قرآنی نظام کے ذریعے ہو سکے گا۔

جنت ابدی کی آسائشیں پائدار اور اس کے پھل دائمی ہوں گے

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ	اس جنت کی مثال یوں سمجھو جس کا وعدہ کیا گیا ہے
الْمُتَّقُوْنَ	ان لوگوں سے جو قوانین خداوندی کی پیروی کرتے ہیں
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	کہ اس میں پانی کی ندیاں جاری ہوں گی
اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ۱۳/۳۵	اس کی آسائشیں پائدار اور اس کے پھل دائمی ہوں گے۔

اعمال کی جزا میں آنکھوں میں ٹھنڈک کا سامان

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ	کسی انسان کو نہیں معلوم کہ
مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ	کیسا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان پنہاں رکھا گیا ہے
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۳۲/۱۷	ان کے اعمال کی جزا میں۔

جنت ابدی میں تمام رفقاء پاکیزہ سیرت اور بلند کردار کے حامل ہوں گے

قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ	کہو، آؤ میں تمہیں ایسی چیز کا پتہ نشان بتاؤں
بِخَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکُمْ	جو تمام دنیاوی ساز و سامان سے زیادہ بہتر ہے
لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ	اور جو ان کے حصہ میں آتی ہے جو قوانین خداوندی کی پیروی
جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا	کرتے ہیں یہ وہ سدا بہار جنتی زندگی ہے
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا	جس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آتی
وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ	اور جس میں تمام رفقاء پاکیزہ سیرت اور بلند کردار کے حامل ہوتے
وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ٣/١٥	ہیں اور اس میں ہر قدم قانون خداوندی کی ہم آہنگی میں اٹھتا ہے

اس جنت کی وسعت

وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ	جلدی سے پہنچ جاؤ اپنے پروردگار کے سایہ حفاظت میں
وَجَنَّةٍ	اور اس جنت کو حاصل کر لو
عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ٣/١٣٣	جس کی وسعت زمین و آسمان کو محیط ہے۔

جنت ابدی میں ہر طرح کی آسائشیں ہوں گی اور موت نہیں ہو گی

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ	قوانین خداوندی کے مطابق زندگی گزارنے والے لوگ پرامن مقام میں
فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ	ہوں گے سرسبز و شاداب باغات اور ٹھنڈے و میٹھے پانی کے
یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ	خوشگوار چشمے پہننے کے لئے باریک و دبیز ریشمی ملبوسات
مُّتَقٰبِلِیْنَ کَذٰلِكَ	مساوی حیثیت میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے وہ سب باہم ایسی رفاقت
وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ	میں منسلک ہوں گے جو دھوکا سے پاک اور پاکیزگی و فراست کی

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ حاصل ہو گی کامل امن و اطمینان کی زندگی اور مسرت بخش سامان
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ ۵۲-۴۴/۵۱ زیست کی فراوانی ہو گی اور وہاں موت نہیں ہو گی۔

جنت ابدی میں اہل ایمان مرد و خواتین کا نور ان کے آگے اور اطراف میں ہو گا

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اس دن اہل ایمان مرد و خواتین کو دیکھو گے کہ
يَسْعٰى نُوْرُهُمْ ان کا نور دوڑ رہا ہو گا
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ۵۷/۱۲ ان کے آگے اور اطراف میں۔

جنت ابدی میں اہل ایمان اور بھی آگے جانے کی کوشش کریں گے

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ اس دن کی رسوائی سے محفوظ رہیں گے
النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَه، نبیؐ اور ان کے ساتھی اہل ایمان
نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اس دن ان کا نور دوڑ رہا ہو گا
اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ان کے آگے اور ان کے اطراف میں
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ وہ ان ریشمی راہوں پر آگے بڑھتے جائیں گے اور آرزو کریں گے کہ
اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا پروردگار ہمارے نور کو مکمل فرما دیجئے
وَاغْفِرْ لَنَا اور ہمیں ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھئے بے شک یہاں
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۶۶/۸ ہر بات آپ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق واقع ہوتی ہے

جو لوگ دنیا میں جنتی معاشرہ قائم کرتے ہیں انہی کے حصہ میں اخروی جنت آتی ہے

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ حاجیوں کو پانی پلا دینا
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یا خانہ کعبہ کی آبادی کا کوئی کام کر دینا

کَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	ایسا ہی ہے جیسا کہ نظام خداوندی کو دل و جان سے قبول کر لینا
وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ	اور آخرت یا اللہ کے قانون مکافات پر یقین محکم رکھنا
وَجَاهَدَ فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	اور قیام نظام خداوندی کے لئے جدوجہد کرنا
لَا يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ	یادرکھو اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ کام ہرگز برابر نہیں ہیں
وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِی الۡقَوۡمَ	اور ایسے لوگوں کو اللہ کی رہنمائی نہیں مل سکتی
الظّٰلِمِيۡنَ	جو ظالم ہیں اور معاملات کو صحیح مقام نہیں دیتے
اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	لہٰذا اچھی طرح سن لو کہ جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر لیں
وَهَاجَرُوۡا	اور اس نظام کے سلسلہ میں چھوڑنا پڑے اسے چھوڑ دیں
وَجَاهَدُوۡا فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	اور نظام خداوندی کے قیام واستحکام کے لئے دل و جان سے جدوجہد
بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ	کریں اور اس سلسلہ میں اگر جان و مال کی ضرورت ہو تو پیش کریں
اَعۡظَمُ دَرَجَةً عِنۡدَ اللّٰهِ	اللہ کے ہاں ایسے ہی لوگوں کے بلند درجے ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ	اور یہی ہیں جن کی مرادیں بھر آتی ہیں
يُبَشِّرُهُمۡ رَبُّهُمۡ بِرَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَرِضۡوَانٍ	ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمتوں اور عنایات کی بشارت دیتا ہے
وَّجَنّٰتٍ لَّهُمۡ فِيۡهَا نَعِيۡمٌ مُّقِيۡمٌ	ان کے لئے ایک سدابہار نعمتوں سے پر جنتی زندگی ہے
خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ	جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے ایسے کام کرنے والوں

اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ۲۲-۹/۱۹ کے لئے اللہ کے یہاں یقیناً بہت عظیم اجر ہے۔

قیام نظام خداوندی کیلئے جدوجہد کرنے والے ہی جنت ابدی کے مستحق ٹھہرتے ہیں

اِنِّیۡ لَاۤ اُضِيۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡكُمۡ	ہم کسی محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہیں کرتے
مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ	خواہ مرد ہو یا عورت کہ تم سب آپس میں ایک ہی ہو قیام نظام خداوندی

فَالَّذِیۡنَ هَاجَرُوۡا	کے سلسلہ میں جنہیں گھر بار اور وطن چھوڑنے پڑے
وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ	یا جنہیں اس سلسلہ میں ان کے گھروں اور وطن سے نکالا گیا
وَاُوۡذُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِیۡ	اور جو اللہ کی راہ میں ستائے گئے اور جنہوں نے
وَقٰتَلُوۡا وَقُتِلُوۡا	اس نظام کے قیام کی خاطر جنگیں لڑیں اور مارے گئے
لَاُكَفِّرَنَّ عَنۡهُمۡ سَيِّاٰتِهِمۡ	ان کے حسن عمل کی بدولت ان کی چھوٹی موٹی کوتاہیاں محو ہو
وَلَاُدۡخِلَنَّهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ	جائیں گی اور وہ ایک خوشگوار اور سدابہار جنتی زندگی
مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ	میں داخل ہو جائیں گے
ثَوَابًا مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ	یہ اللہ کی جانب سے ان کے کاموں کا بدلہ ہوگا
وَاللّٰهُ عِنۡدَهٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ ۳/۱۹۵	اور کاموں کا ایسا حسین بدلہ اللہ ہی سے مل سکتا ہے۔

جنت بخشش کے طور پر نہیں ملا کرتی، یہ اپنے خون جگر سے خریدی جاتی ہے

وَنَزَعۡنَا مَا فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنۡ غِلٍّ	جنت میں لوگوں کے دلوں سے بغض، کینہ، عداوت اور مکر وفریب نکل
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ	جائیں گے کیونکہ اس کے اندر قوانین خداوندی کے چشمے رواں
وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ	ہوں گے وہ لوگ پکار اٹھیں گے کہ کس قدر قابل حمد وستائش ہے یہ
هَدٰٮنَا لِهٰذَا	ذات جس نے ہماری رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی
وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِیَ	ہم ہرگز اس مقام تک پہنچ نہ سکتے اگر ہمیں اللہ
لَوۡلَاۤ اَنۡ هَدٰٮنَا اللّٰهُ	کی طرف سے رہنمائی نہ ملتی اور ہم اسے اختیار نہ کرتے بے شک
لَقَدۡ جَآءَتۡ رُسُلُ رَبِّنَا بِالۡحَقِّ	اللہ کے جو رسول ہماری طرف آئے تو وہ حقیقی تعلیم لیکر آئے
وَنُوۡدُوۡۤا	اس وقت ندا آئے گی
اَنۡ تِلۡكُمُ الۡجَنَّةُ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا	یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو (بطور بخشش تمہیں نہیں ملی)

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۷/۴۳ — یہ تمہارے اپنے کاموں کا نتیجہ ہے اسے تم نے اپنے خون جگر سے خریدا ہے

جن کے لئے جنت میں داخل ہونا ناممکن ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا — جن لوگوں نے ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کر کے انکی

وَاسْتَكْبَرُوْا — تکذیب کی اور ان سے سرکشی برتی

عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ — انکے لئے جنت کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے

وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ — ان کا جنت میں داخل ہونا ایسے ہی ناممکن ہے

حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ — جیسے سوئی کے ناکے سے موٹے رسے کا گزرنا

وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ۷/۴۰ — یاد رکھو! مجرمین کی غلط روش کے نتائج ایسے ہی ہوتے ہیں۔

جن پر جنت حرام کر دی گئی ہے

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ — دیکھو، جو کوئی اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسروں کے قوانین شریک

فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ — کرتا ہے تو اللہ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے

وَمَاْوٰهُ النَّارُ — ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۵/۷۲ — اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

جہنم ابدی

جہنم، بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ لفظ عبرانی الاصل ہے، اور جی اور ہنوم دو لفظوں سے مرکب ہے، کہا جاتا ہے کہ زمانہ قدیم میں یروشلم کے جنوب میں ایک وادی تھی جس میں مولوک دیوتا کا مندر تھا۔ وہاں انسان کو زندہ جلا کر اس دیوتا کے حضور قربانی پیش کی جاتی تھی۔ عبرانی میں وادی کو جی کہتے ہیں اور جس کی طرف وہ وادی منسوب تھی اس کا نام ہنوم تھا۔ اس طرح اس وادی کا نام جی ہنوم یا جہنم پڑ گیا۔ اس اعتبار سے جہنم سے مراد انسان سوزی ہو گا۔

نظام خداوندی کا منشا یہ ہے کہ انسان کی مضمر صلاحیتوں کی نشو و نما ہو۔ انسانیت برومند اور ثمر بار ہو ایسا معاشرہ جس میں انسانیت نشو و نما پائے جنتی معاشرہ ہے، اس کے مقابلہ میں وہ معاشرہ جس میں انسانیت ذبح ہو جائے اور جل کر راکھ کا ڈھیر بن جائے جہنمی معاشرہ ہے۔ اس کے لئے عربی لفظ جَحِیۡمُ ہے۔ جس کے معنی روک دینا ہیں۔ یعنی جس مقام پر انسانیت کی نشو و نما رک جائے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں جہنم کے متعلق ہے۔

وَجَعَلۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ حَصِيۡرًا ۱۷/۸ ''جہنم ان لوگوں کو گھیرے ہوئے ہے جو قانون خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں'' یعنی جہنم ان لوگوں کے لئے روک کا مقام ہے۔ چونکہ زندگی آگے بڑھتی ہے لہٰذا جس کی نشو و نما یہاں رک جاتی ہے۔ وہ زندگی کی اگلی منزل طے کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ جہنمی زندگی دنیا سے ہی شروع ہو جاتی ہے اور مرنے کے بعد تک یہ سلسلہ باقی رہتا ہے۔ وہاں چونکہ ہمارے شعور کی سطح بلند ہو جائے گی لہٰذا وہاں جہنم ابھر کر سامنے آجائے گی۔

مرنے کے بعد کی زندگی کی کنہ و حقیقت کو ہم اپنے شعور کی موجودہ سطح پر سمجھ نہیں سکتے۔

قرآن کریم نے اس کی جو تفاصیل بیان کی ہیں ان سے ہم اس کے متعلق کچھ ہلکا سا تصور ذہن میں لا سکتے ہیں لیکن وہ بھی اپنے تصورات کی موجودہ سطح تک، وہ زندگی مکان اور زمان کی موجودہ حدود و قیود سے بلند ہو گی۔ اسی لئے جنت کی طرح جہنم بھی کسی مقام کا نام نہیں، زندگی کی کیفیت کا نام ہے، اسی لئے اس کی آگ کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس کے شعلے دلوں کو لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔

جہنم کے متعلق یہ تصور صحیح نہیں کہ اس میں مجرمین جیل خانہ کی طرح سزا کاٹ کر رہا ہو جائیں گے اور پھر جنت میں چلے جائیں گے۔ قرآن کریم اس سلسلہ میں واضح طور پر کہتا ہے کہ وہاں سے نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ قانون ارتقاء کے مطابق جو نوع اپنے اندر آگے بڑھنے کی صلاحیت پیدا نہیں کرتی وہ وہیں کی وہیں رک جاتی ہے آگے نہیں بڑھ سکتی اور یہی اس کا جہنم ہے۔ لہٰذا جہنم کی زندگی کو ابدی کہہ کر پکارا گیا ہے۔

جحیم

مادہ: ج ح م

اَجْحَمَ عَنْهُ۔ وہ اس سے رک گیا۔ اَلْجَحَّامُ۔ بخیل کو کہتے ہیں۔ جو مال و دولت کو روک کر رکھتا ہے۔ جَحَمَ الْبَعِیْرُ۔ اونٹ کے منہ پر ایسا چھینکا چڑھا دینا جس سے وہ کاٹنے سے رک جائے تَجَحَّمَ کے معنی ہیں۔ بخل اور تنگ دلی کی وجہ سے جل بھن جانا۔ اس سے جَحَمَ کے معنی ہوتے ہیں۔ آگ بھڑکانا۔ اَلْجَحْمَۃُ۔ ہر بڑی آگ کو کہتے ہیں جو کسی گہری جگہ میں ہو۔ نیز سخت گرم جگہ کو قرآن کریم میں اَلْجَحِیْمُ جہنم کے لئے آیا ہے۔

قرآن کریم میں غلط اعمال کے نتائج کو عذاب نار سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کیونکہ آگ سب کچھ جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیتی ہے۔ لیکن اگر زندگی اور اس کے مقاصد کے متعلق قرآنی نقطہ نگاہ سے غور کیا جائے، تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی موجودہ زندگی اس کے سلسلہ ارتقاء کی ایک کڑی ہے۔ جسے ابھی بہت آگے جانا ہے۔ قوانین خداوندی کے مطابق عمل کرنے سے انسانی صلاحیتوں میں ایسی نشو و نما آجاتی ہے جس سے وہ مرنے کے بعد، زندگی کی اگلی ارتقائی منازل تک

پہنچنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کی صلاحیتوں کی اس طرح نشو و نما نہ ہو تو وہ آگے بڑھنے کے قابل نہیں رہتا وہیں رک جاتا ہے۔ یہ قانون ارتقاء کا بنیادی اصول ہے۔ اس رک جانے کو قرآن کریم نے اَلْجَحِیْمُ کی اصطلاح سے تعبیر کیا ہے۔ جس کے بنیادی معنی رک جانے کے ہیں۔ لہٰذا جَحِیْمُ انسانی زندگی کی وہ منزل ہے جس میں وہ آگے بڑھنے سے رک جائے اور چونکہ اس رک جانے کا احساس شدید ہو گا۔ اس لیے اس سے انسان کے دل میں ایسی آگ بھڑک اٹھے گی۔
۸۔ ۱۰۴/۷ جو اس کی امیدوں کی کھیتی کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دے گی۔

قرآن کریم کی رو سے فرد یا قوم جس مقام پر رک جائے وہ اس کا جحیم یا جہنم ہے۔ زندگی تو ایک جوئے رواں ہے جسے رواں دواں آگے بڑھتے چلے جانا چاہیے جونہی اس کی روانی بند ہوتی ہے۔ وہ جوئے رواں نہیں رہتی۔ جوہڑ بن جاتی ہے اور اس میں سڑاند پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

النَّار

مادہ :ن و ر

نَارٌ کے معنی ہیں، شعلے کی لپیٹ جو نظر آ جائے۔ نیز اَلنَّارُ کے معنی علامت اور نشانی کے بھی ہیں اس لئے کہ عرب لوگ اپنے اونٹوں کو گرم لوہے سے داغ دے کر نشان لگایا کرتے تھے۔ نارٌ اور نورٌ بعض اوقات ایک ہی معنی میں استعمال ہو جاتے ہیں۔ لیکن عام طور پر نُوْرٌ کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور نَارٌ میں نفرت اور وحشت کا پہلو غالب ہوتا ہے۔ اسی لئے نَارَتِ الْمَرْأَۃُ تَنُوْرُ کے معنی ہیں عورت کا متنفر اور متوحش ہونا۔ نیز غیر مانوس اور وحشی جانوروں کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ بَقَرَۃٌ نَوَارٌ ۔ اس گائے کو کہتے ہیں جو نر سے متنفر ہو۔ حتیٰ کہ مُنَاوَرَۃٌ کے معنی آپس میں گالی گلوچ کے ہیں۔ نیز نائِرَۃٌ کے معنی عداوت و بغض اور فتنہ کے ہیں کیونکہ عداوت اور بغض بھی ایک اندرونی آگ ہے۔ نَائِرَۃُ الْحَرْبِ سے مراد جنگ کا شر اور ہیجان

ہے۔ نَارُ الْحَرْبِ ۔ اس آگ کو کہتے ہیں جسے عرب لوگ پہاڑ کی چوٹی پر جلاتے تھے۔ اور جس سے مراد اعلان جنگ تھا۔ نَارَ الْقَوْمُ کے معنی ہیں قوم نے شکست کھالی۔

اس سے عَذَابُ النَّارِ کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔ یعنی انسانی اعمال کے وہ تباہ کن نتائج جن سے متاعِ حیات جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔ (بمقابلہ جنت کے جس کے نیچے پانی کی نہریں جاری ہیں۔ پانی اور آگ کا تقابل مفہوم کو واضح کر دیتا ہے) اس میں دنیاوی زندگی کی تباہی و بربادی بھی شامل ہے۔ اور اُخروی زندگی کی ہلاکت سامانی بھی۔ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ ہیں جن کی زندگیاں خوف و حزن کے عذاب میں گزرتی ہیں۔ ۳۹-۳۸/۲ یہ آگ دلوں کو محیط ہوتی ہے۔

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ۝ ۷-۱۰۴/۶

"قانون خداوندی کی بھڑکائی ہوئی آگ جس کے شعلے دلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں"

قرآن کریم نے کہا ہے کہ ابلیس کی تخلیق نَارٌ سے ہوئی ہے۔ ۳۸/۷۶ للذا نَارٌ سے بچنے کی تاکید ہے۔ تو اس کا مطلب ابلیسی روش سے بچنا ہے۔ ابلیس تخریبی قوت کا مظہر ہے۔ اسی لئے عَذَابُ النَّارِ تخریبی اعمال کے تباہ کن نتائج کا نام ہے، جس سے انسان کی تمدنی اور معاشرتی زندگی کا نقشہ بھی بگڑ جاتا ہے اور خود اس کی ذات کی صلاحیتیں بھی جھلس جاتی ہیں اس طرح اس کی دنیا و آخرت دونوں تباہ ہو جاتی ہیں۔

جہنم کا احوال تمثیلی انداز میں

وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ	جو لوگ اللہ کے قوانین کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں
عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝	ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے
اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا	جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے

سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا | تو اس سے چیخ و پکار کی کرب انگیز آوازیں سنائی دیں گی

وَّهِيَ تَفُورُO تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ | اور وہ جوش کھارہی ہوگی اور شدت غضب سے پھٹی جاتی ہوگی

كُلَّمَآ أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ | جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا

سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ | تو جہنم کے کارندے ان لوگوں سے پوچھیں گے کیا تمہارے

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ O | پاس تمہاری غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنیوالا کوئی نہیں آیا تھا

قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَآءَنَا نَذِيرٌ | وہ جواب دینگے ہاں ہمارے پاس ایسا آگاہ کرنے والا آیا تھا

فَكَذَّبْنَا | مگر ہم نے اسے جھٹلا دیا تھا ہم نے اللہ کے

وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ | نازل کردہ کو کوئی اہمیت نہ دی نہ اسے تسلیم ہی کیا اور الٹا اسے مطعون

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ كَبِيرٍO | کیا کہ تم بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو وہ کہیں گے کاش ہم بگوش

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ | ہوش انکی بات سنتے اور عقل و فکر سے کام لیتے

مَا كُنَّا فِي أَصْحَٰبِ السَّعِيرِO ۶۷/۶۔۱۰ | تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے

جہنم میں عذاب کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی چلا جائیگا

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًاO | بلاشبہ جہنم ان سرکشوں کی گھات میں ہے

لِّلطَّٰغِينَ مَـَٔابًا O | وہی انکا ٹھکانا ہوگا

لَّٰبِثِينَ فِيهَآ أَحْقَابًا O | جس میں وہ قرنوں پڑے رہیں گے اسکے اندر کسی

لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا O | ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزا نہیں چکھیں گے

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًاO جَزَآءً وِفَاقًاO | اگر کچھ ملے گا بھی تو گرم اور غلیظ پانی اور یہ سب انکے اپنے اعمال کا

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا O | بدلہ ہوگا انہیں توقع نہیں تھی کہ حساب بھی ہونا ہے

وَّکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًاؕ — لہٰذا وہ ہمارے قوانین کو اپنے عمل کے ذریعہ سے بری طرح جھٹلاتے

وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ کِتٰبًاۙ — رہے لیکن ہم ان کے ہر عمل کو محفوظ کیے جاتے تھے

فَذُوْقُوْا فَلَنْ — تب ان سے کہا جائے گا اب اپنے کیے کا نتیجہ بھگتو

نَّزِیْدَکُمْ اِلَّا عَذَابًاؐ ۷۸/۲۱-۳۰ — یہ عذاب کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

جہنم میں چیخ و پکار اور شور شرابہ ہو گا

لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ — جہنم میں لوگوں کی چیخ و پکار اس قدر ہو گی

وَّهُمْ فِیْهَا لَا یَسْمَعُوْنَؐ ۲۱/۱۰۰ — کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دے گی۔

جہنمی زندگی کے دکھوں میں تبدیلی پیدا ہوتی رہے گی

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا — جو لوگ ہمارے قوانین کے خلاف زندگی بسر کریں گے

سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًاؕ — انہیں بالیقین دکھوں کی آگ میں جھونکا جائے گا

کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ — وہ لوگ جب وہاں کے دکھوں کے عادی ہونے لگیں گے

بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَیْرَهَا — تو ان کے دکھوں میں تبدیلی پیدا کر دی جائے گی

لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَؕ ۴/۵۶ — تاکہ عذاب کا مزا چکھتے رہیں۔

اہل جہنم کے چاروں طرف موت چھائی ہو گی لیکن وہ مرنے بھی نہیں پائینگے

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ — منکرین نظام خداوندی کے آگے جہنم ہے

وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍۙ — جہاں انہیں ایسا سامان زیست ملے گا جو ان کی نشو و نما روک دے گا

یَتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَکَادُ یُسِیْغُهٗ جسے وہ زبردستی حلق سے اتارنے کی کوشش کرینگے لیکن مشکل سے
وَیَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ اتریگا ان کے چاروں طرف موت چھائی ہو گی
وَّمَا هُوَ بِمَیِّتٍ ؕ لیکن وہ مرنے بھی نہیں پائیں گے
وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ ۝ ۱۴/۱۶-۱۷ اور ان کے عذاب کی شدت بڑھتی جائے گی۔

جہنم میں لوگ نہ جیئیں گے نہ مریں گے

اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا اللہ کی بارگاہ میں جو لوگ مجرم قرار پائیں گے
فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ ان کے لئے جہنم ہے
لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ۝ ۲۰/۷۴ جہاں وہ نہ جیئیں گے نہ مریں گے۔

مذہبی پیشواؤں کی اکثریت اور سرمایہ دار جہنم کا ایندھن بنیں گے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اے اہل ایمان خبردار رہنا
کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ ملاؤں اور پیروں سے جن کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں باطل ذرائع سے
وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اور نظامِ خداوندی کی راہ میں سنگ گراں کی طرح حائل ہیں
وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ دیکھو، جو لوگ مال و دولت، سونا چاندی جمع کرتے ہیں
وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اور اسے اللہ کی راہ میں ضرورت مندوں کیلئے دے نہیں دیتے
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ۙ انہیں سخت ترین عذاب کی اطلاع دے دو۔
یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ جب قیامت کے روز اس مال و دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ	جائیگااور اس سے داغا جائے گا ان کی پیشانیوں کو
وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ	اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ	اور کہا جائے گا یہ ہے وہ مال جسے تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ ۳۵۔۹/۳۴ سواب اس جمع کرنے کا مزا چکھو۔

دھوکا اور فریب دینے والے شیطان صفت یہ مذہبی پیشوا جن کا ٹھکانا جہنم ہو گا

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ	یہ مذہبی پیشوا لوگوں کو توہمات میں اس لئے پھنساتے ہیں کہ
عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ۙ	اللہ کے بندوں کی کمائی میں سے ایک مقررہ حصہ مفت مار لے جائیں
وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ	چند ٹکوں کی خاطر اتنی بڑی قبیح حرکت اور ملعونیت ! وہ اپنے ان
وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	مقاصد کے حصول کیلئے لوگوں میں طرح طرح کے باطل عقائد
فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ	پھیلاتے ہیں کہ اسطرح سے جانوروں کے کان چیرنے سے اور
الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	اسطرح اشیائے فطرت میں تغیر و تبدل کرنے سے
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ	ان کی مرادیں پوری ہوں گی اور انکی آرزوئیں بھر آئیں گی
وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ	ظاہر ہے کہ جو قوم قوانین خداوندی کو چھوڑ کر
وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	ان مفاد پرستوں کو اپنا پیشوا بنا لے تو اس کا
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ؕ	نتیجہ کھلی ہوئی بربادی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے شیطان کے
يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ	یہ نمائندے لوگوں کو جنت کے وعدے دیتے اور ان کی
الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝	آرزوئیں بر آنے کے مژدے سناتے ہیں، جو سب دھوکا اور فریب ہے
اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ	ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہو گا

وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِیْصًاO ۴/۱۱۸۔۱۲۱ جس سے خلاصی کی کوئی صورت یہ نہ پائیں گے۔

اللہ کے قوانین کو چھپانیوالے یہ مذہبی پیشوا اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ	(یہ مذہبی پیشوا) ان احکام و قوانین کو چھپاتے ہیں
مَآاَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْکِتٰبِ	جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے
وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا	اور انہیں حقیر حقیر فائدوں کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ	یوں سمجھو کہ یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں
بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُهُمُ	قیامت کے روز قانون خداوندی کی رو سے ملنے والی سعادتیں
اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	انہیں منہ بھی نہیں لگا ئینگی
وَلَا یُزَکِّیْهِمْ	اور ان کی ذات یا روح غیر نشو و نمایافتہ رہ جائے گی
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌO	اور یہ بڑا ہی المناک عذاب ہو گا
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے
اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی	ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ	اور اللہ کی حفاظت کے بدلے عذاب مول لے لیا

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَی النَّارِ O ۲/۱۷۴۔۱۷۵ کس قدر جسارت ہے کہ آگ کو گلے لگا رہے ہیں۔

بات بات پر اللہ کو گواہ ٹھہرانے والے یہ بد نیت لوگ جن کا ٹھکانا تو بس جہنم ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ	انسانوں میں ایسے بھی ہیں کہ دنیاوی معاملات پر جب
قَوْلُهٗ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	گفتگو کریں تو تمہیں ورطۂ حیرت میں ڈال دیں

وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖ ۙ	وہ اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ کو گواہ ٹھہرائیں گے
وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ○	حالانکہ ان کے دل انسان دشمنی سے لبریز ہوتے ہیں
وَاِذَا تَوَلّٰى	انہیں اگر اقتدار و حکومت مل جائے تو
سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا	دنیا میں فساد بپا کر دیں
وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ	نہ معاشی نظام میں توازن رہے نہ عمرانی نظام میں
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ○	یاد رکھو دنیا میں ایسی تباہی اور ویرانی اللہ کو ہرگز پسند نہیں ہے
وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ	اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ	تو اقتدار کا نشہ اور جھوٹا وقار انہیں اور بدمست بنا دیتا ہے
فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ	ان کے لئے تو بس جہنم ہے
وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ ۲/۲۰۴-۲۰۶	جو بڑا ہی برا ٹھکانا ہے۔

اپنی وضع کردہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرنیوالے ظالموں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا

وَمَنْ اَظْلَمُ	ان سے بڑا ظالم اور کون ہوگا
مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا	جو اپنے پاس سے جھوٹ گھڑ کے اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ	اور حق کے سامنے آجانے کے بعد اسے جھٹلاتے ہیں
اَلَيْسَ فِىْ جَهَنَّمَ	کیا ایسے منکرین حق کا
مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ ۲۹/۶۸	ٹھکانا جہنم نہیں ہوگا۔

خود ساختہ مذہبی پیشوا اور ان کے متبعین سب جہنم کا ایندھن بنیں گے

اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	اس دن یہ خود ساختہ پیشوا اور ان کے متبعین
حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ	سب جہنم کا ایندھن بن جائیں گے
اَنۡتُمۡ لَهَا وٰرِدُوۡنَ ۝	ان کے اعمال نے انہیں اس انجام تک پہنچانا ہی تھا اگر ان
لَوۡ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوۡهَا ؕ	پیشواؤں کے پاس واقعی کوئی قوت ہوتی تو یہ اس انجام کو نہ پہنچتے
وَكُلٌّ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ ۲۱/۹۸-۹۹	لیکن یہ سب ہمیشہ کے لئے جہنم میں جا پڑے۔

اللہ کی دی ہوئی رہنمائی کے مطابق زندگی بسر نہ کرنیوالے اندھے اور بہرے

وَمَنۡ يَّهۡدِ اللّٰهُ	اس حقیقت کو یاد رکھو کہ جو لوگ اللہ کی دی ہوئی راہنمائی کے مطابق
فَهُوَ الۡمُهۡتَدِ ۚ	چلتے ہیں وہی ہدایت یافتہ اور سیدھے راستہ پر ہیں
وَمَنۡ يُّضۡلِلۡ	اور جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے نظام حیات کو چھوڑ دیں
فَلَنۡ تَجِدَ لَهُمۡ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِهٖ ؕ	تو ان کا اللہ کے سوا کوئی اور حامی و ناصر نہیں ہو سکتا
وَنَحۡشُرُهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ	قیامت کے دن ہم انہیں
عَلٰى وُجُوۡهِهِمۡ	اوندھے منہ اٹھائیں گے
عُمۡيًا وَّبُكۡمًا وَّصُمًّا ؕ	اندھے، گونگے اور بہرے
مَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ ۱۷/۹۷	عقل و فکر سے عاری ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔

مسجدیں جو اپنے آباد کرنیوالوں سمیت جہنم کا ایندھن بن جاتی ہیں

وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا	یہ فرقہ پرست مسلمان یعنی منافق مسجد تعمیر کرتے ہیں کہ

ضِرَارًا وَّكُفْرًا	نظام خداوندی کو نقصان پہنچائیں اور کفر کی راہیں کشادہ کریں
وَّتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ	اور اہل ایمان کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کر دیں
وَإِرْصَادًا لِّمَنْ	اور کمین گاہ مہیا کریں
حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ۚ	ان لوگوں کیلئے جو پہلے سے ہی نظام خداوندی کے دشمن ہیں
وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنٰى ۚ	یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ ان کا مقصد نیک ہے
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ○	لیکن اللہ شہادت دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں
لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ	لہٰذا ہمیشہ کیلئے یاد رکھو کہ ایسی کسی مسجد میں قدم نہ رکھنا
لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى	اور جس مسجد کی بنیاد پہلے روز سے ہی
التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ	قوانین خداوندی کی اطاعت پر رکھی گئی ہو
أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۚ	وہ اس بات کی مستحق ہے کہ اس میں قدم رکھا جائے
فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّونَ	اس میں وہی لوگ آتے ہیں جن کے ذہن فرقہ بندی
أَنْ يَّتَطَهَّرُوا ۚ	اور گروہ سازی سے پاک و صاف رہتے ہیں
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ○	اور اللہ ایسے پاک باز لوگوں کو پسند کرتا ہے
أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ	پھر کیا وہ بہتر ہے کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد قوانین خداوندی
عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ	کی پیروی پر رکھی اور منشائے خداوندی سے ہم آہنگ رہے
أَمْ مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ	یا وہ بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک
عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ	ایسی کھائی کے کنارے پر رکھی
فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۚ	جو اسے لے کر جہنم کی آگ میں جا گرے گی
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ	یاد رکھو! زندگی کی کامرانیوں کی راہیں ان لوگوں پر نہیں کھلا

الظّٰلِمِیْنَ ﴾	کرتیں جو ظالم ہیں اور اشیاء کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتے
لَا یَزَالُ بُنْیَانُھُمُ الَّذِیْ	دیکھو، جس عمارت کی بنیاد ہی غلط مقاصد پر رکھی گئی ہو
بَنَوْا رِیْبَۃً فِیْ قُلُوْبِھِمْ	وہ لوگوں کے دلوں میں بے یقینی اور اضطراب بڑھاتی رہے گی
اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُھُمْ ط	تاآنکہ انکے دل باہمی حسد و بغض سے پارہ پارہ ہو جائیں گے
وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴾۱۱۰۔۹/۱۰۷	یاد رکھو یہ وہ حقائق ہیں جو اللہ کے علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

مال و دولت کو روک کر رکھنے والوں کیلئے جہنم کا سخت ترین عذاب

اَلْقِیَا فِیْ جَھَنَّمَ	وہ تمام لوگ جہنم رسید ہوں گے
کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ ﴾	جو قوانین خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرتے تھے
مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ	یہ لوگ مال و دولت کو روک کر رکھتے یعنی جمع کرتے رہتے تھے
مُعْتَدٍ	اور اس طرح نظام خداوندی سے سرکشی برتتے تھے
مُّرِیْبِۨ ﴾	اور قانون مکافات کے بارے میں شک میں مبتلا تھے
الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ	یہ لوگ اللہ کے اقتدار و قوانین کے ساتھ
اِلٰھًا اٰخَرَ	دوسروں کے اقتدار و قوانین کو بھی تسلیم کرتے تھے لہٰذا انکے متعلق
فَاَلْقِیٰہُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴾۲۵۔۵۰/۲۴	فیصلہ ہوگا کہ انہیں جہنم کے سخت ترین عذاب میں مبتلا کر دیا جائے۔

سرمایہ کا منافع کھانے والے نار جہنم میں جلیں گے

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو، جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا	سرمایہ کا منافع کھانا چھوڑ دو

اَضۡعَافًا مُّضٰعَفَةً ۖ جس میں استحصال کے ذریعہ سے نجی دولت میں اضافہ در اضافہ کیا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۚ جاتا ہے تم اس سلسلہ میں اللہ کے قوانین کی پیروی کرو تاکہ

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡۤ تمہاری فلاح ہو سکے اور بچو اس آگ سے جو اللہ کے قوانین

اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۚ ۱۳۱-۱۳۰/۳ کیخلاف زندگی بسر کرنیوالوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

دولت و قوت کے نشہ میں مست لوگ جہنم رسید ہوں گے

ذٰلِكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ اہل جہنم سے کہا جائے گا کہ تمہارا یہ انجام اس لئے ہوا

تَفۡرَحُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ کہ تم کوئی تعمیری کام کیے بغیر ہی اتراتے تھے

وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَمۡرَحُوۡنَ ۚ اور اپنی دولت و قوت کے نشہ میں مست تھے

اُدۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ۚ ۷۶-۷۵/۴۰ تم نے ہمیشہ اسی میں رہنا ہے۔

مفاد دنیا چاہنے والوں کیلئے اُخروی زندگی نار جہنم ہے

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ہمارا قانون یہ ہے کہ جو کوئی خواہش کرتا ہے صرف مفاد دنیا

وَزِيۡنَتَهَا کی اور صرف دنیاوی زیب و زینت کی

نُوَفِّ اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا تو اسکی کوششوں کے پورے پورے نتائج اسے اسی دنیا میں مل

وَهُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ۝ جاتے ہیں ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جاتی

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ لَيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ لیکن ان کے لئے آخرت کی زندگی میں کچھ نہیں ہو گا

اِلَّا النَّارُ ۖ سوائے نار جہنم کے

وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا	جو کچھ وہ دنیا میں بناتے رہے سب اکارت جائے گا
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ١١/١٥-١٦	اور جو اعمال انہوں نے کیے وہ باطل قرار پائیں گے۔

صرف دنیاوی آسائشوں کو نصب العین بنا لینے کا نتیجہ ذلت آمیز عذاب ہو گا

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جن لوگوں نے قوانین خداوندی کے خلاف طرز زندگی اختیار کیے
عَلَى النَّارِ	رکھا انہیں جہنم کے سامنے لا کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائے گا
اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا	تم نے صرف دنیاوی زندگی کی آسائشوں کو اپنا نصب العین بنایا تھا
وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ	جو تمہاری طبعی زندگی کے ساتھ ختم ہو گئیں
فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ	اب تمہارے حصہ میں صرف ذلت آمیز عذاب ہے
بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِى الْاَرْضِ	تم دنیا میں اپنے مال و منصب پر گھمنڈ کرتے تھے
بِغَيْرِ الْحَقِّ	بغیر کسی حق کے
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ○ ٤٦/٢٠	اور نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل گئے تھے۔

اللہ کے سوا دوسروں کو اولیاء بنا لینے والوں کیلئے جہنم ہے

اَنْ يَّتَّخِذُوْا	جو لوگ
عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ	اللہ کے سوا دوسروں کو اولیاء اور کارساز بنا لیتے ہیں
اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ	ہم نے تیار کر رکھی ہے جہنم
لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ○ ١٨/١٠٢	ایسے کافروں کی ضیافت کیلئے۔

اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر نہ کرنے والے ایمان کے دعویدار

یَوۡمَ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ	قیامت کے روز وہ مرد عورتیں جو صرف زبان سے ایمان کے دعویدار
لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا	تھے ان لوگوں سے کہیں گے جنہوں نے قوانین خداوندی کے مطابق
انۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ مِنۡ نُّوۡرِکُمۡ ۚ	زندگی بسر کی ذرا ٹھہرو! ہم بھی تمہارے اس نور سے اکتساب ضیا کر
قِیۡلَ ارۡجِعُوۡا وَرَآءَکُمۡ	لیں ان سے کہا جائیگا یہ نور مانگے سے نہیں ملا کرتا، یہ شمع اپنے
فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا ؕ	اعمال کے تیل سے روشن ہوا کرتی ہے اس کیلئے تمہیں پچھلی زندگی
فَضُرِبَ بَیۡنَہُمۡ	کیطرف لوٹنا پڑیگا اگر ایسا کر سکو اور چونکہ ایسا نہیں ہو سکے گا لہذا
بِسُوۡرٍ لَّہٗ بَابٌ ؕ	انکے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائیگی جس میں
بَاطِنُہٗ فِیۡہِ الرَّحۡمَۃُ	ایک دروازہ ہو گا جس کے اندر کی طرف رحمت ہی رحمت ہو گی
وَظَاہِرُہٗ مِنۡ قِبَلِہِ الۡعَذَابُ ؕ	اور باہر کی طرف عذاب ہی عذاب
یُنَادُوۡنَہُمۡ	وہ لوگ اہل ایمان سے آواز دے کر پوچھیں گے کیا دنیا میں
اَلَمۡ نَکُنۡ مَّعَکُمۡ ؕ	ہم تمہارے ساتھ نہیں ہوا کرتے تھے، اب الگ کیسے ہو گئے ہیں؟
قَالُوۡا بَلٰی	وہ جواب دینگے، ہاں بظاہر تو تم بھی ایمان کے دعویدار تھے
وَلٰکِنَّکُمۡ فَتَنۡتُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ	لیکن تم نے خود اپنے آپکو فتنوں میں مبتلا کیے رکھا اور موقع پرستی کرتے
وَتَرَبَّصۡتُمۡ	رہے ہمیشہ کنارے پر کھڑے رہے کہ جس طرف فائدہ نظر آئے اسطرف
وَارۡتَبۡتُمۡ	جھک پڑیں نظام خداوندی کے بارے میں ہمیشہ شک میں پڑے رہے
وَغَرَّتۡکُمُ الۡاَمَانِیُّ	انفرادی مفاد پرستیاں تمہیں طرح طرح کے فریب دیتی رہیں
حَتّٰی جَآءَ اَمۡرُ اللّٰہِ	حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آ پہنچا تمہارے مذہبی پیشوا
وَغَرَّکُمۡ بِاللّٰہِ الۡغَرُوۡرُ ۝	تمہیں اللہ کے نام پر طرح طرح کے فریبوں میں مبتلا رکھتے رہے

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ	آج تمہاری نذر نیازیں اور فدیے وغیرہ کچھ قبول نہیں کیے جائینگے اور
وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ	نہ انکے جو کھلے بندوں قانون خداوندی سے انکار و سرکشی کرتے
مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ ۱۵۔ ۵۷/۱۳	تھے اب تم سب کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

نظام خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرنے والے

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ	جو لوگ نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں
فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ	اور پھر تمام زندگی انکار و سرکشی کی حالت میں بسر کر دیتے ہیں
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ	ان کے تمام اعمال ضائع چلے جاتے ہیں
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ	دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ	ایسے تمام لوگ جہنمی ہیں
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۲/۲۱۷	اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

جنہوں نے اپنے آپکو فضول باتوں میں الجھائے رکھا اور زندگی کو کھیل سمجھ کر گزار دیا

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ	اس دن بربادی ہے ان کی
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ۙ	جو عمل کے ذریعے ہمارے قوانین کی تکذیب کرتے رہے
الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ خَوْضٍ	اور اپنے آپ کو فضول باتوں میں الجھائے رکھا
يَّلْعَبُوْنَ ۝ۘ	اور زندگی کو کھیل سمجھ کر گزار دیا
يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ؕ	اس دن انہیں نار جہنم میں دھکیل دیا جائے گا
هٰذِهِ النَّارُ الَّتِىْ	اور کہا جائے گا یہ وہ جہنم ہے

كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ ۵۲/۱۱-۱۴ جسے تم سچ نہیں سمجھتے تھے۔

زبان سے قوانین خداوندی کو ماننا اور عملاً انکار

اِنَّ اللّٰهَ قیامت کے روز اللہ جمع کر دے گا ان لوگوں کو

جَامِعُ جو زبان سے تو قوانین خداوندی کو مانتے ہیں لیکن

الْمُنٰفِقِيْنَ زندگی انکے مطابق بسر نہیں کرتے

وَالْكٰفِرِيْنَ اور ان کو جو سرے سے ان قوانین کو مانتے ہی نہیں

فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۝ ۴/۱۴۰ جہنم کے اندر سب کو اکٹھا کر دے گا۔

ایمان کے وہ دعویدار جنکا عمل قوانین خدلوندی کے مطابق نہیں جہنم میں جائینگے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ایمان کے وہ دعویدار جنکا عمل قوانین خداوندی کے مطابق نہیں

فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں جائیں گے

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ ۴/۱۴۵ وہاں ان کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

باطل نظام کو تبدیل نہ کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہو گا

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ موت کے فرشتے جب ایسے لوگوں کی جان قبض کرتے ہیں

ظَالِمِيْٓ جنہوں نے اپنی ذات پر ظلم کرتے ہوئے غلط نظام میں زندگی بسر کی

اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم نے ایسے غلط معاشرہ کو تبدیل کیے

فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ بغیر اس میں زندگی بسر کر دی

قَالُوْا كُنَّا	وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم معاشرہ میں بڑے کمزور و بے بس
مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ	لوگ تھے لہٰذا اسے تبدیل نہ کر سکے ان سے کہا جاتا ہے
قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ	کہ اگر یہ بات تھی تو کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی
اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً	کہ تم کسی بہتر مقام کی طرف ہجرت کر کے چلے جاتے اور وہاں
فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ	اللہ کا نظام قائم کرتے
فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ	یاد رکھو! ایسے بے ہمت لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہو گا
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ O	اور وہ بڑا ہی برا ٹھکانا ہے البتہ ان میں وہ
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ	کمزور و ناتواں مرد، عورتیں اور بچے شامل نہیں جو فی الواقعہ اس
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	قدر مجبور و بے بس ہو چکے تھے کہ نہ تو انہیں وہاں تبدیلی حالات پر
حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ O ۹۸-۴/۹۷	قدرت تھی اور نہ وہاں سے نکلنے کی ہی کوئی سبیل پاتے تھے۔

قتل عمد کے مرتکب کیلئے ہمیشگی کا جہنم ہے

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر دے
فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا ۴/۹۳	تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

قیامت کے روز تمام ظالموں اور انکا ساتھ دینے والوں کو جہنم رسید کیا جائیگا

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ	اس روز حکم ہو گا کہ گھیر کے لاؤ سب ظالموں کو اور انکے
وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۙ O	ساتھیوں کو اور ان لیڈروں اور مذہبی پیشواؤں کو جنکی یہ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ	اطاعت کیا کرتے تھے اللہ اور اس کے قوانین کی اطاعت کو

اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِO ۲۳۔۲۲/۳۷ چھوڑ کر اور ان سب کو جہنم کی طرف لے جاؤ۔

جہنم سے چھٹکارا نہ دولت دلا سکے گی نہ اولیاء

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْئًا جب اللہ کا کوئی قانون ان کے علم میں لایا جاتا ہے

اتَّخَذَهَا هُزُوًا ط تو وہ اسے مذاق میں اڑا دیتے ہیں

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌO ایسے لوگوں کیلئے ذلت آمیز عذاب ہو گا

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ج ان کے آگے جہنم ہے

وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْئًا اس وقت ان کا مال و دولت ان کے کسی کام نہیں آئے گا

وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا اور نہ وہ ان کی کچھ مدد کر سکیں گے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ج ۱۰۔۹/۴۵ جنہیں انہوں نے اللہ کے سوا اولیاء بنا رکھا ہے۔

دنیا بھر کی دولت دے کر بھی جہنم سے چھٹکارا نہیں ہو گا

وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا جو لوگ نظام خداوندی کو قبول نہیں کریں گے ان کے پاس

لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا اگر دنیا بھر کی دولت آجائے اور اس کے ساتھ اتنی ہی

وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ط مزید ہو جائے اور ظہور نتائج کے وقت وہ سب کچھ دے کر چھٹکارا

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۵ لا حاصل کرنا چاہیں تو ایسا نہیں ہو سکے گا۔ اس وقت ان کے اعمال

وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ط کا حساب انکے حق میں بہت برا ہو گا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہو گا

وَبِئْسَ الْمِهَادُ O ۱۸/۱۳ جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

جہنم سے خلاصی پانے کے لئے مر بھی نہیں سکیں گے

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا — جن لوگوں نے اللہ کے قوانین کے خلاف زندگی بسر کی

لَهُمۡ نَارُ جَهَنَّمَ‌ۚ — ان کے لئے جہنم کی آگ ہو گی

لَا يُقۡضٰى عَلَيۡهِمۡ فَيَمُوۡتُوۡا — وہاں وہ مر بھی نہیں سکیں گے کہ اسطرح خلاصی پا جائیں

وَلَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمۡ مِّنۡ عَذَابِهَا‌ؕ — اور نہ ان کے عذاب میں کمی ہی کی جائے گی یاد رکھو!

كَذٰلِكَ نَجۡزِىۡ كُلَّ كَفُوۡرٍ‌ۚ ۳۵/۳۶ — قوانین خداوندی کیخلاف طرز زندگی کا یہی نتیجہ نکلتا ہے۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄